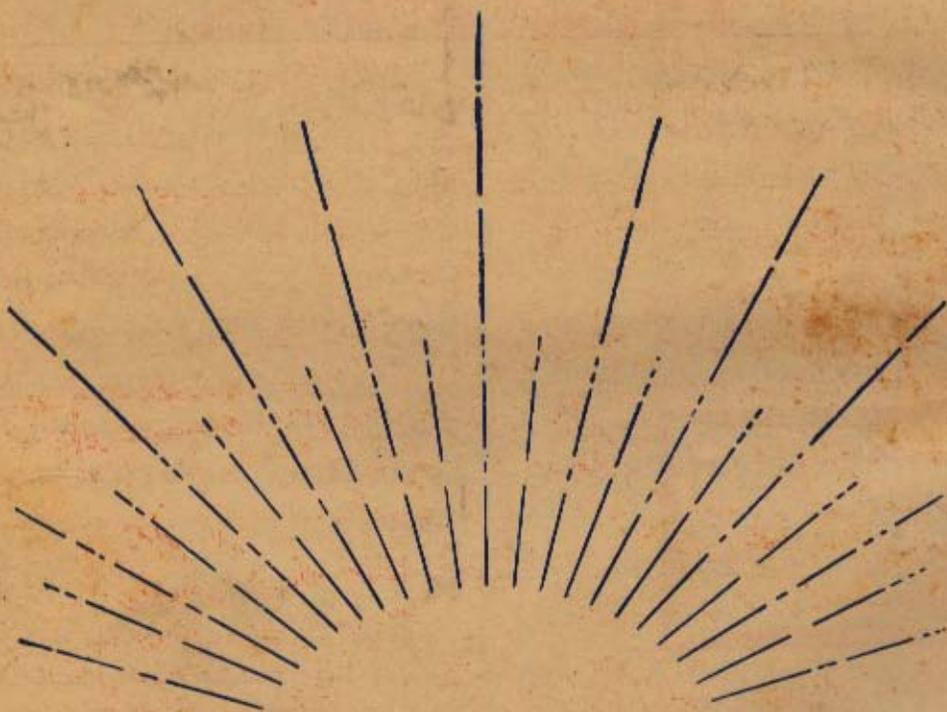


ماہنامہ
بزرگی دیوبند



مرتب:- عامر عثمانی وزیر اعلیٰ عثمانی (فائز دیوبند)

DUPP.E. NAJAF

دُرِّ نَجَفِ



دھات کا امین مضبوطی اور آئیں سرسوں کا بادشاہ

- اندھے پن کے سوائے آنکھوں کی تمام بیماریوں کا تیر بہدف علاج
- دھند، موتیا، جالاج، رتو نڈا، پڑبال اور سرخی وغیرہ کے لئے پیغامِ شفا۔
- بارہ سال سے بے شمار آنکھوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔

- درست نگاہ والے نبی سے استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہ آخری عمر تک نگاہ کو قائم رکھتا ہے۔
- ہدایات ساتھ بھیجی جاتی ہیں۔ عمدہ پیکنگ مضبوط اور تازہ
- نوٹ۔ یہ خالص جینی کیسائی سلائی ۲ میں طلب کیجئے۔

چند تعریفی خطوط کی نقلیں ملاحظہ فرمائیے

یہ دے دو گا کہ اس سرسوں کو استعمال کریں۔
ساہو جوالا سرسوں صاحبانِ عظم مراد آباد دمبرکونسل
 میں نے سرسوں نجف کا استعمال کیا نہایت مفید پایا۔
 خان بہادر مولوی حاجی حکیم محمد علی خاں صاحب
 عرف مکہ میاں رئیس اعظم
 سرسوں نجف بہت عمدہ سرسوں ہے جس نے بہت سے شخصوں کو دیا۔ انھوں نے استعمال کیا اور بے حد تعریف کی۔

میں پہنچا ہوں۔
ڈاکٹر ظفر یار خاں صاحب ایم بی ایم ڈی
 زمناؤں قری سرسوں نجف
 سرسوں نجف آنکھوں کی بیماریوں کیلئے بہت فائدہ مند ہے
 میں نے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا۔ اس کے
 استعمال سے آنکھوں کی روشنی میں ترقی ہوتی ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی
 صدِّ رَحْمَةٍ عَلَیْہِمْ
 ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ کا سرسوں اس وجہ مفید ہے کہ
 اس کی توصیف میں آپ جو چاہیں میری طرف سے لکھیں
 میں اس کی تصدیق کروں گا۔
 مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمت فرماتے ہیں

ایک تولہ پانچ روپے۔ ۶ ماشہ تین روپے
 ایک ساتھ تین شیشیاں ننگا نے چھوٹا ڈاک شیشا
 ایک یا دو شیشی پر ایک ہی حصول صرف ہوگا۔
 یعنی جو سرسوں کی قیمت کے علاوہ ہے۔

علیم کنہیا لال صاحب وی بہار پور
 سرسوں نجف اکثر مریضوں کو دیا گیا اور اس کے استعمال
 سے ان کو فائدہ پہنچا۔ سرسوں نجف آنکھوں کے امراض کے
 واسطے نہایت مفید ہے۔ میں پبلک سے سفارش کرتا ہوں
 کہ اسکے استعمال سے فائدہ اٹھائیں۔

میں نے سرسوں نجف استعمال کیا اور دوسرے اعزاء کو
 استعمال کرایا۔ اس کے بہت سے شرسوں میں سے استعمال
 کے سب سے اچھا اور بہتر اسے پایا۔ مجھے امید ہے کہ شخص
 اسکو استعمال کرے گا وہ میرے بیان کی تصدیق صرف
 زبان سے نہیں بلکہ آنکھوں سے کرے گا۔
 مولانا قاری محمد طیب صاحب بہتر معلوم دیوبند قراقرظ
 میں نے بے سرسوں استعمال کیا۔ آنکھوں کو تقویت اور چلائیے

ڈاکٹر انعام الحق صاحب ایل ایم ایس بیٹیک
 ایف۔ آئی۔ سی۔ بی۔ ایس۔ زمین مارہرو

میں مفید پایا۔ امید ہے کہ اہل بصیرت اس بصیرت افزا
 سرسوں کا استعمال کر کے اسی نتیجے پر پہنچیں جس پر بعد تجزیے

انکے علاوہ بھی اور بہت سے خطوط موجود ہیں

میں نے سرسوں نجف کو اپنے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا
 آنکھوں کے امراض میں مفید پایا۔ میں ہمیشہ ہر شخص کو

ہندوستان کا پتہ:- دارالفیض رحمانی دیوبند۔ ضلع سہارن پور۔ یو پی
 پاکستان کا پتہ:- شیخ سلیم اللہ صاحب راہی ۲۰، ناظم آباد کراچی۔
 پاکستانی حضرات اس پتے پر حقیقت مع حصول ڈاک روانہ کر کے رسید
 منگوا کر زمین بھجھیں۔ مال روانہ کر دیا جائے گا۔

کتبہ استیلاز دیوبند

دینی کتابیں



عربی عجمیوں پر بار رسالتیں

اس کتاب میں ان جماعتوں کا حال ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئیں۔ اس کے مطالعہ سے یہ جانتے ہیں بہت مدد ملے گی کہ اسلام اس قدر صلہ کیوں کہ شہر و شہر اور گاؤں درگاؤں پہنچا۔ کتاب احادیث اور عبرتیں تاریخ سے ترتیب کی گئی ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے ۸

جشنِ لاوت رسول

ایک مجموعہ مضامین ہے جس کی غرضیہ کا اندازہ اس سے کیجئے کہ اس میں چند عربیہ ذیل حضرات کے مضامین شامل ہیں: (۱) علامہ شبلی نعمانی (۲) مولانا ابوالکلام آزاد (۳) مولانا ابوالاعلیٰ مودودی (۴) علامہ موسیٰ جاوید (۵) علامہ سید ابوالنظر رضوی (۶) جناب رگو تپتی سنگھ (۷) یہ مجموعہ ابنِ ایمان کے لیے خدا سے روحانی اور اہل علم کے لیے مشعلِ تحقیق ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے ۱۴

اسلامی زندگی

ایوانِ اسلامیہ احکامات عظیم جلدات میں پڑھتے ہیں لیکن سب کا حامل حصول جو کچھ ہے اس کو نہایت مختصر مگر جامع اور دلکش انداز میں لکھا گیا ہے۔ اسلامی زندگی کے شائقین ضرور مطالعہ فرمائیں۔ قیمت صرف ۵

خواتین اسلام کی بہادری

اس میں عظمتِ افسانہ نہیں بلکہ تاریخ وہ بے واقعات ہیں جن پر بہترین اور مستند تاریخی کتب کی ہر تصدیق و تصدیق ایمان افزوں واقعات کے ساتھ تاریخ بھی حوائے بھی ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت ۸

کتاب الصلوٰۃ

امام محمد بن حنفیہ نے بہترین شکل پر ایسا مترجم نے ترجمہ کے ساتھ حضرت امام کی حیات مبارکہ کی تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ اور نئے نئے خلقِ قرآن کو مسلمانوں کی امام صاحب جو عظیم کا ایسا تھا جس کا انکا پورا حال انرا نگیزہ طریقہ پر درج کیا ہے۔ سزا کی شہادت کے لیے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت مجلد غیر

اسباب نزالِ امرت

ادنیاتے اسلام کو لا جواب بل غلام امیر شکیب از اسلامی کی شہرہ آفاق تصنیف ہے اور وہ اس میں مسلمانوں کی زبانِ حالی کا صرف نمونہ ہی نہیں اس کا علاج بھی پڑھو وہ عدوی کی یہ بہترین تصنیف اس لائق ہے کہ ہر تہ حال کا مسلمان ایک بار ضرور اس کا مطالعہ کرے۔ قیمت مجلد غیر

حکایات صحابہ

صحابی مردوں اور عورتوں میں وہ سن آموز داستان اور سبب کشادہ چوتھا ہے۔ تازہ ایڈیشن عمدہ کتابت و طباعت اور سفید کاغذ پر خوبصورت گلد پوش۔ ہدیہ غیر

مباحثہ شاہجہانپور

باجز حضرات جانتے ہیں کہ مولانا محمد رفیع صاحب اناتوئی نے لکھے ہوئے پادریوں کے مناظرے کیے اور ہمیشہ فتح ہوتے۔ ان کے ایک اہم اور عجیب غریب مناظرے کی دلچسپ تفصیل مباحثہ شاہجہانپور میں ملاحظہ فرمائیے۔ وائل اور انداز بحث پر آپ عیش و عشرت کر جائیں تو ہمارا ذمہ۔ قیمت صرف ۵

تعلیم الدین

از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی۔ بہت آسان اور دین کے جذبہ دینی احکامات کی دشمنین تشریحات شرک و بدعت کی تفصیل۔ تصورات کے نکات پر حلاوت اگلیز معیت تصویب سماج اور دیگر اہم مسائل خوبصورت و شگورج جلد۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنے ۱۶

اصلاح الرسوم (ادو)

از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی۔ زندگی کے ہر شعبہ میں بے شمار رسمیں اور طریقے ایسے رائج ہو گئے ہیں کہ حقیقی حقیقت غیر اسلامی ہیں لیکن ہم لاعلمی کے سبب ان کی برائی سے واقف نہیں۔ ایسے کم و زواج کی اصلاح کیلئے حضرت حکیم الامت کی تصنیف میں بہت عمدہ جو زبان عام فہم میں۔ آخر میں رسالہ صفائی معاملات بھی شامل ہے۔ کتاب مجلد ہے۔ یہ خوبصورت رنگین دستکور۔ ہدیہ غیر

تاجروں کو معقول کمیشن دیا جاتا گا۔

تاج کبیری لاہور کے چھ ناشرین

قرآن مترجم

ترجمہ شاہ عبدالقادر۔ حاشیہ پر تفسیر موجز القرآن۔ سائزہ چوڑائی ساٹھ انچ

لمبائی باشت کچھ کم صفحات ۱۵۰۔ آقا زین رموز اوقات سواڑوں کی فہرست۔ کاغذ آرٹ۔ مائٹل پیرنگ۔ تمام چھپائی دورنگی ہر صفحہ پر حسین بیل۔ جلد سالم کراچ ٹرانسپیرینٹ ہیری ڈائی ہیز۔ ہدیہ چودہ روپے۔

قرآن مترجم

ترجمہ مع تفسیر سائزہ ساٹھ انچ لمبائی ساٹھ انچ چوڑا صفحات ۱۵۰۔ چھپائی دورنگی

مجلد چھٹی۔ ہدیہ آٹھ روپے۔

قرآن مترجم

ترجمہ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی حاشیہ پر تفسیر موجز القرآن۔ سائزہ ساٹھ انچ

لمبائی پانچ انچ چوڑا جلد کراچ۔ تمام چھپائی دورنگی۔ حروف بہت ہی صاف اور اعراب واضح خاص الخاص تیز ہے۔ ہدیہ ساڑھے آٹھ آنے

قرآن بلا ترجمہ

تمام کی تمام سادگی چھپائی۔ ہر صفحہ پر بہت ہی نفیس ٹائپ۔ کاغذ عمدہ۔ حروف روشن۔ جلد نفیس۔ سائزہ ساٹھ انچ لمبائی ساٹھ انچ چوڑا۔ ہدیہ پندرہ روپے۔

قرآن بلا ترجمہ

سائزہ چھوٹا۔ لمبائی ساٹھ انچ چوڑائی پانچ انچ تمام چھپائی دورنگی جلد کراچ

ہدیہ ساڑھے چار روپے لبر۔

حامل بلا ترجمہ حبیبی

بہت چھوٹی لیکن صاف حروف والی۔ بیٹیوں میں بخوبی آجانے والی۔ جلد کراچ۔ ہدیہ تین روپے۔

مجموعہ ظائف مترجم

سورہ یس۔ نوح۔ انبیاء۔ اعراف۔ ملک۔ مزمل۔ فجر۔ اشمی۔ الانشراح۔ القدر۔ العصر۔ ہفت کل شش نفل۔ اسماء الحسنى۔ حاکمے خیر العرش۔

ہدیہ تین روپے۔

درد تاج۔ درد کبھی۔ ہدیہ نامہ۔ درد دستخاش۔ درد الکریم۔ دقا امن۔ سنہ نکالاجواب تامل نفیس دورنگی چھپائی کاغذ آرٹ جلد کراچ لبر

مجموعہ ظائف بلا ترجمہ۔ اسی سب سورتیں وغیرہ جو مترجم ہیں ہیں۔ سائزہ اس کے چھوٹا ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ بارہ آنے

تعلیم الاسلام تاج

یہ مشہور ماہنامہ کتاب بھی تاج کبیری نے اپنے مخصوص سلیقہ و طرزوں کے ذریعہ چھاپی ہے۔ چار سطحوں کا مکمل سیٹ۔ عمدہ جلد عکرا

پنجسورہ مترجم

انہایت اعلیٰ کاغذ اور کئی رنگ کی نفیس چھپائی قابل دید تفسیر ہے۔ ہدیہ تین روپے چار روپے۔

مازودہ سورہ مترجم

یہ بھی پنج سورہ کے طبعاً عجیب حسن جمال کا مترجم ہے۔ ہدیہ ساڑھے تین روپے۔

تساجات مقبول

مع قربات خداوند و صلوة الرسول یٰ ہدی مشہور مقبول ترجمہ ہے جس میں دعاؤں کے

ورد کا نسب طریقہ اور ہر دن کے لئے منزلیں وغیرہ مقرر کر دی گئی ہیں۔ منظوم متاجات اور دیگر تمام اصناف شامل کتاب ہیں۔

نوں صورت کے لئے بس تان لکینوں اور کامیاب سامنے رکھنے۔ قیمت مجلد تین روپے آٹھ آنے۔

نماز مترجم

بہت خوبصورت دورنگی چھپائی۔ کاغذ آرٹ۔ مائٹل دورنگا خوش نما۔ قیمت صرف آٹھ آنے

نوٹ۔۔۔ قرآن و حمال کے آرڈر میں وہ نمبر ضرور تحریر فرمائیے جو اوپر نام کے ہمراہ دیتے گئے ہیں۔ طلب میں جلدی کیجئے۔ یہ تحائف زیادہ دنوں

میں پہنچے مشکل ہیں۔ نیچر

چہبہ التسمیم (اردو)

فضائل رسول اللہ - فضائل دورد شریف - درود شریف کے ذریعہ اور اخروی منافع - حکایات متعلقہ برکات درود - آداب احکام درود خاص - اوقات - خاص مقامات - نکات درود و سلام - درود شریف برص کے زیارت - حدیث و آثار کی روشنی میں - درود شریف پر تفصیلی کلام حضرت مولانا اعجاز علی شاہ شیخ الادیب اور حضرت مفتی محمد شفیع صاحب سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند نے اس کتاب کی بہت تعریف فرمائی ہے جو شرح میں درج ہے۔ قیمت ہر (مجلد پیر)

تقریر و پذیر

مولانا محمد قاسم صاحب نے شہرہ آفاق کتاب جو عرصہ سے کتاب تھی ادب اور ترویج کے واسطے ہرگز قابل فراموشی ہے۔ مولانا موصوف کی تصنیفات کا مطالعہ کرنے والوں کیلئے آپ کی تحریریں و تفسیریں اور فیصلہ کن نگارشات کا مطالعہ ضروری ہے۔ تقریر و پذیر میں آپ اسلام کی حقانیت کو دیکھنے والوں کے مقابلے میں عقل و نقل کی اہل دلوں کو اس طرح ثابت کیا ہے کہ سخت مو سخت دشمن اسلام بھی اگشت بددعاں سے بے اختیار نہیں رہ سکتا۔ گویا کتاب ایک تقابلی تصنیف ہے جس کا مطالعہ ہر اہل عقل و ذہن مفید ہوگا قیمت ہر (مجلد پیر)

فیصلہ کن مناظرہ

از مولانا منظور نعمانی

دلوریت اور بریلویت کے درمیان ایک محرک الہا کلام، درود کا درود پانی کا پانی وہ واضح اور مثل گنگو جس کے بعد حق و باطل کے امتیاز میں کوئی ریب و شک باقی نہیں رہتا۔ صفات منہا قیمت ایک روپیہ۔ (مجلد پیر)

مصباح السالکین (اردو)

شریعت و طریقت کی تفصیلات، شجرات سلاسل، مناہات و وظائف، اذکار اور تعویذات، احزاب، دعائیں اور نقلیں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (مجلد پیر چار آنے)

اوراد رحمانی و اذکار سبحانی

مشرآن و حدیث سے مستنبط و وظیفہ، الفاظ اثرات و خواص، ذات و صفات کی تشریح و توضیح صحیح ترین تعداد اوقات اور طریقے، قیمت صرف ۱۰ روپیہ

امام عظیم ابوحنیفہ کی مفصل سوانح حیات

سیرۃ النعمان

از علامہ شبلی نعمانی

صحابہ کرام کی اکثریت امام ابوحنیفہ کی پیروی کرتے تھے۔ ان کی زندگی میں جو چیزیں اس بطل میل کی سوانح حیات و واقف ہوں۔ سیرۃ النعمان، ان کی پوری زندگی ہے۔ اس میں آپ کی زندگی کے مفصل حالات اور عقیدے بیان فرمودہ اوقات اور غیر تاک و چپ کا کلام جمع کیے گئے ہیں۔ قیمت درود پیر (مجلد پیر، دو روپیہ)

بلوغ المشرام

یہ علامہ حافظ ابن حجر کی شہرہ آفاق تصنیف ہے، جس کی اصل اور اردو ترجمہ ایک ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ ابن حجر کا اہل علم میں کیا درجہ ہے، یہ باخبر حضرات کو پوشیدہ نہیں۔ آپ کی یہ تصنیف بنا رہی۔ مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور دیگر محدثین کے متنب کیے تھے۔ دینی احکام کا گلدستہ ہے جو کوزہ میں دریا کے مراد ہے۔ کم تعلیم یافتہ اور زیادہ پڑھے لکھے دونوں اس عجیب کتاب سے برابر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ (قیمت مجلد آٹھ روپیہ)

بخاری شریف اردو مکمل



جہاں تک ہمیں علم ہے اس کتاب بعد کتاب افضل و مستدآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب (بخاری شریف) کا نام لیا جا سکتا ہے۔ اردو ترجمہ ایک شائع نہیں ہوا یہ پہلی اور نہایت مبارک کوشش ہے جو "اصح المطالع کراچی" نے کی ہے۔ امام بخاری کی جمع کردہ ۲۴۵ حدیثوں کا سلیس اور قابل اعتماد ترجمہ پاکیزہ طبعیت و کتابت سے اچھے سفید کاغذ پر آپ کتبہ نگاری و لپیٹ سے حاصل کر سکتے ہیں، تین حصوں پر مشتمل ہے جنکی مجموعی قیمت صرف چوبیس روپے ہے۔ جلد معمولی دو تین جلد سٹائٹس روپے۔ جلد نیرتھری جلد تیس سٹروپے۔ ہر حصہ الگ الگ بھی طلب کر سکتے ہیں، اس صورت میں فی حصہ نو روپے قیمت ہوگی (جلد نیرتھری گیارہ روپے)

موطاً امام مالک متبرک (عربی مع اردو)

"موطاً امام مالک" احادیث نبوی کا وہ پیش بہا ذخیرہ ہے جسکو سالہا سال امام مالک نے ہر کسوٹی پر پرکھ کر اپنی جمع کردہ احادیث سے انتخاب فرما کر مسلمانان عالم کیلئے مرتب کیا، کتاب اصل عربی با اعراب اور اس کے مقابل اردو ترجمہ از علامہ وحیدانزماں مع ضروری فوائد، اس عمدگی کے ساتھ طبع ہوتی ہے کہ آج تک اس کی طبعیت و کتابت کیساتی روانہ ہوا ہوگا صفحات ۱۹۲ کاغذ اعلیٰ گلیٹر ہدیہ بلا جلد بارہ روپے، جلد معمولی تیرہ روپے (جلد نیرتھری وہ روپے)

مشکوٰۃ شریف (اردو)

چھترار سے زائد احادیث نبوی کا پیش بہا ذخیرہ یعنی حدیث کی گیارہ کتابوں، بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد و ابن ماجہ نسائی، مسند امام احمد، مسند امام مالک، امام شافعی، بیہقی اور دارمی کا عطر۔ اس کتاب میں مشکوٰۃ عربی کی تمام احادیث کا مکمل ترجمہ مع ضروری تشریحات کیا گیا ہے اور حاشیہ پر بھی عنوانات قائم کر دی گئے ہیں، دو جلدوں میں کامل ہے، کاغذ سفید، کامل پیرید بلا جلد مول روپے اور جلد مولی اٹھارہ روپے (جلد اعلیٰ بیس روپے)

ترمذی شریف (اردو)

بخاری و موطاً امام مالک کے بعد اب صحیح سنہ کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا بھی اردو ترجمہ چھپ کر تیار ہو گیا ہے، سفید روٹ کاغذ، نفیس طبعیت و کتابت، حصہ اول جلدوں میں ہے، حصہ دوم جلدوں میں ہے، دونوں حصے ایک ہی وقت طلب کریں تو انیس روپے

۶

شماره

تجدید

تجلی

عام سالانہ قیمت پانچ روپے فی پرچہ
غیر مالک سے سالانہ چندہ ۱۲ ششماہی شکل پوسٹل آرڈر

ہر انگریزی مہینہ کی پہلی ہفتے میں شائع ہوتا ہے
معزین سے سالانہ قیمت حسب استطاعت

بابت ماہ نومبر ۱۹۵۵ء

صفحہ	صاحب مضمون	مضمون	نمبر شمار
۸	ادارہ	آغاز سخن	۱
۱۰	ادارہ	تجلی کی ڈاک	۲
۱۹	جناب شیخ احمد صاحب	حضرت معروف کرخ	۳
۲۳	میرزا ابن العربی مکی	مسجد سے میخانے تک	۴
۳۱	مترجم جناب رشید قیسری	اسلام - ایک مغربی نظریہ	۵
۳۹	جناب غفران احمد غفران	نور و ظلمت	۶
۵۱	جناب کفیل احمد کیرانوی	مولانا اسلم جیرا جہوری کا نقطہ نظر	۷
۵۵	جناب سید عظیم زمیری	قبض رفع کرنے کی تدابیر	۸
۵۸	ادارہ	کھرے کھوٹے	۹
۶۱	جناب قمر عثمانی	غسل	۱۰
۶۲	جناب تاج الدین رام نگری	ازہر کے فقہاء (نظم)	۱۱

پاکستان کاپی ۵۰ - جناب شیخ سلیم اللہ صاحب
۲۶/۵ ظم آباد کراچی (پاکستان)

ترتیب دینے والے
عام عثمانی وزیر فضل عثمانی

ترسیل زور اور خط و کتابت کاپی
دفتر تجلی دیوبند ضلع سہارنپور
(پنجاب)

عام عثمانی پرنٹر مشین نے محبوب المطابع پریس دہلی سے چھپوا کر اپنے دفتر تجلی دیوبند سے شائع کیا۔

آغاز سخن

از عامر عثمانی

بحث و کلام کا کچھ حاصل ہو سکتا تھا۔ لیکن انھوں نے تو ایک سرے سے ایمان و دیانت اور عقیدت و عقولیت کی ساری بساط ہی اٹک دی اور قرآن کے ساتھ وہ بے رحمانہ کھیل کھیل کر شاید ہی کسی دشمن سے دشمن نے کھیلنا ہو۔ تفسیر قرآن کے بعد ان کے اور ان جیسے دیگر فن کاروں کے مضامین سے یہ فیصلہ اور بھی مضبوط ہو گیا کہ یہ حضرات نیک نیتی اور عقولیت کی بنیاد پر کچھ نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ بیٹے کو کہہ سکتے ہیں کہ اُسے سیدھے جس طرح بھی ہو اسلام کے تمام اصول و اقدار کا ٹھسلا کر دیں گے۔ قرآن میں شک ڈالیں گے۔ احادیث کی عظمت ختم کر دیں گے۔

جب صورت حال یہ ہو تو ظاہر ہے کہ علمی و عقلی بحث کی گنجائش نہیں رہتی۔ ہم خاموش رہے اور اس دوران میں بعض خطوط اور بعض مضامین ہمارے پاس ایسے بھی آئے جن سے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں بھی فتنہ انگیز حدیث موجود ہے اور اہل قرآن کی ذریت اندر اندر ریشہ دو انیاں کر رہی ہے۔ اسکے علاج کے لئے ہم نے ایک دو کتابیں مثلاً "حدیث و قرآن" اور "سنن رسول" شہرہ کیں اور خطوط کے جواب میں لکھا کہ یہ کتاب ملاحظہ کی جائیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے اس عمل سے ان بھائیوں کو فائدہ پہنچا جو معلومات کی کمی کے باعث دھوکہ میں آگئے تھے یا آنے والے تھے۔ اب یہ تازہ کتاب جس کا ہم نے تذکرہ کیا اس عمل خیر کو تقویت پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اور بھی جوا دی ہو۔ پاکستان سے کتابیں منگوانے میں اگرچہ ہمارے لئے کئی طرح کی مشکلیں اور پیچیدگیاں ہوتی ہیں اور ہندو پاک کے درمیان عارضی طور پر ریلوں کا سلسلہ سیلاب وغیرہ کے باعث منقطع ہونے

اس مرتبہ "کھربے کھوٹے" میں ایک کتاب فقہ و احکام کا ذکر کا منظر دیکھیں منظر پر تبصرہ شامل اشاعت ہے۔ اگرچہ تبصرہ میں اسکی افادیت پر بہت کچھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ لیکن ایک مبسوط و مفصل کتاب کا صحیح و مکمل تعارف اجمالی تبصرے میں ممکن نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ فاضل صنف نے یہ تصنیف پیش کیسے نام نہاد "اہل قرآن" اور خادمان اسلام کے اصلی خدو خال ان کی مزاح علم اور فساد عقل و نیت کا ایسا دلائل اور واضح نقشہ پیش کر دیا ہے کہ اس کو سلا حظہ کرنے کے بعد کسی بھی حق پسند اور ایماندار آدمی کے لئے ان کے فریب و دغا اور کمزور تمسک کا شکار ہونا ممکن نہیں۔

بعض جہتیں نے ہمیں کئی بار لکھا کہ امام اہل قرآن جناب پرویز صاحب کی گمراہ کن تحریروں پر تجلی میں کچھ لکھیں۔ "طلوع اسلام" کے چند پرچے بھی ہیں بھیجے۔ لیکن ہم نے کئی وجوہات سے اس فرمائش کی تعمیل نہیں کی۔ اول تو یوں کہ "طلوع اسلام" اور جناب پرویز کا حلقہ تعارف فی زمانہ پاکستان میں زیادہ اور ہندوستان میں کم ہے۔ اس کے بالمقابل تجلی کا حلقہ ہندوستان میں زیادہ اور پاکستان میں کم ہے۔ اگر تعریف کی جائے تو اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ پہلے پورے مضامین نقل ہوں پھر ان پر گفتگو ہو۔ یہ طوالت تجلی کی تنگ دامانی کے سوزوں بھی نہیں تھی۔ اور اس کا کچھ زیادہ فائدہ بھی نہیں تھا۔

دوسرے یوں کہ ہم نے جناب پرویز صاحب کی تفسیر قرآن پڑھنے کے بعد ہی یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ ان تجدد الف تانی سو علمی و عقلی گفتگو فضول ہے۔ کیونکہ اگر یہ علم و عقل کے مستفہ راستوں پر چل کر تنبیہ کی اور عقولیت سے کہیں کہیں عمل تجدید کرتے تب تو

اور کا استدلال کتنا یاد رہا ہے تو وہ ان کے دہل و مگر میں نہ آئیں گے۔

حیرت ہوتی ہے کہ زوریدہ دین اور سرکش حضرات صحابہ کرام کو کاذب و غلط کار کہتے اور سرور کو نہیں کو غیر معصوم و داخلی ٹھہراتے ہیں (نغوذ باللہ من ذالک) اور لطف یہ ہے کہ یہ سب کچھ خدمت قرآن اور احیاء دین کے نام پر کیا جا رہے ہیں واقعہ یہ ہے کہ ان کی پشت پر بے دین اہل اقتدار کی طاقت اور صاحبان ثروت کی ہمت افزائی ہے جس کے بل بوتے پر یہ جو چاہے جس طرح چاہے لکھ کر چھاپ دیتے ہیں۔ ورنہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو یہ ظالم اس حد تک بے ہنگامی اور لغو پلچ باتیں کرتے ہیں کہ عقل و علم کی کسی بھی عدالت میں انھیں ماخوذ کر کے زبان بزدلی پر مجبور کیا جاسکتا تھا۔ انھوں نے "غیرت قرآن" کرتے کرتے اکبر کے دین الہی کو مات کر دیا۔ اور سرور کو نہیں کو بقراطہ و توہین کی صفت میں لاکھڑا کیا (نغوذ باللہ)

ہم گزارش کریں گے کہ جو لوگ "خادمان قرآن" کی کمی تحریر سے خدا نہ خواستہ تاریکی و تذبذب میں پڑ گئے ہیں وہ اپنی اصلاح کے لئے اور جو نہیں پڑے ہیں وہ حفظ و تقدم کے طور پر اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ (عاقہ عثمانی)

کے باعث مزید دقت پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں امید ہے کہ کتاب ہبتا ہو جائے گی اور مکلفہ تجلی اس جہنم وستان کے شائقین تک پہنچائے گا۔

اس کتاب کو اتنی اہمیت دینے اور اس کی طرف توجہ کرنے کا اصل سبب یہ ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے فقہانہ انکار حدیث کی تالیف اور اسباب و محرکات کی توضیح کے علاوہ منکرین حدیث کا موقف و مقصد اور اہل قرآن کے خدو خال خود ان کے آئینہ میں اس طرح واضح ہو جاتے ہیں کہ معصوم مسلمان پھر ان کے فریب علم و فہم میں نہیں آسکتے۔ "طلووح اسلام" آج بھی گمراہی کے چراغ بھلا رہا ہے۔ اور امتہ اہل قرآن کی تحریروں کتابوں اور مضمونوں کی شکل میں آج بھی ایذا شن پورا کر رہی ہیں۔ عوام میں اتنی اہمیت اور علمیت تو ہوتی نہیں کہ وہ فن کاروں کی دینی و علمی تبلیغ و دفاع کو سمجھیں جیسے کہ لاجواب ہو کر ریب و تذبذب میں گھسن جاتے ہیں۔ اگر وہ ایک مرتبہ اس حقیقت سے واقف ہو جائیں کہ یہ فنکاران اسلام اصل میں کون ہیں کہاں ہیں۔ ان کی منزل مقصود کیا ہے؟ یہ مسلمانوں کو کس طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ ان کی نیتیں کئی فائدہ ان کی متاع علم کتنی کھوئی اتنی کی زبان تسلیم کتنی گستاخ و ذوات

اشد ضروری

اشد ضروری

اگر اس دائرے میں ○ کے نشان ہے تو پھر لیجئے اس پرچہ پر آپکی خریداری ختم ہے یا تو آپ مئی آرڈر سے سالانہ قیمت بھیجیں یا دی۔ پی کی اجازت دیں، یا اگر آئندہ خریداری جاری نہ کرنی ہو تب بھی اطلاع دیں، خاموشی کی صورت میں اگلا پرچہ دی۔ پی سے بھیجا جائے گا، جسے وصول کرنا آپ کا فرض ہوگا۔

منیخبر

اشد ضروری

اشد ضروری

تخلی کی ڈاکٹ

سوال پھینچنے سے پہلے چند ضروری باتیں یاد رکھئے !

(۱) ایک دفعہ میں تین سوالوں سے زیادہ ہرگز نہ پھینچیں (۲) سوالات مختصر اور تحریر خوش خط و صاف ہونی چاہئے۔
گھسیٹ لکھے جوتے قابل جواب نہ ہوں گے (۳) جنسی مسائل اور فحش یا بی آمیز سوال نہیں شائع کئے جائیں گے۔
اگر کوئی جنسی مسئلہ ضروری دریافت طلب ہو تو جوابی خط لکھتے (۴) فوری اشاعت کا مطالبہ نہ کیجئے۔ اپنے نمبر پر اشاعت
ہوگی۔ اور ضروری نہیں کہ آپ کے تین سوال ایک ہی بار شائع ہوں (۵) سوال کے خط میں دیگر دستخطی
اور سمت شامل کیجئے۔ ورنہ جواب نہ ملے گا۔

شرائط کی پابندی نہایت ضروری ہے

گھنٹے ٹیکے اور جب سجدے سے اٹھے تو پہلے ہاتھ اٹھاتے پھر گھنٹے
روایت کیا اس کو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور
دارمی نے۔

اس حدیث سے وہی طریقہ ثابت ہوا جو ہم نے آغاز سخن
میں لکھا۔ اب وہ دوسری حدیث ملاحظہ فرمائیں جس کی طرف اہل علم
نے اشارہ کیا ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا سجد احدکم فقل بیدیه یمین
وینسائی واولدہی قال ابو سلیمان الخطابی حدیث
داہل ابن حجر الاثبت من ہذا وقیل ہذا منسوخ۔
حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔ اور چاہئے
کہ لکھے اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے۔ روایت کیا اسکو ابو داؤد
اور نسائی اور دارمی نے۔ کہا ابو سلیمان الخطابی نے کہ حدیث داہل

سوال پوچھو۔ از محمد بن ابی بکر۔ سجدہ کا طریقہ

آپ نے آغاز سخن میں سجدہ کرنے کا جو صحیح طریقہ بیان فرمایا
ہے کیا اس کے لئے کوئی آیت یا حدیث پیش کر سکتے ہیں؟ ایک
عالم صاحب کا کہنا ہے کہ جو طریقہ آپ نے لکھا ہے یعنی پہلے ہاتھ
اور پھر گھنٹے زمین پر رکھنا اس کے برعکس بھی ایک حدیث ہے۔ اس
باب میں آپ ذرا تفصیل سے لکھیں تو نفع عوام کا باعث ہوگا۔

جواب پہلے۔

مشکوٰۃ کتاب القبوۃ باب السجود کی فصل ثانی کی پہلی
حدیث ہے۔

عن داہل ابن حجر قال سأل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا سجد وضع یدیه قبل یدیه واذا
نہض رفع یدیه قبل رکتیہ۔ رواہ ابو داؤد والترمذی
والنسائی وابن ماجہ والدارمی داہل ابن حجر سے روایت
ہے کہ۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا کہ جب آپ نے سجدہ کیا تو ہاتھوں سے پہلے آپ نے اپنے

بن حجر (جو پہلے بیان ہوئی) زیادہ ثابت ہے۔ اس حدیث کو اور کہا گیا کہ یہ سوج ہے۔

ترمذی میں حدیث اول یعنی حدیث داس بن حجر کو بیان کرتے ہوئے صاحب ترمذی نے لکھا ہے کہ اکثر صحیح علم کا عمل اسی پر ہے۔ اور حدیث ثانی کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کے ایک راوی عبد اللہ بن سعید مغربی کو کئی بن سعید قطان وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

امام ابو عیسیٰ امام شافعی اور احمد ابن حنبل کا عمل حدیث اول پر ہی ہے۔ یعنی وہ ہاتھوں سے پہلے حدیث دیکھنے کو پسند فرماتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اقرب و انس طریقہ ہی معلوم ہوتا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ اور اس موضوع پر طویل علمی بحث کی نہیں گنجائش ہے، نہ ضرورت۔

سوال ۲۰۔ از صباوح الحق۔ کراچی۔ شفاعت رسول
آنحضرت کا قیامت کے دن گناہگاروں کے لئے نفع پہنچنے کا عقیدہ بدعت و کفر ہی ہے یا از روئے شریعت درست ہے؟
اگر درست ہے تو آیہ قرآنی مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَ رَبِّهِ بِإِذْنِهِ اس کے معارض ہوگی یا نہیں؟
جواب ۲۰۔

حدیث میں ہے کہ جب آیت وَتَشْفَعُ لِعِبَادِهِمْ تَعْلَمُ خُصْمِي دہمت جلد تیرا رب تجھے عطا کرے گا۔ پس تو را ضعی ہو جاتے گا، نازل ہوئی تو حضور سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف فرمایا کہ جب تک اپنی امت کے ایک ایک فرد کو نہ بخشا لوں گا را ضعی نہ ہوں گا۔

حدیث ہے کہ شفاعتی لا عمل الکبائر من امتی۔
دوسری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لئے ہے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام ہی اہل جنت کے لئے خواہ وہ کبیرہ گناہ کرنے والوں میں سے ہوں شفاعت آنحضرت صلعم کی حق ہے (اہل جنت سے مراد یہ ہے کہ جن لوگوں کے لئے اللہ نے قانون آہی جنت حرام نہیں کر دی گئی۔ جیسے کافرین و مشرکین)۔

ثابت ہوا کہ شفاعت رسول برحق ہے اور اس کا منکر قلعی ہے۔ یہی وہ آیت قرآنی جو آپ نے پیش فرمائی تو وہ اس

عقیدے کے منافی و معارض نہیں۔ اس آیت میں نفس شفاعت کی تردید نہیں بلکہ اللہ جل شانہ اپنی جلالت و عظمت کے اظہار میں یہ فرماتے ہیں کہ کسی گناہ گار کو بخشانا اور جنت میں داخل کرانا تو درکنار صرف گزارش و التماس اور سفارش و شفاعت کی بھی جرات اس وقت تک کسی کو نہیں ہو سکتی جب تک میری اجازت نہ ہو۔ اللہ جل شانہ کی اجازت درحقیقت یہی آنحضرت شفاعت فرمائیں گے اور اللہ جل شانہ کی اجازت سے ہی آپ سجدہ میں جائیں گے، جب جواب ملے گا۔

ادفع در اسفک مثل قطعه اشفع تشفع دمر اسفک اور مانگ یا تیری مانگ پوری کی جائے گی۔ شفاعت کبریٰ شفاعت قبول کی جائے گی۔

سوال ۲۱۔ از ام۔ محبوب۔ ضلع جاگر گردکن، قبضہ بلاتق
میرے دو مکان ہیں۔ بیچ میں سرکاری راستہ ہے۔ میرے والدین نے مکان کے سامنے چوڑا بنا لیا ہے۔ میں نے ایک مذہبی کتاب میں دیکھا کہ کوئی آدمی کسی کی بالنت بھر زمین بھی لینے تو اس کے گلے میں قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق ڈالا جائیگا لہذا بتایا جائے کہ یہ چوڑہ جو نا درست ہوا یا نہیں؟
جواب ۲۱۔

جس زمین پر آپ کے والدین نے چوڑہ بنا لیا ہے وہ واقعی سرکاری ہے یا آپ کے والدین کی ہے اس کا فیصلہ تو آپ ہی لوگ کریں۔ ہم تو صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ کسی دوسرے کی ذرا سی بھی زمین پر جبراً فریب سے قبضہ کر لینا سخت گناہ ہے۔ اور جس عمارت کا آپ نے ذکر کیا اس طرح کی عمارتوں کے معنی حقیقت میں وہ نہیں ہوتے جو لفظاً ان سے مخدوم ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ ایک طریق بیان ہے اس عمل کی برائی واضح کرنے کے لئے جس کی یہ منظر اہل کی گئی۔ ظاہر ہے کہ زمینیں کسی کے گلے میں طوق بنا کر نہیں ڈالی جا سکتیں۔ لیکن اس مسئلہ کا مطلب یہ ہے کہ صرف بالنت بھر زمین ناجائز طور پر قبضہ لینے کی منزاجی سخت ملے گی کہ جیسے ہماری زمینیں وسیع و عریض اور وزنی سات زمینیں طوق بنا کر گلے میں ڈال دی گئیں۔ پہلے تو تمام زمین کے درن اور طول و عرض کا تصور کیجئے۔ پھر اسے سات گنا کر ڈالنے اور پھر گردن کی نزاکت

دیکھتے۔ گویا حاصل یہ ہوا کہ ناجائز طور پر بانٹتے بھڑے میں دبا لینے کی سزا آخرت میں اتنی شدید ہے کہ وہیں انسانی اس کا کھج تصور ہی نہیں کر سکتا۔

اور واقعہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث سے آخرت میں ہی جانے والی سزاؤں کی جو کیفیت و شدت ظاہر ہوتی ہے اس کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے کسی بھی عذاب اور تکلیف سے اس کی مثال نہیں دی جاسکتی، اور کچھ کیفیت جیسی بیان ہو سکتی ہے جب بہت ہمالغہ و افسانے سے کام لیا جاتا۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال ۱۰۰: از شیخ محبوب شہید گادوں۔ مذہب کثیرورت انسان کو مذہب کی کیوں ضرورت پڑتی ہے؟

جواب:

جس طرح بھوک پر اس فطرت کا داعیہ ہے اور کھانے پینے والے سے یہ سوال نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کیوں کھاتا پیتا ہے اسی طرح پتہ پیا کرنے والے مالک و آفاقی اطاعت و بندگی بھی فطرت کا داعیہ ہے اور بندگی کرنے والے سے یہ سوال کرنا بیکل ہے کہ وہ کیوں بندگی کرتا ہے۔ مذہب نام ہے خدا کی بندگی و اطاعت کا۔ کوئی بھی مذہب ہو اس کے ملنے والے اپنی خیال میں اطاعت و بندگی ہی کرتے ہیں اور اس طرح فطرت کا داعیہ پورا ہوتا ہے۔

درجی یہ بات کہ پھر ایک ہی مذہب حق کیوں ہے۔ سب کیوں نہیں تو جس طرح بھوک کے وقت ایسی چیزیں بھی بھوک کا تقاضہ پورا کر دیتی ہیں جو بجائے خود صحت کے لئے مضر ہیں، اور جن میں کئی طرح کی خرابیاں ہیں۔ اسی طرح غلط فکر و نظر کی منتخب کردہ مذاہب بھی فطرت کے داعیہ کو پورا کر دیتے ہیں خواہ وہ انسان کی عاقبت کے لئے زہری کیوں نہ ہوں۔

سوال ۱۰۱: (ایضاً) مقطعات

قرآن شریف میں پہلا حرف الف لام ہم کیوں کہا کہا جاتا ہے۔ آتم کیوں نہیں کہا جاتا؟

جواب:

حروف مقطعات کے بارے میں کیوں اور کیسے درست نہیں۔ ان کو جس طرح پڑھنا منصوص و مروی ہے اسی طرح پڑھنا

چاہئے۔ صحابہ نے جناب رسالت مآب سے اور بعد کی لوگوں نے صحابہ سے جس طرح سننا اسی طرح رواج دیا اور اب یہ رواج اس طرح اجماع امت بن چکا ہے کہ اس میں جھگڑا یا بحث کرنا دانشمندیوں کا کام نہیں۔

سوال ۱۰۲: از عبد الرحمن بھساول۔ تفریح

تفریح کے متعلق شرح کا کیا حکم ہے۔ ہم کو کسی تفریحی بات میں حصہ لے سکتے ہیں۔ کیا بطور تفریح کے افسانے ناول وغیرہ قسم کا ادب پڑھنا جائز ہے؟ جب کہ ان میں سنی آموز اور سنی کی باتیں ہوں؟

جواب:

جو تفریحات کسی امر شرعی کے خلاف نہ پڑتی ہوں وہ کلیتاً جائز ہیں۔ خواہ جدید ہوں یا قدیم۔ البتہ جن تفریحات میں بجلے خود کوئی امر غیر شرعی نہ ہو۔ لیکن ان کی محبت و انتہاک انسان کو شاز اور دیگر فرائض منصبی سے غافل کر دے وہ اکثر حالاتوں میں جائز نہیں ہیں۔ جیسے شطرنج کہ اس میں بجائے خود کوئی منکر نہیں۔ لیکن اس کا گہرا انتہاک اور افسانہ وقت اسکی ممنوعیت کا باعث ہے۔

وہ ناول اور افسانے جن میں سبق آموز بھلائی کی باتیں ہوں بلا تکلف مطالعہ میں لائی جاسکتی ہیں۔ لیکن ان کی محبت میں نماز یا تعلیم وغیرہ سے غافل ہو جانا محصیت ہے۔

سوال ۱۰۳: (ایضاً) لونڈی

لونڈی کی تعریف کیجئے۔ کیا مفہوم ملکوں کے فردوں و عورتوں کے علاوہ بھی کسی کو لونڈی یا غلام بنایا جاسکتا ہے؟

جواب:

لونڈی اس عورت کا نام ہے جو سلسلہ جنگ قبضہ میں آئے۔ سلسلہ جنگ کے بغیر کسی کو لونڈی یا غلام نہیں بنایا جاسکتا البتہ لونڈی اور غلاموں کی خرید و فروخت جائز ہے بشرطیکہ واقعہ وہ اسلامی قانون کی رو سے لونڈی غلام ہوں۔

سوال ۱۰۴: (ایضاً) غیر مسلم کا کھانا

کیا ہم غیر مسلموں سے کھانے پینے کی چیزیں مثلاً شھانی وغیرہ قیمتاً خرید کر کھالی سکتے ہیں؟

۷

جواب :-

اگر یہ یقین ہو کہ غیر مسلم نے کھانے اور ٹھٹھائی وغیرہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ملا رکھی جو شرعیہ اسلامیہ میں حرام یا مکروہ تحریمی ہے تو خرید کر کھانا یا بطور دعوت کھانا ہر طرح جائز ہے۔

سوال :-

از شہداء احمد - خلیعہ آگرہ - نیماز و فاتحہ کیا نیماز یا فاتحہ دینا ناجائز ہے؟ جب کہ اس کا طریقہ یہ ہو کہ کھانے یا شیرینی پر جو کلام پڑھا گیا ہو اس کا مطلب یہ ہو کہ یا اللہ تو اپنے حبیب کے صدقے میں فلاں فلاں ادا کرچکا ہے کہ اس کا ثواب پہنچا ہے۔ کیا اس کا کرنا غلط ہے؟ اسکے غلط ہونے کا آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے؟

جواب :-

کھانے پر کسی بھی کلام کے ذریعہ فاتحہ دینا غلط ہے غلط ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ کھانے پر فاتحہ دینے کا ثبوت قرآن و سنت سے نہیں ملتا اور جس چیز کا ثبوت قرآن و سنت سے نہیں وہ بدعت ہے۔ اور بدعت کے بلکہ میں صہادق و مصدق

جناب سرور کو نہیں نے فرمایا ہے کہ مردود ہے!

سوال :-

کیا کسی صاحب مزار سے استدعا کر سکتے ہیں۔ دعایا جنت صرف صاحب مزار سے نہیں بلکہ ان سے یہ کہتے ہیں کہ آپ میرا انسان کام اللہ تعالیٰ سے کہہ کر ادا دیجئے۔ گو یا ان کو اپنا سفارشی ٹھہرا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں التجا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحب مزار کی دعا جلد قبول کرے گا۔ صاحب مزار مراد اولیاء اللہ ہیں جن کا عرس وغیرہ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ہم سے بہت اچھے ہیں۔ اس لئے وہ ہمارے حق میں دعا کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا جلد قبول کریں گے۔

جواب :-

اولیاء اللہ کی قبروں کے باہر کتب اور محرم ہونے سے ہیں انکار نہیں۔ لیکن ان پر کھڑے ہو کر دعا کرنے والوں کو دلوں کا حال دیکھنے والوں کو کیا معلوم۔ عوام کیا جانیں کہ وہ کیا دعا مانگ رہے ہیں۔ وہ تو یہی سمجھتے ہیں کہ یہ صاحب مزار سے کچھ مانگ رہے ہیں۔

بعض چیزیں بیکے خود جائز و درست ہوتے ہوئے بھی متوقع مفسد اور نفع و شکر کے باعث ناجائز ہو جاتی ہیں۔ مسیو کو قبرستان سے رکھ کر نماز پڑھنا درست نہیں۔ حالانکہ نماز پڑھنے والا صاحب قبر کو سجدہ نہیں کر رہا۔ یا ان سے کچھ مانگ نہیں رہا۔ مگر چونکہ اس سے اسی طرح کی غلط فہمی پھیل جانے کا اندیشہ ہے اور اس کی ہیئت میں شرک شامل ہے اسلئے یہ درست نہیں

سوال :-

از محمد عبدالستار - نظام آباد - دکن - رسوم محرم ہم جس علاقے میں رہتے ہیں یہاں پر جب کسی مسلمان کی شادی ملے ہوتی ہے تو اس میں بہت سی رسمیں ادا کی جاتی ہیں جس میں سے چند میں ذیل میں درج کرنا ہوں۔

پہلے لڑکے والے لڑکی کے گھر جاتے ہیں اور وہاں رشتہ طے ہونے کے بعد ہر ایک عزیز لڑکی کی صورت دیکھ کر اپنی حیثیت کے موافق لڑکی کی گود میں رہ پے ڈالتے ہیں۔ پھر لڑکی والے لڑکی کے گلے یا سر میں سونے یا چاندی کا کوئی زیور ڈالتے ہیں اور شادی کے نئے پکڑے زیور جیزیرہ وغیرہ کی صحت دار اسی وقت ملے کر لیتے ہیں۔ پھر شادی کی تاریخ مقرر ہو جاتی ہے۔ درمیان شادی کے اگر کوئی عید آجائے تو لڑکے والے لڑکی والوں کے گھر عیدی کے نام سے کھانے پکا کر بھیجتے ہیں اور لڑکی والے لڑکے والوں کے گھر سلامی کے نام سے روپے پکڑے وغیرہ بھیجتے ہیں۔ پھر شادی سے ایک دو روز پہلے عجیب عجیب رسمیں ہوتی ہیں۔ نکاح کے دن دو گنا بہترین خیم کے کپڑے ہلدی ہندی اور پھولوں کے مہرے وغیرہ سے سجھج کر گھوڑے پر بیٹھ کر شہنائیاں بجاتے ہوئے دھوم دھام سے دھن کے گھر آتے ہیں۔ اگر راستے میں سجد آجائے تو دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ پھر تکارا قرار کے بعد نکاح ہو جاتا ہے۔ پھر کھجور مصری، بادام گجج میں بکھرتے ہیں۔ پھر رات میں جلوس کی رسم ادا کر کے دو گنا گھوڑے پر دھن ڈولی میں جیزیرہ کا سامان پہنچے پھر شہنائیاں بجاتے ہوئے پوسے شہر میں گشت کر کے دو گنا کھانے کے گھر جاتے ہیں۔ وہاں بھی بہت سی رسمیں ہوتی ہیں اور یہاں شہرئی صدی لوگ اسے جائز سمجھتے ہیں۔ اور کچھ شہرئی صدی جو کھدار لوگ ہیں وہ بھی کسی کو سمجھانے سے قاصر ہیں۔ اور اس

فضول خرچی سے طرفین مفروض ہو جاتے ہیں۔ براہ نہرانی آپ اس کا جواب تجلی میں شائع کیجئے کہ اسلام میں یہ سب رواج جائز ہیں یا نہیں اور شادی میں ہندی بھول تہناتیاں بجانے کے لئے قرآن و سنت سے کیا حکم ملتا ہے؟ تفصیل سے لکھیں تو مناسب ہو گا۔

جواب :-

رسومات کا معاملہ یہ ہے کہ جن رسوں میں کوئی پہلو خلاف شرع نہ ہو وہ باوجود لغو و فضول ہونے کے درجہ جواز میں ہیں۔ لیکن ہندی اور بھولوں کی رچ رچ اور گانے بالکل منع ہیں کہ انہیں سے بعض میں تشبیہ یا کفار بلکہ تقلید کفار کا گناہ ہے اور بعض براہ راست ہی گناہ ہیں۔ مثلاً شہنائی، بینڈ وغیرہ۔ غیر متدل نمائش اور نام و نمود اسلام پسند نہیں کرتا۔ اس لئے شاہی بیاہ کو مجموعی طور پر سرتاپا نمود و نمائش نہ ہونا چاہئے۔

ہاں عید وغیرہ کے موقع پر باہمی ربط و ضبط اور تعین کے اظہار کے لئے کھانے پکا کر بھیجنا یا عید یاں دینا بالکل جائز ہے۔

سوال (ایضاً) بدعات

یہاں ایک بزرگ ہیں جو خاندان مشائخ سے ہیں اور ایک مسجد میں امام ہیں۔ مذہب میں وسیع معلومات رکھتے ہیں۔ لیکن دور دور از مقامات پر عرس و قوالی میلاد شریف وغیرہ ہو تو وہاں جانا متبرک سمجھتے ہیں۔ اگر مسجد میں ہو تو صبح فجر کی نماز و دخل کے بعد ہر روز فاتحہ پڑھتے ہیں۔ اور ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ کے کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں۔ ہر ایک کو کہتے ہیں کہ ہر مسلمان کو کسی نہ کسی کام میں ہونا چاہئے۔ اگر کوئی جاگنے کی رات آجاتی ہے تو وہیں مسجد میں مولود پڑھا کر صبح کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی دعا ظفر پر کرنا چاہے تو کہتے ہیں کہ میلاد شریف کا ایک ایک لفظ آپ کی پوری تقریر سے بڑھ کر اہمیت رکھتا ہے۔ اگر انکو کوئی تجلی کا جواب بتانا چاہے تو بہت جلد برہم ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دیوبندی وہ بانی کہیں کے۔ ہم کچھ سننا نہیں چاہتے۔

جواب :-

اہل بدعت عرس و میلاد وغیرہ عبادت سمجھ کر ہی کرتی ہیں اور انھیں تجلی وغیرہ سنا کر قائل کرنا مشکل ہے۔ فی الحقیقت ہم

بدعت کو اسی لئے ہر عصیت سے زیادہ خطرناک اور مخدوش سمجھتے ہیں کہ بدعت کا کہنے والا اور عقیدہ رکھنے والا اس غلط فہمی میں مبتلا رہتا ہے کہ وہ کار ثواب کر رہا ہے اور اس لئے اس کی طرف سے کبھی توبہ و استغفار کی توقع ہی نہیں ہو سکتی۔ اس کے برخلاف گناہ کرنے والے سے امید ہو سکتی ہے کہ وہ کبھی تائب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو بروی سنت اور ترک بدعت کی توفیق دے۔

سوال :- از غفار محمد۔ ایگائوں۔ شرک

تجلی کے ماہ جون کے شہ کے میں اور چند دوسری اشاعتوں میں سوال و جواب کے کالم میں آپ نے حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جانتا اور یا رسول اللہ کہنا شرک بتلایا ہے۔ بریلوی خیال کے علماء تو حضور کو زندہ اور حاضر و ناظر جانتے ہی ہیں، مگر خود آپ کے دارالعلوم دیوبند کے رسالہ دارالعلوم جولائی ۱۹۵۷ء کی اشاعت میں ایک فاضل دیوبند نے مختلف دلائل اور قرآن پاک کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ حضور حاضر و ناظر ہیں۔ زندہ ہیں۔ اور آپ کی توجہ دنیا کے ہر فرد پر ہے۔ پورا مضمون تو بہت طویل ہے مگر آخری فیصلے کے طور پر لکھی ہوئی چند عبارتیں ذیل میں درج رہا ہوں۔

علا ہادی برحق دنیا کی ظاہری آنکھوں سے پردہ ہو جانے کے بعد بھی نوری انسان کی طرف توجہ فرماتا ہے۔ وہ زندہ ہیں کیونکہ ان کی توجہ سے زندگی برقرار ہے۔

علا ہر آن اور ہر لمحہ آپ کی توجہ دونوں طرف کمال ہے۔ حق کی طرف بھی اور خلق کی طرف بھی۔

خود آپ نے اپنے رسالہ تجلی میں کہا ہے کہ لفظ یا صرف زندہ کے نام کے ساتھ لگایا جا سکتا ہے۔ جب حضور کا زندہ ہونا ثابت ہے تو یا رسول اللہ کہنا بھی غلط نہیں ہو سکتا۔

(نوٹ) اوپر لکھی ہوئی عبارتیں رسالہ دارالعلوم بابت ماہ جولائی ۱۹۵۷ء صفحہ ۱ سے نقل کی گئی ہیں۔

جواب :-

آنحضرت کو حاضر و ناظر جانتے کے عقیدے کو گمراہی کہنے کی

یہ آیت پوری صراحت اور یقین کے ساتھ بتاتی ہے کہ محمدؐ باوجود اپنی بے کناہ عظمت و برتری کے خدائی قانون مرگ کے اسی طرح تابع ہیں جیسے پہلے انبیاء تابع تھے اور جیسے دیگر مخلوقات تابع ہیں۔ نیز یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ رسالت و نبوت کوئی ایسی چیز نہیں جس کے لئے معروف معنوں میں حیات، جاوداں لازم ہو۔ قرآن کی آیت **كُلٌّ مِنْ عَلَيهَا فَاِنْ هِيَ** اور غور فرمایا جائے کہ آنحضرتؐ کے وصال پر حضرت عمرؓ کی شہادت غم اور افراتوالم کی بغض شناسی کرتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جو الفاظ کہے وہ یہ تھے۔

نیا دہائے نزدیک قرآن کی صریح آیتوں پر قائم ہے۔
وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ مَا يَعْلَمُ سِرُّكُمْ
وَكَيْفَتُكُمْ وَمَا تَكْسِبُوْنَ ۝ (انعام)
 (اور وہ اللہ ہی ہے آسمانوں اور زمینوں میں جو تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے جو تم کہتے ہو)
قُلْ كَايَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبِ
اِلَّا اللّٰهُ دٰنِسْ
 (کہہ دوئے پیغمبر! آسمانوں اور زمینوں میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا اللہ کے سوا)۔

ايضاً الناس انه من كان يعبد
 محمداً فان محمداً اقد قامت
 ومن كان الخ
 (اے لوگو! جو شخص محمدؐ کو پوجتا تھا اسے معلوم ہو کہ محمدؐ نے انتقال فرمایا)۔

پاس ادب میں ہم ماں کے معنی خواہ انتقال یا وصال یا رحلت سے کہیں۔ لیکن امر واقعہ کے اعتبار سے کیا حضرت ابو بکرؓ کے الفاظ معریت معنی میں حضورؐ کی موت پر گواہ نہیں ہیں؟ اگر قرآن کے فان مات کی تفسیر و تشریح میں کوئی صاحب علم موت کے کوئی خاص معنی لے تو یہ قابل اعتماد نہ ہوگا۔ کیونکہ **اَنْضِلْ الْبَشْرَ بَعْدَ نَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** حضرت ابو بکر صدیقؓ کے واضح الفاظ سے ثابت ہے کہ قرآن کے الفاظ بالیقین معروف لغوی و اصطلاحی معنی میں نازل ہوئے ہیں اور اسی لئے حضرت ابو بکرؓ نے بلا تاویل قتل حریف تحقیق لگایا۔

یہ چیز بالکل اللگ ہے کہ ظاہری طور پر شہریت کی منزل مرگ سے گزر چکنے کے بعد آنحضرتؐ کا جد مبارک اور روح مبارک کہاں اور کس حال میں ہے۔ ان کی توجہ الی الخائن مسلم اور

دارالعلوم بابت جولائی ۱۹۵۲ء میں
 "حیاتِ اخروی کے مختلف مظاہر"
 عنوان کا مضمون ہم نے پڑھا۔
 اس مضمون کا طرز بیان مجموعی طور پر جذباتی اور شاعرانہ ہے۔ فاضل مضمون نگار نے اگرچہ فرمایا ہے کہ "حیاتِ نبوی" کا عقیدہ پوری امت کا متفقہ عقیدہ ہے۔ لیکن اس "حیاتِ نبوی" کی تعبیر و تفصیل کیا ہے اس کی وضاحت نہیں کی۔ علماء ائمہ نے حضورؐ کی حیات و موت پر بہت گفتگو کی ہے اور ان سب کا پتھر پتھر ہے کہ حیات جن معنی میں استعمال ہے آنحضرتؐ ان معنی میں حیات نہیں ہیں۔ بلکہ موت کے معروف معنی میں آپ پر موت طاری ہو چکی ہے۔ براہ راست قرآن کی شہادت دیکھتے

سنت رسول

یہ ایک شامی عالم کی معرکہ الآراء تصنیف ہے جس میں حدیث کی تاریخ پر تحقیقانہ روشنی ڈالنے کے علاوہ صحیح پورتا بعین وغیرہ کے طرز عمل اور دیگر متعلقہ پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ تمام دلائل قرآن و حدیث کے حوالوں سے دلپذیر انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ قیمت ۱۰/-
 مکتبہ تجلی دیوبند (دیوبند)

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ رَسُوْلٌ
اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ اَوْ قُتِلْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ
 (اور نہیں ہیں محمدؐ، لیکن ایک رسول۔ تحقیق بہت رسول ان سے پہلے بھی گذرے ہیں۔ پس اگر تمہارا مرتا یا قتل کر دیتے جائیں تو کیا تم آٹے پیروں پھر جاؤ گے؟ یعنی اسلام کو ترک کر کے کفرِ سابق کو اختیار کر لو گے؟)۔

میں ہے۔ ایک حقیقت کا انکشاف ہے جس کے لئے زمانہ گواہ ہے یعنی اس سے پہلے کے زمانہ کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو زمانہ اس بات کی شہادت ہے گا کہ انسان ہمیشہ گھائے اور ٹوٹے میں رہا ہے۔ اسوا ان لوگوں کے جو ایمان لاتے اور نیک عمل کئے۔ قوم نوح و قوم عاد و قوم ثمود وغیرہم کی تباہی و بربادی کی تاریخ خود اس حقیقت کی کھلی ہوئی تصدیق کرتی ہے۔ اب تک تو میں نے ہی گھا اور سی پر اطمینان قلبی بھی حاصل ہو چکا ہے۔ مگر اب ایک مولوی صاحب قریشی دانا پوری آئے ہیں وہ ہائے اس خیال سے متفق نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی قسم کھا رہا ہے کہ اس زمانہ کی قسم انسان گھائے اور ٹوٹے میں ہے۔ قریشی صاحب "زمانہ گواہ ہے" کے ترجمے کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں اللہ میاں نہیں چاہتے کہ انسان بھٹکے اس لئے اپنے پیارے رسول کی قسم کھا کر یقین دلانا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ گو ابھی وغیرہ کا مفہوم نہیں ہے۔ مفہوم کے اس اختلاف سے میرے ذہن کو کافی کھٹک محسوس ہو رہی ہے۔ اس لئے براہ کرم آپ اس کی تشریح فرادیں۔

جواب :-

قرآن کے جن الفاظ یا جملوں میں ایک سے زیادہ معنی کا احتمال ہوا ہے اس میں اپنی رائے سے ایک معنی کا اس طرح تعین کرنا کہ دوسرے ممکن معانی کی قطعاً تردید ہو جائے درست نہیں۔ واللہ العو کے ترجمہ و مفہوم میں اہل علم مختلف خیال رکھتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے (جس میں حضرت ابن عباسؓ بھی ہیں) عصر کے معنی یہاں دہر کے ہوں گے۔ یعنی زمانے کی قسم۔ بعض دجیس حضرت زید بن اسلم بھی ہیں) کہتے ہیں کہ عصر سے مراد عصر کی نماز یا عصر کی نماز کا وقت ہے۔

آپ کے مولوی تہذیبی صاحب دانا پوری جو معنی بیان کرتے ہیں وہ بھی اہل علم سے منقول ہیں۔ یعنی قسم ہے محمد کے زمانے کی لیکن ان معانی میں سے کسی بھی معنی کے متعلق یہ دھوئی کرنا کہ یہی صحیح ہیں اور باقی غلط نازیبا جو آنت و جسارت سے لفظ عصر کے معنی دہر کے ہیں (کمافی القاموس) اور درمشور میں تھا لبہ ہر بھی لے گئے ہیں۔

ان کے فیوض و برکات آسنا و صدقنا۔ مگر جب اپنی حیات میں وہ عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں تھے تو بعد مرگ کیوں کر ہو سکتے ہیں۔

اسی مذکورہ مضمون میں فاضل مضمون نگار نے یہ الفاظ لکھے ہیں کہ "وہ (آنحضرتؐ) زندہ ہیں۔ کیونکہ ان کی توجہ سے زندگی برقرار ہے"۔

اس طرح کے لئے تجلئے الفاظ بعض اور علماء اور عاشقان رسول نے بھی لکھے ہیں۔ لیکن ہم قرآن و سنت کی گواہی پر بر ملا کہہ سکتے ہیں کہ یہ انداز بیان جہاں بیت اور شیخ کی میں ڈوبا ہوا ہے عقل اور استدلال سے اسے کوئی تعلق نہیں۔ قرآن و سنت میں ہیں کہیں نہیں ملتا کہ نفس زندگی کا بقا آنحضرتؐ کے زندہ رہنے پر ہے۔ ہاں زندگی کے اگر کوئی خاص معنی لے لیں تب دوسری بات ہے جس طرح کی باتیں مذکورہ مضمون میں کی گئی ہیں وہ ہائے نزدیک مخصوص مخلوق کی باتیں ہیں جو ام کے سامنے انھیں کہنا کئی طرح کی غلط فہمیاں پیدا کرنے کا باعث ہے۔

بالکل واضح اور صاف طور پر ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرتؐ نہ عالم الغیب تھے نہ حاضر و ناظر۔ نہ بوقت ضرورت ان کے براہ راست مدد طلب کر سکتے۔ نہ یہ سمجھ کر انھیں پکارنا چاہتے کہ وہ ضرور سن لے رہے ہیں جو اس طرح کا عقیدہ و خیال رکھے گا وہ شرک میں گرفتار ہو گا۔ کیونکہ حمد و جو اب میں پیش کردہ آیات اور بہت سی دیگر احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ علم غیب تمام اہل کمال سوائے باری تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں۔ اور آنحضرتؐ بالیقین بشر تھے اور جو مافوق البشر معجزے آپ سے منسوب ہیں وہ کسی ذاتی قوت کا کرشمہ نہیں۔ بلکہ اللہ جل شانہ کی عطا فرمودہ قوت کا مظاہرہ ہیں۔

سوال :- از مولوی رابعہ جی میں۔ قازمی پور۔ واللہ العو

"سورۃ العصر میں واللہ العو کا ترجمہ زمانہ کی قسم یا زمانہ شاہد ہے اکثر کتب لغت میں ملتا ہے۔ لیکن زمانہ کی قسمیں میں ضرور اختلاف ہے کہ زمانہ سے کونسا زمانہ مراد ہے؟ اس سلسلے میں میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ ترجمے میں زمانہ شاہد ہے "زیادہ مناسب ہے کیونکہ آگے آنے والا جملہ کہ بے شک انسان گھائے اور ٹوٹے

نابینی لاہور کے کچھ اور تازہ تحفے

سبھی متداول تفاسیر میں "قوم ہے زمانہ کی" ترجمہ کیا گیا ہے اس لئے "زمانہ شاہ ہے" ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ نیز یہ کہنا بھی حقیقت کے خلاف ہے کہ ہر برائی کرنے والے کی بیانیہ ناجی پر زمانہ کی شہادت موجود ہے۔ بلکہ اس کے برعکس زمانہ زیادہ تر اس پر شاہ ہے کہ مگر فریب کرنے والے سے چالاک لوگوں نے دنیا کافی کمائی اور ظالم جاہل حکمران بہت بہت دنوں تک حکومت کر گئے۔ مقابلہ شہادت راستہ کی کم عمری اور حضرت عمر ابن عبدالعزیز کی شہادت ایسے واقعات ہیں کہ زمانہ کی شہادت کچھ اور ہی نظر آتی ہے۔ قوم فرج یا قوم عاد یا نمرود و فرعون۔ بے شک ان کی ہلاکت و بربادی پر زمانہ شاہ ہے مگر زمانہ اس پر بھی شاہ ہے کہ ایک طویل عرصہ تک یہ لوگ باوجود کفر و شرک کے پر تعیش اور پُر لطفت حاکمانہ زندگی گزارتے رہے۔ اگر انجام کار ان پر تباہی آئی تو طویل مدت تعیش زندگی کی قیمت پر یہ سودا مادی نقطہ نظر سے کچھ ایسا ہنگامہ نہیں کہ اسے باحقیقت "شر" کہا جاسکے پھر زمانہ کی شہادت اس پر بھی ہے کہ اللہ دوسے دیندار لوگ انہما کو صلح و امان و کثرت و بیشتر بہت تسکینی اور تکلیف کی زندگی گزارتے رہے۔ اور آج تک زیادہ تر یہی دیکھنے نہیں آئے ہیں کہ خدا پرستوں کی دنیاوی حالت مادی نقطہ نظر سے اچھی اور اونچی نہیں ہوتی۔

قرآن مجید ترجمہ

ترجمہ شاہ عبدالغفار دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
حاشیہ و تفسیر ضحیٰ القاسمی

چھپائی دہلی، زمین سبز حسین، تاج کینی کی تمام معترضین و مہجوروں کے ساتھ۔ جلد نقش، ساٹھ روپے، (عام ستر آٹھوں کے برابر) حدیث پیش ہے۔

قرآن مستتر

ترجمہ مولانا اشرف علی حاشیہ پر مشہور تفسیر بیان القسوس کا خلاصہ چڑھایا گیا ہے۔ رنگ و عنایتی کا مرقع، حسین و دلکش (ساتھ روپے) عام ستر آٹھوں جیسے، حیدر خواجہ حاشیہ سنہری ڈھائی۔ حدیث پانچ سو روپے۔

لہذا ہمارا تو قیاس یہ ہے کہ آیت قرآنی میں شمر کا مطلب آخری نقصان لیا جاتا ہے۔ اور چونکہ قوم ہمیشہ کسی دم جینے کی کھائی جاتی ہے اس لئے زمانہ کی قوم کا حاصل یہ سمجھا جائے کہ اللہ جل شانہ وقت اور عمر انسانی (کہ زمانہ انہیں چیزوں پر مشتمل ہے) کی قیمت و قدر کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ تاکہ انسان اسے قیمت جان کر اللہ کی اطاعت کرے اور اس عظیم نقصان سے بچ جائے جو آخرت میں پیش آئے والا ہے۔

قرآن سفری ایڈیشن

لیکن جو لوگ ان کے بارے میں پڑھنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں، ان کے لئے یہ سفری ایڈیشن چھپایا گیا ہے۔ مختصر نادل ساٹھ روپے کے باوجود صرف دو دشمن اور علی ہیں۔ نہ کہ عہد صرف چار روپے۔
(اس سے قدرے بڑے ساٹھ روپے کے)

بہر تقدیر ترجمہ تو وہی ہوگا اور قوم زمانہ کی۔ ارشاد باری کے مقصد و نشانہ کی تعبیریں مختلف ہو سکیں گی نہ ان کی کو ذریعہ نبوت سے خاص کرنے کی روایت، اگرچہ اسلاف سے آ رہی ہے۔ لیکن اس کے لئے کوئی قوی دلیل نہیں کہیں نہ لی۔ لفظ عصر باطل عام ہے۔ اس کی تفسیر یا تو حدیث رسول سے ممکن تھی یا مادہ عرب سے۔ دونوں ہی بائیں مفقود ہیں۔ ایسی صورت میں

مکتبہ تحلیلی دیوبند ضلع سہارنپور

لا جواب ترجمہ قرآن

ترجمہ علامہ شہیر مولانا مسعود اعظمی شیخ الہند ۶
تفسیر از علامہ شہیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ۔

اس ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ باخا درہ بھی ہے اور
لفظی ترجمہ کا ترنا سب ہی لکھنا رکھا گیا ہے۔ تفسیر میں علامہ شہیر
احمد نے اپنے علوم کا پورا اس خوبی سے رکھ دیا ہے کہ کم پڑے
لکھے اور اہل علم براہ اس کی سلاست و وسعت سے مستفید ہوتے
ہیں، اختصار میں تفصیل۔ کوزے میں دریا۔

چھپائی ٹرے سے اجتناب سے ہانگ کا ٹک میں کرائی گئی جو
تمام کا تمام ہلاک، کا غذا علی درجہ کا سفید، مضبوط چکنا، جلد چھپنا
بیلدار، چند ہی نئے موجود ہیں، یہ مخصوص ایڈیشن ہمیشہ دستیاب
نہیں ہوتا۔ حدیہ یا نہیں روپیے ۲۵/-

تفسیر ابن کثیر

(اردو)

کون با خیر مسلمان ہے جس نے اس شہرہ آفاق تفسیر
کا نام نہ سنا ہوگا۔ خردہ ہو کہ کارخانہ "اصح المطابع" نے اس عظیم
تفسیر کا سلیس اردو ترجمہ مع آیات و حسن و خوبی کیساتھ شائع
کر دیا ہے۔ پانچ جلدوں میں مکمل۔ جلد قیمت ہر جلد روپیے ۶۵/-
(ہر جلد علیحدہ علیحدہ بھی مل سکتی ہے) جلد اول - ۱۰/۱۱/۱۲/۱۳/۱۴/۱۵/۱۶/۱۷/۱۸/۱۹/۲۰/۲۱/۲۲/۲۳/۲۴/۲۵/۲۶/۲۷/۲۸/۲۹/۳۰/۳۱/۳۲/۳۳/۳۴/۳۵/۳۶/۳۷/۳۸/۳۹/۴۰/۴۱/۴۲/۴۳/۴۴/۴۵/۴۶/۴۷/۴۸/۴۹/۵۰/۵۱/۵۲/۵۳/۵۴/۵۵/۵۶/۵۷/۵۸/۵۹/۶۰/۶۱/۶۲/۶۳/۶۴/۶۵/۶۶/۶۷/۶۸/۶۹/۷۰/۷۱/۷۲/۷۳/۷۴/۷۵/۷۶/۷۷/۷۸/۷۹/۸۰/۸۱/۸۲/۸۳/۸۴/۸۵/۸۶/۸۷/۸۸/۸۹/۹۰/۹۱/۹۲/۹۳/۹۴/۹۵/۹۶/۹۷/۹۸/۹۹/۱۰۰/۱۰۱/۱۰۲/۱۰۳/۱۰۴/۱۰۵/۱۰۶/۱۰۷/۱۰۸/۱۰۹/۱۱۰/۱۱۱/۱۱۲/۱۱۳/۱۱۴/۱۱۵/۱۱۶/۱۱۷/۱۱۸/۱۱۹/۱۲۰/۱۲۱/۱۲۲/۱۲۳/۱۲۴/۱۲۵/۱۲۶/۱۲۷/۱۲۸/۱۲۹/۱۳۰/۱۳۱/۱۳۲/۱۳۳/۱۳۴/۱۳۵/۱۳۶/۱۳۷/۱۳۸/۱۳۹/۱۴۰/۱۴۱/۱۴۲/۱۴۳/۱۴۴/۱۴۵/۱۴۶/۱۴۷/۱۴۸/۱۴۹/۱۵۰/۱۵۱/۱۵۲/۱۵۳/۱۵۴/۱۵۵/۱۵۶/۱۵۷/۱۵۸/۱۵۹/۱۶۰/۱۶۱/۱۶۲/۱۶۳/۱۶۴/۱۶۵/۱۶۶/۱۶۷/۱۶۸/۱۶۹/۱۷۰/۱۷۱/۱۷۲/۱۷۳/۱۷۴/۱۷۵/۱۷۶/۱۷۷/۱۷۸/۱۷۹/۱۸۰/۱۸۱/۱۸۲/۱۸۳/۱۸۴/۱۸۵/۱۸۶/۱۸۷/۱۸۸/۱۸۹/۱۹۰/۱۹۱/۱۹۲/۱۹۳/۱۹۴/۱۹۵/۱۹۶/۱۹۷/۱۹۸/۱۹۹/۲۰۰/۲۰۱/۲۰۲/۲۰۳/۲۰۴/۲۰۵/۲۰۶/۲۰۷/۲۰۸/۲۰۹/۲۱۰/۲۱۱/۲۱۲/۲۱۳/۲۱۴/۲۱۵/۲۱۶/۲۱۷/۲۱۸/۲۱۹/۲۲۰/۲۲۱/۲۲۲/۲۲۳/۲۲۴/۲۲۵/۲۲۶/۲۲۷/۲۲۸/۲۲۹/۲۳۰/۲۳۱/۲۳۲/۲۳۳/۲۳۴/۲۳۵/۲۳۶/۲۳۷/۲۳۸/۲۳۹/۲۴۰/۲۴۱/۲۴۲/۲۴۳/۲۴۴/۲۴۵/۲۴۶/۲۴۷/۲۴۸/۲۴۹/۲۵۰/۲۵۱/۲۵۲/۲۵۳/۲۵۴/۲۵۵/۲۵۶/۲۵۷/۲۵۸/۲۵۹/۲۶۰/۲۶۱/۲۶۲/۲۶۳/۲۶۴/۲۶۵/۲۶۶/۲۶۷/۲۶۸/۲۶۹/۲۷۰/۲۷۱/۲۷۲/۲۷۳/۲۷۴/۲۷۵/۲۷۶/۲۷۷/۲۷۸/۲۷۹/۲۸۰/۲۸۱/۲۸۲/۲۸۳/۲۸۴/۲۸۵/۲۸۶/۲۸۷/۲۸۸/۲۸۹/۲۹۰/۲۹۱/۲۹۲/۲۹۳/۲۹۴/۲۹۵/۲۹۶/۲۹۷/۲۹۸/۲۹۹/۳۰۰/۳۰۱/۳۰۲/۳۰۳/۳۰۴/۳۰۵/۳۰۶/۳۰۷/۳۰۸/۳۰۹/۳۱۰/۳۱۱/۳۱۲/۳۱۳/۳۱۴/۳۱۵/۳۱۶/۳۱۷/۳۱۸/۳۱۹/۳۲۰/۳۲۱/۳۲۲/۳۲۳/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۲۷/۳۲۸/۳۲۹/۳۳۰/۳۳۱/۳۳۲/۳۳۳/۳۳۴/۳۳۵/۳۳۶/۳۳۷/۳۳۸/۳۳۹/۳۴۰/۳۴۱/۳۴۲/۳۴۳/۳۴۴/۳۴۵/۳۴۶/۳۴۷/۳۴۸/۳۴۹/۳۵۰/۳۵۱/۳۵۲/۳۵۳/۳۵۴/۳۵۵/۳۵۶/۳۵۷/۳۵۸/۳۵۹/۳۶۰/۳۶۱/۳۶۲/۳۶۳/۳۶۴/۳۶۵/۳۶۶/۳۶۷/۳۶۸/۳۶۹/۳۷۰/۳۷۱/۳۷۲/۳۷۳/۳۷۴/۳۷۵/۳۷۶/۳۷۷/۳۷۸/۳۷۹/۳۸۰/۳۸۱/۳۸۲/۳۸۳/۳۸۴/۳۸۵/۳۸۶/۳۸۷/۳۸۸/۳۸۹/۳۹۰/۳۹۱/۳۹۲/۳۹۳/۳۹۴/۳۹۵/۳۹۶/۳۹۷/۳۹۸/۳۹۹/۴۰۰/۴۰۱/۴۰۲/۴۰۳/۴۰۴/۴۰۵/۴۰۶/۴۰۷/۴۰۸/۴۰۹/۴۱۰/۴۱۱/۴۱۲/۴۱۳/۴۱۴/۴۱۵/۴۱۶/۴۱۷/۴۱۸/۴۱۹/۴۲۰/۴۲۱/۴۲۲/۴۲۳/۴۲۴/۴۲۵/۴۲۶/۴۲۷/۴۲۸/۴۲۹/۴۳۰/۴۳۱/۴۳۲/۴۳۳/۴۳۴/۴۳۵/۴۳۶/۴۳۷/۴۳۸/۴۳۹/۴۴۰/۴۴۱/۴۴۲/۴۴۳/۴۴۴/۴۴۵/۴۴۶/۴۴۷/۴۴۸/۴۴۹/۴۵۰/۴۵۱/۴۵۲/۴۵۳/۴۵۴/۴۵۵/۴۵۶/۴۵۷/۴۵۸/۴۵۹/۴۶۰/۴۶۱/۴۶۲/۴۶۳/۴۶۴/۴۶۵/۴۶۶/۴۶۷/۴۶۸/۴۶۹/۴۷۰/۴۷۱/۴۷۲/۴۷۳/۴۷۴/۴۷۵/۴۷۶/۴۷۷/۴۷۸/۴۷۹/۴۸۰/۴۸۱/۴۸۲/۴۸۳/۴۸۴/۴۸۵/۴۸۶/۴۸۷/۴۸۸/۴۸۹/۴۹۰/۴۹۱/۴۹۲/۴۹۳/۴۹۴/۴۹۵/۴۹۶/۴۹۷/۴۹۸/۴۹۹/۵۰۰/۵۰۱/۵۰۲/۵۰۳/۵۰۴/۵۰۵/۵۰۶/۵۰۷/۵۰۸/۵۰۹/۵۱۰/۵۱۱/۵۱۲/۵۱۳/۵۱۴/۵۱۵/۵۱۶/۵۱۷/۵۱۸/۵۱۹/۵۲۰/۵۲۱/۵۲۲/۵۲۳/۵۲۴/۵۲۵/۵۲۶/۵۲۷/۵۲۸/۵۲۹/۵۳۰/۵۳۱/۵۳۲/۵۳۳/۵۳۴/۵۳۵/۵۳۶/۵۳۷/۵۳۸/۵۳۹/۵۴۰/۵۴۱/۵۴۲/۵۴۳/۵۴۴/۵۴۵/۵۴۶/۵۴۷/۵۴۸/۵۴۹/۵۵۰/۵۵۱/۵۵۲/۵۵۳/۵۵۴/۵۵۵/۵۵۶/۵۵۷/۵۵۸/۵۵۹/۵۶۰/۵۶۱/۵۶۲/۵۶۳/۵۶۴/۵۶۵/۵۶۶/۵۶۷/۵۶۸/۵۶۹/۵۷۰/۵۷۱/۵۷۲/۵۷۳/۵۷۴/۵۷۵/۵۷۶/۵۷۷/۵۷۸/۵۷۹/۵۸۰/۵۸۱/۵۸۲/۵۸۳/۵۸۴/۵۸۵/۵۸۶/۵۸۷/۵۸۸/۵۸۹/۵۹۰/۵۹۱/۵۹۲/۵۹۳/۵۹۴/۵۹۵/۵۹۶/۵۹۷/۵۹۸/۵۹۹/۶۰۰/۶۰۱/۶۰۲/۶۰۳/۶۰۴/۶۰۵/۶۰۶/۶۰۷/۶۰۸/۶۰۹/۶۱۰/۶۱۱/۶۱۲/۶۱۳/۶۱۴/۶۱۵/۶۱۶/۶۱۷/۶۱۸/۶۱۹/۶۲۰/۶۲۱/۶۲۲/۶۲۳/۶۲۴/۶۲۵/۶۲۶/۶۲۷/۶۲۸/۶۲۹/۶۳۰/۶۳۱/۶۳۲/۶۳۳/۶۳۴/۶۳۵/۶۳۶/۶۳۷/۶۳۸/۶۳۹/۶۴۰/۶۴۱/۶۴۲/۶۴۳/۶۴۴/۶۴۵/۶۴۶/۶۴۷/۶۴۸/۶۴۹/۶۵۰/۶۵۱/۶۵۲/۶۵۳/۶۵۴/۶۵۵/۶۵۶/۶۵۷/۶۵۸/۶۵۹/۶۶۰/۶۶۱/۶۶۲/۶۶۳/۶۶۴/۶۶۵/۶۶۶/۶۶۷/۶۶۸/۶۶۹/۶۷۰/۶۷۱/۶۷۲/۶۷۳/۶۷۴/۶۷۵/۶۷۶/۶۷۷/۶۷۸/۶۷۹/۶۸۰/۶۸۱/۶۸۲/۶۸۳/۶۸۴/۶۸۵/۶۸۶/۶۸۷/۶۸۸/۶۸۹/۶۹۰/۶۹۱/۶۹۲/۶۹۳/۶۹۴/۶۹۵/۶۹۶/۶۹۷/۶۹۸/۶۹۹/۷۰۰/۷۰۱/۷۰۲/۷۰۳/۷۰۴/۷۰۵/۷۰۶/۷۰۷/۷۰۸/۷۰۹/۷۱۰/۷۱۱/۷۱۲/۷۱۳/۷۱۴/۷۱۵/۷۱۶/۷۱۷/۷۱۸/۷۱۹/۷۲۰/۷۲۱/۷۲۲/۷۲۳/۷۲۴/۷۲۵/۷۲۶/۷۲۷/۷۲۸/۷۲۹/۷۳۰/۷۳۱/۷۳۲/۷۳۳/۷۳۴/۷۳۵/۷۳۶/۷۳۷/۷۳۸/۷۳۹/۷۴۰/۷۴۱/۷۴۲/۷۴۳/۷۴۴/۷۴۵/۷۴۶/۷۴۷/۷۴۸/۷۴۹/۷۵۰/۷۵۱/۷۵۲/۷۵۳/۷۵۴/۷۵۵/۷۵۶/۷۵۷/۷۵۸/۷۵۹/۷۶۰/۷۶۱/۷۶۲/۷۶۳/۷۶۴/۷۶۵/۷۶۶/۷۶۷/۷۶۸/۷۶۹/۷۷۰/۷۷۱/۷۷۲/۷۷۳/۷۷۴/۷۷۵/۷۷۶/۷۷۷/۷۷۸/۷۷۹/۷۸۰/۷۸۱/۷۸۲/۷۸۳/۷۸۴/۷۸۵/۷۸۶/۷۸۷/۷۸۸/۷۸۹/۷۹۰/۷۹۱/۷۹۲/۷۹۳/۷۹۴/۷۹۵/۷۹۶/۷۹۷/۷۹۸/۷۹۹/۸۰۰/۸۰۱/۸۰۲/۸۰۳/۸۰۴/۸۰۵/۸۰۶/۸۰۷/۸۰۸/۸۰۹/۸۱۰/۸۱۱/۸۱۲/۸۱۳/۸۱۴/۸۱۵/۸۱۶/۸۱۷/۸۱۸/۸۱۹/۸۲۰/۸۲۱/۸۲۲/۸۲۳/۸۲۴/۸۲۵/۸۲۶/۸۲۷/۸۲۸/۸۲۹/۸۳۰/۸۳۱/۸۳۲/۸۳۳/۸۳۴/۸۳۵/۸۳۶/۸۳۷/۸۳۸/۸۳۹/۸۴۰/۸۴۱/۸۴۲/۸۴۳/۸۴۴/۸۴۵/۸۴۶/۸۴۷/۸۴۸/۸۴۹/۸۵۰/۸۵۱/۸۵۲/۸۵۳/۸۵۴/۸۵۵/۸۵۶/۸۵۷/۸۵۸/۸۵۹/۸۶۰/۸۶۱/۸۶۲/۸۶۳/۸۶۴/۸۶۵/۸۶۶/۸۶۷/۸۶۸/۸۶۹/۸۷۰/۸۷۱/۸۷۲/۸۷۳/۸۷۴/۸۷۵/۸۷۶/۸۷۷/۸۷۸/۸۷۹/۸۸۰/۸۸۱/۸۸۲/۸۸۳/۸۸۴/۸۸۵/۸۸۶/۸۸۷/۸۸۸/۸۸۹/۸۹۰/۸۹۱/۸۹۲/۸۹۳/۸۹۴/۸۹۵/۸۹۶/۸۹۷/۸۹۸/۸۹۹/۹۰۰/۹۰۱/۹۰۲/۹۰۳/۹۰۴/۹۰۵/۹۰۶/۹۰۷/۹۰۸/۹۰۹/۹۱۰/۹۱۱/۹۱۲/۹۱۳/۹۱۴/۹۱۵/۹۱۶/۹۱۷/۹۱۸/۹۱۹/۹۲۰/۹۲۱/۹۲۲/۹۲۳/۹۲۴/۹۲۵/۹۲۶/۹۲۷/۹۲۸/۹۲۹/۹۳۰/۹۳۱/۹۳۲/۹۳۳/۹۳۴/۹۳۵/۹۳۶/۹۳۷/۹۳۸/۹۳۹/۹۴۰/۹۴۱/۹۴۲/۹۴۳/۹۴۴/۹۴۵/۹۴۶/۹۴۷/۹۴۸/۹۴۹/۹۵۰/۹۵۱/۹۵۲/۹۵۳/۹۵۴/۹۵۵/۹۵۶/۹۵۷/۹۵۸/۹۵۹/۹۶۰/۹۶۱/۹۶۲/۹۶۳/۹۶۴/۹۶۵/۹۶۶/۹۶۷/۹۶۸/۹۶۹/۹۷۰/۹۷۱/۹۷۲/۹۷۳/۹۷۴/۹۷۵/۹۷۶/۹۷۷/۹۷۸/۹۷۹/۹۸۰/۹۸۱/۹۸۲/۹۸۳/۹۸۴/۹۸۵/۹۸۶/۹۸۷/۹۸۸/۹۸۹/۹۹۰/۹۹۱/۹۹۲/۹۹۳/۹۹۴/۹۹۵/۹۹۶/۹۹۷/۹۹۸/۹۹۹/۱۰۰۰/۱۰۰۱/۱۰۰۲/۱۰۰۳/۱۰۰۴/۱۰۰۵/۱۰۰۶/۱۰۰۷/۱۰۰۸/۱۰۰۹/۱۰۱۰/۱۰۱۱/۱۰۱۲/۱۰۱۳/۱۰۱۴/۱۰۱۵/۱۰۱۶/۱۰۱۷/۱۰۱۸/۱۰۱۹/۱۰۲۰/۱۰۲۱/۱۰۲۲/۱۰۲۳/۱۰۲۴/۱۰۲۵/۱۰۲۶/۱۰۲۷/۱۰۲۸/۱۰۲۹/۱۰۳۰/۱۰۳۱/۱۰۳۲/۱۰۳۳/۱۰۳۴/۱۰۳۵/۱۰۳۶/۱۰۳۷/۱۰۳۸/۱۰۳۹/۱۰۴۰/۱۰۴۱/۱۰۴۲/۱۰۴۳/۱۰۴۴/۱۰۴۵/۱۰۴۶/۱۰۴۷/۱۰۴۸/۱۰۴۹/۱۰۵۰/۱۰۵۱/۱۰۵۲/۱۰۵۳/۱۰۵۴/۱۰۵۵/۱۰۵۶/۱۰۵۷/۱۰۵۸/۱۰۵۹/۱۰۶۰/۱۰۶۱/۱۰۶۲/۱۰۶۳/۱۰۶۴/۱۰۶۵/۱۰۶۶/۱۰۶۷/۱۰۶۸/۱۰۶۹/۱۰۷۰/۱۰۷۱/۱۰۷۲/۱۰۷۳/۱۰۷۴/۱۰۷۵/۱۰۷۶/۱۰۷۷/۱۰۷۸/۱۰۷۹/۱۰۸۰/۱۰۸۱/۱۰۸۲/۱۰۸۳/۱۰۸۴/۱۰۸۵/۱۰۸۶/۱۰۸۷/۱۰۸۸/۱۰۸۹/۱۰۹۰/۱۰۹۱/۱۰۹۲/۱۰۹۳/۱۰۹۴/۱۰۹۵/۱۰۹۶/۱۰۹۷/۱۰۹۸/۱۰۹۹/۱۱۰۰/۱۱۰۱/۱۱۰۲/۱۱۰۳/۱۱۰۴/۱۱۰۵/۱۱۰۶/۱۱۰۷/۱۱۰۸/۱۱۰۹/۱۱۱۰/۱۱۱۱/۱۱۱۲/۱۱۱۳/۱۱۱۴/۱۱۱۵/۱۱۱۶/۱۱۱۷/۱۱۱۸/۱۱۱۹/۱۱۲۰/۱۱۲۱/۱۱۲۲/۱۱۲۳/۱۱۲۴/۱۱۲۵/۱۱۲۶/۱۱۲۷/۱۱۲۸/۱۱۲۹/۱۱۳۰/۱۱۳۱/۱۱۳۲/۱۱۳۳/۱۱۳۴/۱۱۳۵/۱۱۳۶/۱۱۳۷/۱۱۳۸/۱۱۳۹/۱۱۴۰/۱۱۴۱/۱۱۴۲/۱۱۴۳/۱۱۴۴/۱۱۴۵/۱۱۴۶/۱۱۴۷/۱۱۴۸/۱۱۴۹/۱۱۵۰/۱۱۵۱/۱۱۵۲/۱۱۵۳/۱۱۵۴/۱۱۵۵/۱۱۵۶/۱۱۵۷/۱۱۵۸/۱۱۵۹/۱۱۶۰/۱۱۶۱/۱۱۶۲/۱۱۶۳/۱۱۶۴/۱۱۶۵/۱۱۶۶/۱۱۶۷/۱۱۶۸/۱۱۶۹/۱۱۷۰/۱۱۷۱/۱۱۷۲/۱۱۷۳/۱۱۷۴/۱۱۷۵/۱۱۷۶/۱۱۷۷/۱۱۷۸/۱۱۷۹/۱۱۸۰/۱۱۸۱/۱۱۸۲/۱۱۸۳/۱۱۸۴/۱۱۸۵/۱۱۸۶/۱۱۸۷/۱۱۸۸/۱۱۸۹/۱۱۹۰/۱۱۹۱/۱۱۹۲/۱۱۹۳/۱۱۹۴/۱۱۹۵/۱۱۹۶/۱۱۹۷/۱۱۹۸/۱۱۹۹/۱۲۰۰/۱۲۰۱/۱۲۰۲/۱۲۰۳/۱۲۰۴/۱۲۰۵/۱۲۰۶/۱۲۰۷/۱۲۰۸/۱۲۰۹/۱۲۱۰/۱۲۱۱/۱۲۱۲/۱۲۱۳/۱۲۱۴/۱۲۱۵/۱۲۱۶/۱۲۱۷/۱۲۱۸/۱۲۱۹/۱۲۲۰/۱۲۲۱/۱۲۲۲/۱۲۲۳/۱۲۲۴/۱۲۲۵/۱۲۲۶/۱۲۲۷/۱۲۲۸/۱۲۲۹/۱۲۳۰/۱۲۳۱/۱۲۳۲/۱۲۳۳/۱۲۳۴/۱۲۳۵/۱۲۳۶/۱۲۳۷/۱۲۳۸/۱۲۳۹/۱۲۴۰/۱۲۴۱/۱۲۴۲/۱۲۴۳/۱۲۴۴/۱۲۴۵/۱۲۴۶/۱۲۴۷/۱۲۴۸/۱۲۴۹/۱۲۵۰/۱۲۵۱/۱۲۵۲/۱۲۵۳/۱۲۵۴/۱۲۵۵/۱۲۵۶/۱۲۵۷/۱۲۵۸/۱۲۵۹/۱۲۶۰/۱۲۶۱/۱۲۶۲/۱۲۶۳/۱۲۶۴/۱۲۶۵/۱۲۶۶/۱۲۶۷/۱۲۶۸/۱۲۶۹/۱۲۷۰/۱۲۷۱/۱۲۷۲/۱۲۷۳/۱۲۷۴/۱۲۷۵/۱۲۷۶/۱۲۷۷/۱۲۷۸/۱۲۷۹/۱۲۸۰/۱۲۸۱/۱۲۸۲/۱۲۸۳/۱۲۸۴/۱۲۸۵/۱۲۸۶/۱۲۸۷/۱۲۸۸/۱۲۸۹/۱۲۹۰/۱۲۹۱/۱۲۹۲/۱۲۹۳/۱۲۹۴/۱۲۹۵/۱۲۹۶/۱۲۹۷/۱۲۹۸/۱۲۹۹/۱۳۰۰/۱۳۰۱/۱۳۰۲/۱۳۰۳/۱۳۰۴/۱۳۰۵/۱۳۰۶/۱۳۰۷/۱۳۰۸/۱۳۰۹/۱۳۱۰/۱۳۱۱/۱۳۱۲/۱۳۱۳/۱۳۱۴/۱۳۱۵/۱۳۱۶/۱۳۱۷/۱۳۱۸/۱۳۱۹/۱۳۲۰/۱۳۲۱/۱۳۲۲/۱۳۲۳/۱۳۲۴/۱۳۲۵/۱۳۲۶/۱۳۲۷/۱۳۲۸/۱۳۲۹/۱۳۳۰/۱۳۳۱/۱۳۳۲/۱۳۳۳/۱۳۳۴/۱۳۳۵/۱۳۳۶/۱۳۳۷/۱۳۳۸/۱۳۳۹/۱۳۴۰/۱۳۴۱/۱۳۴۲/۱۳۴۳/۱۳۴۴/۱۳۴۵/۱۳۴۶/۱۳۴۷/۱۳۴۸/۱۳۴۹/۱۳۵۰/۱۳۵۱/۱۳۵۲/۱۳۵۳/۱۳۵۴/۱۳۵۵/۱۳۵۶/۱۳۵۷/۱۳۵۸/۱۳۵۹/۱۳۶۰/۱۳۶۱/۱۳۶۲/۱۳۶۳/۱۳۶۴/۱۳۶۵/۱۳۶۶/۱۳۶۷/۱۳۶۸/۱۳۶۹/۱۳۷۰/۱۳۷۱/۱۳۷۲/۱۳۷۳/۱۳۷۴/۱۳۷۵/۱۳۷۶/۱۳۷۷/۱۳۷۸/۱۳۷۹/۱۳۸۰/۱۳۸۱/۱۳۸۲/۱۳۸۳/۱۳۸۴/۱۳۸۵/۱۳۸۶/۱۳۸۷/۱۳۸۸/۱۳۸۹/۱۳۹۰/۱۳۹۱/۱۳۹۲/۱۳۹۳/۱۳۹۴/۱۳۹۵/۱۳۹۶/۱۳۹۷/۱۳۹۸/۱۳۹۹/۱۴۰۰/۱۴۰۱/۱۴۰۲/۱۴۰۳/۱۴۰۴/۱۴۰۵/۱۴۰۶/۱۴۰۷/۱۴۰۸/۱۴۰۹/۱۴۱۰/۱۴۱۱/۱۴۱۲/۱۴۱۳/۱۴۱۴/۱۴۱۵/۱۴۱۶/۱۴۱۷/۱۴۱۸/۱۴۱۹/۱۴۲۰/۱۴۲۱/۱۴۲۲/۱۴۲۳/۱۴۲۴/۱۴۲۵/۱۴۲۶/۱۴۲۷/۱۴۲۸/۱۴۲۹/۱۴۳۰/۱۴۳۱/۱۴۳۲/۱۴۳۳/۱۴۳۴/۱۴۳۵/۱۴۳۶/۱۴۳۷/۱۴۳۸/۱۴۳۹/۱۴۴۰/۱۴۴۱/۱۴۴۲/۱۴۴۳/۱۴۴۴/۱۴۴۵/۱۴۴۶/۱۴۴۷/۱۴۴۸/۱۴۴۹/۱۴۵۰/۱۴۵۱/۱۴۵۲/۱۴۵۳/۱۴۵۴/۱۴۵۵/۱۴۵۶/۱۴۵۷/۱۴۵۸/۱۴۵۹/۱۴۶۰/۱۴۶۱/۱۴۶۲/۱۴۶۳/۱۴۶۴/۱۴۶۵/۱۴۶۶/۱۴۶۷/۱۴۶۸/۱۴۶۹/۱۴۷۰/۱۴۷۱/۱۴۷۲/۱۴۷۳/۱۴۷۴/۱۴۷۵/۱۴۷۶/۱۴۷۷/۱۴۷۸/۱۴۷۹/۱۴۸۰/۱۴۸۱/۱۴۸۲/۱۴۸۳/۱۴۸۴/۱۴۸۵/۱۴۸۶/۱۴۸۷/۱۴۸۸/۱۴۸۹/۱۴۹۰/۱۴۹۱/۱۴۹۲/۱۴۹۳/۱۴۹۴/۱۴۹۵/۱۴۹۶/۱۴۹۷/۱۴۹۸/۱۴۹۹/۱۵۰۰/۱۵۰۱/۱۵۰۲/۱۵۰۳/۱۵۰۴/۱۵۰۵/۱۵۰۶/۱۵۰۷/۱۵۰۸/۱۵۰۹/۱۵۱۰/۱۵۱۱/۱۵۱۲/۱۵۱۳/۱۵۱۴/۱۵۱۵/۱۵۱۶/۱۵۱۷/۱۵۱۸/۱۵۱۹/۱۵۲۰/۱۵۲۱/۱۵۲۲/۱۵۲۳/۱۵۲۴/۱۵۲۵/۱۵۲۶/۱۵۲۷/۱۵۲۸/۱۵۲۹/۱۵۳۰/۱۵۳۱/۱۵۳۲/۱۵۳۳/۱۵۳۴/۱۵۳۵/۱۵۳۶/۱۵۳

تاریخ و سیر

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

د بزرگان دین کے نورانی کردار کی ایک جھلک

از شیخ احمد نائیر ڈوکن

ان سے بھی فرقہ خلافت حاصل کی۔

ایک روز آپ اپنے مریدوں کے
دوسرے کیلئے وئے خیر

کے کہنا سے پہنچے تو دیکھا کہ چند نوجوان اداشوں کی ایک جماعت گانے
بجائے اور شراب پینے میں مشغول ہے، جب انہوں نے آپ کو دیکھا
ساتھیوں کو اپنی طرف سے گزرتے ہوئے دیکھا تو مذاق کرنا شروع
کیا۔ آپ کے مریدوں نے عرض کیا کہ حضرت ان گنہگاروں کے لئے
بڑھایا کیلئے کہ سب دھبہ میں ڈوب مریں، آپ نے فرمایا کہ ہاتھ اٹھا
پھر دعا کی کہ الہی جس طرح تو نے اس دنیا میں انہیں خوش و خرم رکھا
ہے، اس دنیا میں بھی انہیں محروم نہ رکھنا اور وہاں بھی انہیں عیش و
لذت عطا نہ کرنا، مریدوں کو اس بات سے بڑا تعجب ہوا، مگر وہ گویا
تھی کہ نوجوانوں کو اپنی حرکت پر سخت ندامت ہوئی، انہوں نے گانے
بجانے کا سامان توڑ ڈالا، شراب پینے کی دی اور روئے ہوئے قدموں پر
گور کر دی کہ آپ نے اسے ساتھیوں سے ارشاد فرمایا، کیوں تم نے
دیکھا بغیر ڈوبے سب کی مراد برآئی۔

حرم و شفقت

سزئی سقلائی آپ کے مرید تھے، وہ فرماتے
ہیں کہ میں نے عید کے روز حضرت معروف
کو کھجوریں چرتے ہوئے دیکھا، پوچھا کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں، فرمایا
ایک تیم لڑکا درہا تھا، میں نے اسے کاسبب پوچھا، تو وہ بولا کہ
دوسرے لڑکے کو تھی لڑکا کا پہننے ہوئے ہیں مگر میرے پاس نہیں ہے

معروف نام، ابو یوسف کنیت، والد کا
نام نیز دزیا فیروزان تھا، بغداد میں

ایک محلہ ہے کرخی، وہاں کے باشندے تھے، اس لئے کوئی کہلائے

آپ کے والدین عیسائی تھے، انہوں

والدین اور آپ کا بچپن

آپ کو ایک عیسائی معلم کے سپرد کیا

جب اس نے کہا کہ تلامذہ یعنی حدیث میں کاتیسرا پڑھنا ہے

جواب دیا نہیں وہ تو واحد دیکھتا ہے، ہر چیز معلوم کہتا کہ وہ تلامذہ

تلامذہ، مگر آپ ہی کہتے کہ نہیں وہ ایک ہے، استاد نے بہتیرا مارا

مگر آپ ہی کہتے گئے، ایک با ما استاد نے غضبناک ہو کر بہت سخت

مار ماری جس سے آپ بھاگ نکلے اور سیدھے امام علی بن موسیٰ

رضا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ کر مشرف باسلام ہوئے۔ ماں

باپ کو آپ کے چلے جانے کا حال معلوم ہوا تو وہ بہت پریشان

دیکھیں ہوئے، انہوں نے حسرت سے کہا کہ کاش وہ پھر آتا۔ وہ

جس دین پر ہوگا ہم وہی دین اختیار کریں گے، حضرت شہزاد مسلمان

ہو کر گھر پہنچے اور دستک دی، آواز آئی کہ کون ہے؟ آپ نے اپنا نام

بتایا، والدین نے یہ پتلا پوچھ کر دیکھا کہ کون سے دین پر ہو؟ آپ نے

فرمایا دین محمد پر۔ یہ سنکر ماں باپ دونوں مسلمان ہو گئے، ایمان

لانے کے بعد حضرت مشرف ایک مدت تک حضرت امام کی خدمت میں

رہے اور تربیت حاصل کر کے فرقہ خلافت سے مشرف ہوئے، پھر

حضرت ادرہ طائی کی خدمت و صحبت سے مستفیض ہوئے رہے، اور

میں بگڑیں اس لئے ہیں رہا ہوں کہ ان کو چیکر اس کے لئے اخروٹ خریدیں تاکہ وہ اس سے کھیلے اور نہ روئے۔

سزئی سقلی کا بیان ہے کہ میں نے یہ بات سنا کر عرض کیا آپ بیٹھ کر ہیں، یہ کام میں انہام و بدوں گا، آپ نے اجازت دے دی چنانچہ میں اس لئے کو اپنے گھر لے گیا، اسے نیا لباس پہنایا اور کھانے پینے کی بہت سی چیزیں دیں جس سے وہ بہت خوش ہوا، اللہ تعالیٰ نے میری اس نیکی کے بدلے میرے دل کو متور کر دیا اور میری حالت ہی بدل گئی۔

خیریت

ایک ماموں شہر کے حاکم تھے، ایک مرتبہ ان کا گذر کسی دروازے میں ہوا، کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت معروف بیٹے روئی کھا رہے ہیں اور ایک کتا آپ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے، آپ ایک لڑائی دکھاتے ہیں اور ایک لڑائی اس کے منہ میں دیتے ہیں، آپ ماموں نے کہا ”تم کو شرم نہیں آتی کتے کے ساتھ روئی کھا رہے ہو“ آپ نے جواب دیا کہ ”میں شرم ہی کے سبب تو اس کو روئی کھلا رہا ہوں، اگر شرم نہ آتی تو خاری روئی میں خود کھا لیتا اور اسے بھوکا رکھتا“ یہ بات سنا کر آپ کے ماموں بہت شرمندہ ہوئے۔

طہارت

ایک مرتبہ آپ کا وضو جاتا رہا تو آپ نے فوراً تمیز کر لیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ حضرت وجہ سامنے ہوا آپ نے تمیز کیوں کیا، جواب دیا کہ ہوسکتا ہے میں وہاں پہنچے پہنچے راہ ہی میں مر جاؤں۔

علم و فضل

ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل سے ان کا حلیہ نے سنے پوچھا کہ کیا حضرت معروف عالم بھی تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بیشک ان صحابہ سے اس علم و بصیرت اللہ ان کے پاس تو علم کی جتنی بھی خدا کا خوف ہو جو ہے۔

خوف خدا

یحییٰ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ آپ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا جب آپ نے الحمد للہ ان لا الہ الا اللہ کہا تو مارے وحشت و خوف کے آپ کی داڑھی اور زونوں کے بال کھڑے ہو گئے، یہی وجہ ہے کہ وہ اذان بھی دیتے اور اقامت بھی کہہ لیتے۔ لیکن نماز پڑھانے کی جرأت وہ کبھی نہ کرتے۔

عبادت کا اختتام۔۔۔ شب و روز عبادت میں مشغول رہتے

تھے۔ لیکن اس کا اظہار کبھی نہ کرتے اور حتی الوسع اسے غیبی رکھنے کی کوشش کرتے۔ ان کے مرض و فاقات میں ایک دفعہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ آپ اپنے روزوں کی نسبت کچھ بیان فرمائیے، کچھ لگے حضرت یحییٰ ایسا روزہ رکھتے تھے، مسائل بولا کہ میں آپ کے روزوں کی نسبت پوچھتا ہوں، فرمایا، حضرت داؤد اس طرح روزہ رکھتے تھے، مسائل نے کہا میں تو آپ کے روزوں کی نسبت پوچھ رہا ہوں، آپ نے جواب دیا، آنحضرت اس طرح روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب مسائل نے اس مرتبہ بھی اپنے اسی سوال کا اعادہ کیا تو فرمایا رہا میں تو میں ہمیشہ روزے سے رہتا تھا، لیکن اگر کوئی شخص میری دعوت کرنا تو میں کھانا کھا لیتا تھا اور یہ نہیں کھاتا تھا کہ میں روزہ سے ہوں۔

نیکی

ایک دن آپ نفل روزے کی حالت میں تشریف لے رہے تھے۔ راستہ میں ایک سقیا یا نی پلا ہوا تھا، کھانا کھا کر خدا اس شخص پر رحم کرے جو یہ پانی پیئے۔ آپ آگے بڑھے اور اس سے پانی لے کر پینا لیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کو روزہ دار تھے آپ نے روزہ کیوں توڑ دیا۔ فرمایا روزہ کی تقاضا ہو سکتی ہے، لیکن کیا عجب ہے کہ اس کی دعا قبول ہو اور پانی پیئے کی وجہ سے خدا نے تعالیٰ بھیرو رحم کرے، جب آپ نے وفات کی تو کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا، پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا ہے اس سقیا کی دعا کی برکت سے بچشدا۔

قناعت پسندی

حیسا برا بھلا کھانا آپ کے سامنے لایا جاتا تھا، تسرا لیتے۔ کبھی انکار کرتے فرماتے کہ اپنے مالک کے گھر جہاں ہوں، حسیا دیتا ہے کھا لیتا ہوں، نہیں دیتا ہے صبر کر لیتا ہوں۔

مقبولیت

آپ اس درجہ ہر و عزیز تھے کہ لوگ اپنے بچوں کے نام آپ کے نام پر رکھتے تھے تاکہ حضرت ہم نامی سے برکت حاصل کریں، سفیان بن عیینہ کی خدمت میں بغداد کا ایک وفد حاضر ہوا انہوں نے پوچھا کہ تمہارے عالم اجل کا کیا حال ہے، اہل وفد نے کہا وہ کون؟ انہوں نے فرمایا معروف۔ انہوں نے کہا بخیریت ہیں، فرمایا ”جب تک وہ زندہ ہیں رہیں گے اجل بغداد بخیریت رہیں گے“

ملفوظات

لوگوں نے پوچھا کہ ہم کس چیز سے عبادت کا ذوق پیدا کر سکتے ہیں؟ فرمایا دنیا کی محبت دل سے دور کرو، کیونکہ اگر دنیا کی کسی چیز کی ذرا سی محبت بھی تمہارے دل میں باقی رہے گی تو تم جو سجدہ کرو گے وہ دراصل اسی چیز کو کرو گے۔

لوگوں نے محبت کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ ”محبت سیکھنے کی چیز نہیں، یہ عدا کا نفل و کرم ہے جسے چاہے عطا فرمائے“ حضرت ستری متعلقی کہتے ہیں، حضرت معروف نے محمد سے فرمایا کہ ”جب تک خدا تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو یوں کہو یا رب بہ حق معروف کو فرمائی میری یہ حاجت پوری کر، دعائی المغور قبول ہوگی“ فرمایا جو ان بردی تین چیزوں میں ہے، وہ قائلے بخلاف ستائش سب سے خود اعلا سے سب سے سوال۔

فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی گرفت کرنا چاہتا ہے تو اس کو اپنے نفس کے کام میں لگا دیتا ہے، جو ظاہر ہو کر اس کیلئے مفید نہیں۔“

فرمایا ”بیفائدہ گفتگو کرنا گمراہی کی علامت ہے“ فرمایا ”بغیر عمل کے بہشت کی طلب کرنا گناہ ہے۔ بغیر محنت کی بچکھاٹت کے شفاعت کی امید رکھنا ایک قسم کا فردوس ہے اور نافرمانی (کہ حالت میں رحمت کا امیدوار ہونا نادانی و بوجھ قوی ہے۔

فرمایا ”تصوف کے معنی ہیں عقائد کا اختیار کرنا، و عقائد کا بیان کرنا، اور جو چیز فلائین کے ماتھے میں ہے اس سے نا امید ہو جانا۔“

فرمایا ”ریا کار عاشق کبھی متلاش نہ پائے گا“ فرمایا ”میں ایک ایسا راستہ جانتا ہوں جو خدا سے قریب کرنے والا ہے، اور وہ یہ ہے کہ کسی سے کچھ نہ مانگے، اور نہ کچھ اپنے پاس رکھے کہ کوئی اس سے مانگے۔“

فرمایا ”اگر عارف کے پاس کچھ دین دولت نہ ہو تو پورا نہیں کیونکہ وہ خود مرایا لغت ہے۔“

فرمایا ”زبان کو تعریف سے اسطرح سوجھاؤ جس طرح جوس بچا سکتا ہو۔“

آخری وصیت۔۔۔ انتقال سے پہلے جب آپ بیمار تھے

تو حضرت ستری متعلقی نے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرمائیے۔ ارشاد ہوا کہ جب میں مر جاؤں تو میرا پیرا بن خیرات کو دینا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے اس طرح بے بہرہ جاؤں جس طرح دنیا میں بے بہرہ آیا تھا۔

وفات

ستائش یا سلام میں آپ نے یہ مقام بخدادوقات پائی۔ آپ کی وفات پر مختلف مذاہب کے پیروں نے دعویٰ کیا کہ ہم ہی آپ کا جنازہ اٹھائیں گے۔

آپ کے خادم نے کہا کہ حضرت شیخ نے فرمایا تھا ”موقوم میرا جنازہ زمین سے اٹھائے بس وہی میری تجویز و تکلیف کرے“ چنانچہ آپ کا جنازہ اہل اسلام کے علاوہ کوئی اور نہ اٹھا سکا اور مسلمانوں ہی نے آپ کے تمام مراسم تجسینہ و تکفین ادا کئے۔

آپ وفات کے بعد ”تربیا ک مجرب“ مشہور ہوئے، اب بھی آپ کی قبر شریف کے پاس دعا مقبول ہوتی ہے اور جو شخص بھی اپنی حاجت لے کر وہاں جاتا اور خدا سے دعا کر لے خدا اپنے نفل اور آپ کی برکت سے اسے پوری کر دیتا ہے۔

شیخ ستری متعلقی فرماتے ہیں ”میں نے حضرت معروف کو آپ کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ عرش کے نیچے درجوش پڑے ہیں، میں نے حق تعالیٰ کی طرف سے ایک ندا سنی کہ فرشتو! تم جانتے ہو کہ یہ کون ہے؟ انھوں نے عرض کیا خدا یا تو سب سے زیادہ چلنے والا ہے۔ آواز آئی کہ یہ مصروف ہے جو ہماری محبت میں بخود ہو گیا ہے، اب وہ ہمارے دیدار کے بغیر پوروش میں نہ آئے گا۔“

ایک

آنکھوں کی روشنی کیلئے
صرف ایک پیسہ یورپ کا
خرچ!

دو ڈاکٹر۔ جو مشرقی طریقہ علاج کو حقیر سمجھتے تھے
اب سرمہ دسترنجف استعمال کرنے لگے ہیں۔
دھات کے محفوظ خول میں مضبوط شیشی تازگی اور
حفاظت کی گارنٹی ہے۔

طلب کرنے پر خالص جستی کیمیائی اسلامی بھی بھیجی جاتی ہے
جس کی قیمت دو آنے ہے۔

یاد رکھئے! سرمہ درجف لگتا نہیں ہو
اور اگر لگے تو سمجھ لیجئے آنکھوں کا میل
کچیل کاٹ رہا ہے۔



مزید تفصیلات ٹائٹل کی کسی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے۔

اکثر شہروں میں
ہمارے ایجنٹ
موجود ہیں
ان سے خرید سکتے ہیں
آپ کو ڈاک خرچ
کی بچت ہوگی اگر
نہ تو ذیل کے پتہ
سے طلب فرمائیے

اس پتہ سے طلب فرمائیے۔ دارالفیض رحمانی دیوبند ضلع سہارنپور دیوبند

(مستقل عنوان)

پندرہویں باب

ازملاہ ابن العربی

تاریخ نوشتہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء۔

اطلاع ہے کہ:-

"سرکارِ اہل تبار نے منگلری کے ایک معروف عالم دین جناب مولانا حبیب اللہ کو ایسی مذہبی تقریر کرنے سے منع کر دیا ہے جس میں مکی حکمرانوں کی توہین کا اشارہ بھی پایا جاتا ہو۔"

ایسے ہی ایک موقع پر اکبر الہ آبادی نے کہا تھا:-
دنیوں نے ریش لکھوائی جا کر رنج بھائی ہیں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

بات یہ ہے حضور کہ پاکستان ہے مملکتِ اسلامیہ۔ اسلئے اور باپِ اقتدار ہیں اولوالامر۔ اور اولوالامروں کے خلاف کسی بھی صورت میں کوئی لفظ منہ سے نکالنا امامِ غلام محمد اور امامِ الامتہ مسکنِ رمزا اور امامِ فلاں امینِ ظنن رحمہم اللہ اجمعین سب کے نزدیک بالاتفاق ناجائز ہے۔ درختِ خمار اور عالمگیری اور شرح چغتئی وغیرہ کے نئے پاکستانی ایڈیشنوں میں یہ مسئلہ صاف لکھ دیا گیا ہے کہ اولوالامر یعنی کرسی نشین حضرات کے خلاف ایک لفظ کہنا گویا ناموسینِ خدا اور ظلمِ آہنی کے خلاف کہنا ہے۔ اور اس کی سزا بالاجماع قید سے لے کر پھانسی تک ہے۔

پس جو چیز تمام ائمہ کے اتفاق سے ثابت ہو کر کتبِ فتاویٰ میں درج ہو گئی اور اجماعِ امت کے درجہ کو پہنچ گئی اس کے حق اور صواب ہونے میں کیا شک رہتا ہے۔ بٹے فتنہ پرداز ہیں وہ لوگ جو اس کے خلاف چون دچرا کرتے ہیں۔

دوسری اطلاع ملاحظہ فرمائیے:-

"گراچی میں جماعتِ اسلامی کے کارکنوں کو سندھ کے ہاکٹ آفریں سیلاب میں تباہ ہونے والے مظلوم و بے سہارا بھائیوں کے لئے اعانت فراہم کرنے کی اپیل کی غرض سے لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔"

کیوں دی جاتی؟ جماعتِ اسلامی کو کیا خدمتِ خلق کا ٹھیکہ ملا ہوا ہے؟ کون ہوتی ہے جماعتِ اسلامی کہ لبرل سرکاری منظور اور برصغیر و لائسنس کے وہ معیبت زدوں کی مدد کرنے دوڑے۔ کیا حق ہے جماعتِ اسلامی کو کہ رعایا کی خدمتِ ربوبیت کا جو فتاویٰ حق سرکارِ علیہ الرحمہ کو ملا ہوا ہے اسے اپنی ہاتھ میں لے دیکھتے نامہ دنیا کے ہر ملک میں یہ قانون ہے کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا عوام کے لئے جائز نہیں۔ خود اسلام کا بھی ایسی قانون ہے۔ تب ایک پیدائشی اسلامی مملکت میں یہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے کہ جماعتِ اسلامی کے سر بھرے لوگ خدمتِ خلق اور امدادِ مظلوم کا وہ قانون جس کا بوجھ گریہ نشینوں کے شانوں پہ ہے اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ ایسا کرنا گناہ ہے۔ حیرت ہے۔ فتنہ انگیزی ہے۔ اس کا ایک بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ جماعتِ اسلامی اگر بے غرض خدمتِ خلق سے عوام میں مقبولیت حاصل کر لے گی تو وہ تمام قومی دولتِ صنایع بوجھائے گی جو بچا ہے کہ کسی نشین اسے غیر مقبول اور نامرغوب بنانے میں صرف کرتے ہیں۔ آخر سر حکومت کی ذمہ داریاں اور مشکلات بھی دیکھتے۔ بیجاری کس کس

بار پونج وصال منائیں تب بھی زندگی بھر فراغت نہیں ہوگی۔ پونج وصال سے نصرت ہو تو پونج ولادت منائے۔ پونج ولادت منائیں تو عرس وغیرہ کیجئے۔ تو ایلیوں کی گھنٹیں جمانے۔ امام حسین کا ماتم کیجئے۔ گاندھی جی کا "شہادت ڈے" منائے۔ اس سے فارغ ہوں تو منیاد کیجئے۔ تاش کیجئے۔ جب سب اعمال نیک سو فارغ ہوئیں تو اسلام اور اشتراکیت کو ایک ثابت کرنے میں لگ جائیے مرنے کے بعد جنت آپ کے باپ دادا کی ہے ہی۔ مزید تفصیل مطلوب ہو تو شاعر نے صاف بتا دیا ہے کہ۔

بتائیں ہم تمہیں مرنے کے بعد کیا ہوگا
بلاؤ دکھائیں گے اجباب فاتحہ ہوگا



۴۴ اراکتوبر ۱۹۵۵ء :- مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنوبو نے مغربوں سے فرمایا۔

"ہزاروں جرمنی قیدی روسی جیلوں میں مر گئے۔" غم کیوں کرتے ہیں ڈاکٹر صاحب۔ شکر کیجئے کہ کچھ تو بد نصیب موت کی عنایت سے اُس بدترین جہاد کی زندگی سے چھوٹ گئے جو جیل میں انھیں گزارنی پڑ رہی تھی۔ آپ کی تہذیب کا خاصہ ہی ہے کہ الفاظ تو خوبصورت اور شیر شوکت ہوں خواہ معافی کتنے ہی گھٹاؤ نے اور رکیک ہوں۔ آپ اسلام کو لوڈی غلاموں کا طعنہ دیتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کے لوڈی غلام اُن بد نصیب عورتوں اور مردوں سے ہزار درجہ بہتر زندگی گزارتے ہیں جو جنگ کے نتیجے میں بے سہارہ اور لاوارث رہ جانے کی وجہ سے ٹکے ٹکے میں عزت و عصمت فروخت کرتی ہیں۔ جو آپ کی جیلوں اور باڑوں میں جانوروں کے گٹے کی طرح لامحدود مدت کے لئے بند کر دیتے جاتے ہیں۔ اور ان سے وہ وہ شقیں لی جاتی ہیں کہ اگر اُن کا بس چلے تو ان شقیوں پر ہزار بار موت کو ترجیح دیں۔

شکر کیجئے ڈاکٹر صاحب کہ جنگی قیدی مر رہے ہیں۔ آپ کے مذہب فکر اور فلسفہ تہذیب و تمدن کے پاس جنگ کے بعد بے سہارہ ہو جانے والے کنبیوں اور جنگ میں گرفتار ہونے والے قیدیوں کا کوئی حل نہیں۔ جس حد تک آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کی حرکات شائستہ کو کوئی دیکھنے والا نہیں وہاں تک تو آپ قیدیوں

ترکیب سے اہل پاکستان کو جماعت اسلامی کی مضر توں اور قباضوں سے بچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ کہیں علماء کے سر مہر دلیفے ہیں۔ کہیں اہل قرآن علیہ المنزلت کی تھاہیں ہیں۔ کہیں امت مرزا نجد کو انعام و اکرام ہے۔ آخر سب قوم ہی کی خون پینے کی لکائی سے پور ہا ہے۔ اب اگر جماعت اسلامی مردود ہونے کے بجائے مقبول ہو گئی تو یہ سب خرچے بیکار جائیں گے۔ اور پاکستان کی سالمیت خطرے میں پڑ جائے گی۔ جمہوریت کی پیشانی پر داغ لگ جائے گا۔ ترقی پسند ملکوں کے سامنے شرم سے آنکھ نہ اٹھ سکے گی یہی باعث ہے کہ اب کے سال قربانی کی کھالوں کے باوے میں بڑے بڑے فتوے نکالنے پر اباب کار کو بڑی توجہ اور تخت صرف کرنی پڑی۔ آخر دیکھئے نا۔ جماعت اسلامی کی شرعہ النفس اور اقتدار کے بھوکے ممبران مالِ زکوٰۃ اور کھالیں وغیرہ جمع کر کے مریضوں کا مفت علاج اور صحت نردوں کی مفت امداد کرتے ہیں۔ یہ کہاں تک جا رہے ہیں ۹ اس سے ایک طرف تو خدا داد مملکت پاکستان کے عوام کو مفت خوری کی عادت پڑ جائے گی جسکے نتیجے میں پاکستان کی سالمیت اور جمہوریت کی عزت خطرے میں پڑ جانی ضروری ہے۔ دوسرے شریعت اسلامیہ میں زکوٰۃ کے لئے تملیک کی شرط جو فقہانے ٹھہرائی ہے وہ پوری نہ ہو سکے گی۔ حالانکہ شرعی احکامات کی حفاظت و نفاذ پاکستانی حکومت کا پہلا فرض ہے۔ لہذا فی الحال تو اس نے یہ رعایت کی ہے کہ برقعے کی آڑ سے کچھ تیر چلائے ہیں۔ اگر یہ کامیاب نہ ہوئے اور جماعت و اسلامی کا وقار بڑھتا ہی گیا تو حکم شرعی سے مجبور ہو کر حکومت بٹریاں اور زنجیریں لے کر سامنے آجائے گی۔

دراسترا کتنی ہشکس دور میں ہیں۔ بیجاری سرکار پاکستان کو اور کتنی محنت کرنی پڑتی ہے اسے مفاد عامہ کے لئے۔ اللہ ہی کے یہاں اسکا اجر ملے گا۔



۱۳ اراکتوبر ۱۹۵۵ء :- نئی دہلی میں حضرت شاہ ولی اللہ کا ۱۹۸ داں پونج وصال منایا گیا۔

منائے جانیے پونج وصال۔ خدا کے فضل سے امت اسلامیہ میں اتنے بزرگ اور بڑے لوگ گذرے ہیں کہ آپ دن میں تین

کہوت کے گھاٹ اُتار دیتے ہیں۔ اس کے بعد حبِ خیال کہتے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں قیدیوں کو قتل کر دینے میں آپ کی رسوائی ہوگی تو بجائے قتل کے انھیں باڑوں اور جیلوں میں اس طرح داخل کر دیتے ہیں جس طرح مرغیاں ڈربے میں داخل کی جاتی ہیں۔ بلکہ مرغیاں تو پھر کئی طرح کی احتیاطیں ملحوظ رکھ کر داخل کی جاتی ہیں۔ کیونکہ مرغی واسے نے ان پر رقم لگانی ہوتی ہوتی ہے۔ لیکن آپ ان قیدیوں کے معاملہ میں کوئی احتیاط نہیں برتتے۔ بلکہ حتیٰ الوسع بے احتیاطی اور بے رحمی سے کام لیتے ہیں۔ پھر ایسے ایسے خوفناک کام ان سے لیتے ہیں کہ جن کے سننے ہی سے خمیر انسانی کو رعبہ آجاتا ہے۔ آپ انھیں جالور سے بدتر کھانا اور کیڑوں کوڑوں سے بدتر لمبر اوقات عنایت فرماتے ہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ یہ گھٹ گھٹ کر مر جائیں تاکہ آپ پر الزام بھی نہ آئے اور جنگ کی پیدا کردہ الجھن بھی دور ہو۔

پس یہ دکھانے کا غم جو آپ قیدیوں کی موت پر ظاہر فرماتے ہیں اس کے لئے امریکہ کی طرف سے بہت بہت شکریہ ادا کیے ہوئے خوش نصیب ہیں آپ اور آپ کی تہذیب کہ لاکھوں بے گناہ شہریوں کو بچوں اور گولوں سے ملیا میٹ کر کے اور لاکھوں عورتوں کی عصمتیں آجائز کر اور لاکھوں افراد کو عرصہٴ حیات میں بے سہارہ و مفلوج تھوڑے اور ہزاروں جنگی قیدیوں کو دنیا بھر کی ساری اذیتیں اور سختیوں عطا کر کے بھی انسانیت کے خدام امن کے دیوتا اور شرافت و تہذیب کے پیکر ہیں۔ اور ہر سے بد نصیب ہیں مسلمان اور ان کا اسلام کہ غیر فوجی (شہری) افراد کے قتل کو ممنوع قرار دینے، بچوں عورتوں اور بوڑھوں کا لحاظ رکھنے، ایک بھی عصمت درمی کو حرام ٹھہرانے اور جنگی قیدیوں میں سے بے ضرر قیدیوں کو چھوڑ دینے اور خطرناک قیدیوں کو باڑوں میں ٹھونسے کی بجائے اپنی تربیت و صحبت میں رکھ کر اخلاق حسنہ سکھانے کی تعلیم دینے اور بے سہارہ عورتوں کو فاحشہ اور طوافت بنانے کے عوض اثباتِ نسب اور صلاح و فلاح کا انتظام کرنے کے باوجود انسانیت کا دشمن رجعت پسند غیر تہذیب اور فرسودہ ہے!

۱۵ اکتوبر ۱۹۵۵ء - لندن میں مسٹر محمد علی (سفر برائے امریکہ) نے فرمایا۔

”دنیا کے سامنے آج سب سے بڑا مسئلہ کشمیر ہے۔“
دنیا سے مراد غالباً راولپنڈی یا کراچی ہے!
بے شک کشمیر جنتِ نظیر زمینوں اور آسمانوں میں مقامِ ہی ایسا مقدس اور کریم ہے کہ اگر دنیا سے مراد تمام دنیا بھی لے لیں تو مسٹر محمد علی کی بات دو سو فیصدی درست ہی رہتی ہے دیکھئے نا۔ تمام دنیا کو خصوصاً امریکہ و روس کو ہندو پاک سے بے پناہ عشق ہے اور عشق کا خاتمہ ہے کہ عاشق کی نگاہ میں عیب کی ذات اور اس سے متعلق ہر چیز ہر مسئلہ ہر بات اتھانی آہم ہوتی ہے پس اگر تمام دنیا انگریز اور مراٹھوں اور قبرص اور مصر و اسرائیل کے مسائل کو ضمنی درجہ دے کر مسئلہ کشمیر ہی کو سب سے بڑا اور اہم مسئلہ سمجھے تو مضائقہ کیا۔

ایک مطلب اور بھی ہو سکتا ہے سابقِ فضیلت مآب مسٹر محمد علی کا۔ جس طرح چاند سورج گھومتے گھومتے کبھی زمین کے سامنے آجاتے ہیں کبھی اسی طرح دنیا کے مسائل گھومتے گھومتے دنیا کے آگے چھپے ہوئے رہتے ہوں گے۔ چنانچہ زمین ممکن ہے کہ جس وقت مسٹر محمد علی نے یہ بات فرمائی اس وقت اسی تمام مسائل دنیا کے چھپے ہوں اور صرف مسئلہ کشمیر سامنے آ رہا ہو۔

اے محمد علی صاحب! بچ کھائے جائے اور زمین کی ذلتی بجائے جائے۔ جس طرح آپ پہلے سفر تھے۔ پھر وزیر بنے پھر سفیر بن گئے اسی طرح یہ مسئلہ کشمیر بھی کوٹھو کا بل ہی ہے۔ جہاں سے چلتا ہے لوٹ پھیر کر وہیں آیتلے۔ بڑے اور چھوٹے ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔

۱۶ اکتوبر ۱۹۵۵ء - ایک خان صاحب نے۔ ان کے اہلکے کہا۔

”خان صاحب! آج سے تمہیں در بانی سے ہٹا کر دستدر میں نشی بنا دیا گیا ہے اور خواہ دو گنی کر دی گئی ہے۔“
خان صاحب نے کہا کہ حضور مجھے دو گنی تنخواہ کی نشی گیری نہیں چاہئے۔ مجھے تو خان صاحب ہی کہا جائے خواہ در بانی کو بھی

بدتر کوئی جگہ ہو۔

تو بالکل بھی معاملہ موجودہ مغربی تہذیب کا ہے۔ وہ کہتی ہے۔ جنگی قیدیوں کو غلام کا نام مت دو۔ خواہ ان سے جانوروں سے بدتر سلوک کرو۔ عورتوں کو کنیز نہ بناؤ خواہ انھیں مادر زاد نہ لگا کر کے فوجیوں کا قلمہ بنوادو۔ خواہ وہ ایک ایک ٹکڑے کیلئے در در اپنی عقمتیں تجتی پھریں۔ دو بیویوں کا نام مت لو خواہ مرد بغیر دوسری شادی کے صحیح و نام نہ لگا کر ناچھے۔

اب شہر محمد علی سابق وزیر اعظم پاکستان کا معاملہ ملاحظہ کیجئے۔ ان کی دوسری بیگم مس عالیہ سعید پہلے ان کی پرائیویٹ مسکریٹری تھیں پھر عوامی بن گئیں۔ بیوی بننے سے پہلے شہر محمد علی ان کے ساتھ چھ ماہ کے لئے کسی کو کوئی اعتراض نہ تھا۔ حالانکہ اسل اعتراض کی صورت وہی تھی۔ شہر محمد علی نے بدکاری و معصیت کی بجائے نکاح کر کے خدا کے عذاب سے خود کو بچا یا تو پاکستان بھر میں وہ شور مچا کہ جیسے ہزاروں ٹن ڈائنامیٹ پھٹ پڑا ہو۔ اسی کا نام ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

۶ مارچ ۱۹۵۵ء۔ نئی دہلی۔ حکومت ہند کے ریویو بورڈ نے تہذیبوں کے موقع پر رعایتی ٹیکسوں کا اعلان کیا جو بعض معاصر شہرکامیت کرتے ہیں کہ ریویو بورڈ نے اقلیتوں کو نظر انداز کر دیا۔ عیسائے میلاد النبی عبد الغفر عید الفطری اور گرو نانک کے یوم پیدائش پر بھی رعایتی ٹیکس جاری ہونے چاہئیں۔

میں اہل عرب کی عرض کروں گا کہ اول تو الزام ہی کچھ فیصدی غلط ہے۔ یعنی بورڈ نے دسمبر سے اور دہلی کے علاوہ کریسمس کے لئے بھی رعایتی ٹیکس جاری کئے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا تہوار ہے اور عیسائی یقیناً اقلیت ہیں اگر امریکہ و انگلینڈ کی آبادی شامل نہ کی جائے۔

دوسرے الزام صحیح بھی ہو تو حضور یہ فرمائیں کہ کرسی نشینوں اور جمہوریت کے اوتاروں نے کب کب اور کہاں کہاں اقلیتوں کو نظر انداز نہیں کیا جو اس ایک معاملہ میں فسادی کی

جاری ہے۔ آئو کا معاملہ ملاحظہ فرمائیے۔ گائے کشی کا مسئلہ دیکھئے۔ سرکاری ملازمتوں میں اقلیتوں کے تناسب پر نظر کیجئے۔ شادرات کے پس منظر اور نتائج پر نگاہ ڈالئے۔ آخر کہاں کہاں آپ رونارہیں گے۔ وفادار وہ ہے جو جفاؤں کو صبر سوجھی جا اور وفاداروں کے گن گائے۔ محبوبہ جمہوریت کی طرف سے جہاں آپ پر چند محبت آمیز جفاؤں کا درد ہے وہاں اس کی ناپس بھی تو دیکھئے۔ اسے ابھی آپ کے آٹھ مولویوں کو ہزاروں روپوں سے کٹے شینے کا سفر کر آیا یہ کچھ کم ہے۔ دستور میں آپ کے تمام شہری حقوق ادا کئے یہ کچھ کم ہے۔ آپ کے بعض رہنماؤں کو پارلیمنٹ کی ممبری بخشی یہ کچھ کم ہے۔ آپ کے جلال الملک والدین حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کو وزارت تعلیم کا منصب جلیلہ مرحمت کیا یہ کچھ کم ہے۔ آپ کی مسجد میں آپ کے مقبرے سہی سلامت ہیں آپ نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔ قرانی گاہ سکتے ہیں عید منا سکتے ہیں۔ پاکستان جاسکتے ہیں۔ بازار میں خود چھو لگا سکتے ہیں۔ جمعیت العلماء کے ممبر بن سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ حضور دن چاہے زندہ رہ سکتے ہیں۔

ان تمام خانیوں اور آزادیوں کے باوجود اگر آپ شکایتوں کے دفتر لئے بیٹھے رہیں گے تو دنیا تو خراب ہوتی ہی عاقبت بھی خراب ہو جائے گی۔ دھن جو جمہوری حکومت کی سلامت رہیں ہمارے اولوالامر۔ جگ جگ جینے ریویو بورڈ کہ اس کی عنایت اور رحمدلی سے مسلمان بلا تکلف دہلی میں سفر تو کر سکتے ہیں۔ فرض کیجئے امریکن ہوٹلوں اور ریویوں کی طرح کہ وہاں گوروں کے ساتھ کالے امریکنوں کو ہم صحبت پڑنے کی اجازت نہیں۔ ہمارا ریویو بورڈ بھی مفاد عامہ اور تحفظ ملک کی خاطر مسلمانوں کے ڈبے علیحدہ کر دے۔ یا سرے سے سفر ہی کی اجازت نہ دے تو ہم یا آپ کیا کر سکتے ہیں۔

آپ کہیں گے کہ مسلمانوں کے سفر کرنے نہ کرنے سے مفاد عامہ اور تحفظ ملک کا کیا تعلق؟ میں عرض کروں گا کہ حضور جب گاؤں کشی کے مسئلہ کو اقتصادی مسئلہ ٹھہرایا جاسکتا ہو تو طاقت کی منظر سے کس باطل کو حق ثابت نہیں کیا جاسکتا؟ آخر اسی ملک کے اسکولوں میں تو وہ کتابیں بھی پڑھائی جا رہی ہیں

وہ الفاظ ہیں جو مس صاحب نے دستاویزی معاف۔ فلمی دنیا میں اس شادیوں کے بعد بھی عورت اس ہی رہتی ہے، اپنی درخواست میں درج فرماتے ہیں۔ وہ لکھتی ہیں:-

”..... وہ (میرے) یہاں شوکت حسین (مجھ پر تیزاب پھینک کر میری صورت سوج کر دیں گے۔ اور اس طرح مجھے اس قابل ہی نہ رہنے دیں گے کہ میں آئندہ کسی فلم میں اداکاری کر کر پاکستان کی خدمت کر سکوں۔“

آخری جملے کو دیکھئے۔ ہے نابالغ وہی لیدروں والا رنگ۔ نور جہاں باوجود ایکٹریس ہونے کے یہ باریک نکتہ جانتی ہے کہ ملک میں جو آرٹ قبول ہے اور جس کی سرپرستی اور باپ اقتدار فرماتے ہیں اس کے ذریعہ ٹیٹھ صاحب کو بھی کچھ نہ کچھ متاثر ضرور کیا جاسکتا ہے۔

اداکاری کے ذریعہ جس نور جہاں صاحبہ ملکیت اسلامیہ پاکستان کی کتنی عظیم خدمت کر رہی ہیں اس کا صحیح اندازہ تو کسی نیومیٹر امریکن نہیں ہی سے ہو سکتا ہے معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی طوائفوں کی نئی یونین کی صدر نے ایک جلسہ خاص میں اسی خدمت ملک و وطن کے سلسلہ میں یہ فرمایا کہ۔۔۔

”میرے مظلوم بہنو! ہم اپنے جسموں کو مشقت میں ڈال کر ان ضرورت مند پاکستانی بھائیوں کی روح کو چین اور دل کو لذت بختے ہیں جو بولوں کے ستارے ہوئے اور دفتروں کے تھکے ہوئے ہیں۔ ہم ضرورت مندوں کی ضرورت برداشت اور کیفایت پوری کرتے ہیں۔ پھر بھی یہ ظالموں کی ہمیں ستاؤ کے درپے ہیں۔ آؤ ہم متحد ہو کر ان مولوی ملاؤں کا بچہ نکال دیں اور جمہوریت کا احترام کرتے ہوئے پاکستان کی سالمیت کو ان تنگ دل لیڈروں کے پنجوں سے بچالیں۔“

تو بھائی جب طوائفیں تک اتنی وطن پرست اور ترقی یافتہ ہو گئیں تو مس نور جہاں کا کیا قصور اور قصور بھی ہو تو خرابیوں سے کو دیکھ کر خرابیوں سے رنگ بدلتا ہی ہے! تم کیا کرو ہم کیا کریں۔

جن میں شہر آن کو آنکھوں کے اقوال کا مجموعہ بتایا جاتا ہے۔ بتائیے اتنا بڑا جھوٹ اور افترا اگر باقاعدہ جزو تعلیم بن سکتا ہے تو مسلمانوں کے سفر کا مسئلہ کیوں مفاد عامہ کا مسئلہ نہیں بن سکتا۔ آج کل آرٹ کا زمانہ ہے۔ سب سے بڑا آرٹ ہی ہے کہ آنکھوں والوں کو اندھا کہو۔ عیاشی کا نام آزادی رکھو ظلم کو انصاف ٹھیراؤ۔ ہم کو لڈو بانو۔ جو چاہے کئے جاؤ اور نعرہ لگاؤ۔ گاندھی جی کی ہے۔ اسلام زندہ باد۔ ہندو مسلم بھائی بھائی۔ مسلم ہیں ہم، وطن ہے سارا جہاں ہمارا۔

.....

۸ اراکتور ۱۵۵۵ء۔ مشہور کہادت ہے کہ خرابیوں سے کو دیکھ کر خرابیوں سے رنگ پکڑتا ہے۔ اس کی ایک تازہ خوبصورت تفسیر ملاحظہ فرمائیے۔

مغربی فنکاری کی تقلید میں پاکستانی اور باپ اقتدار اور اصحاب فن کا قاعدہ رہا ہے کہ جو کچھ چاہے کئے جائیں مگر خدمت ملک اور جمہوریت اور اسلام کا وظیفہ ضرور پڑھے جائیں گے۔ گولی چارج اور مارشل لا جاری ہو تو عین خدمت خلق کے لئے۔ دستور ساز اسمبلی توڑی گئی تو محض خدمت ملک کے لئے۔ شراب اور طوائفوں کا وجود جمہوریت پسندی کے مدد و مدد کی وجہ سے باقی ہے۔ اور دروہ جام میں بھی یہ لوگ ایک آدھ جام اسلام کے نام پر چڑھاتے ہیں۔

تو ان کے اطوار دیکھ کر اگر ان کی رعایا بھی ایسا ہی طریقہ اختیار کرے تو یقیناً قابل اعتراض نہ ہوگا۔ چنانچہ مشہور فلم ایکٹریس نور جہاں صاحبہ نے جو پہلے ہندوستانی فلم میں نوجوانوں کے دلوں کی ملکہ تھیں اور اب پاکستانی نوجوانوں کے قلوب مومنہ کی دھڑکن ہیں۔ لاہور کی ایک عدالت میں اپنے شوہر شوکت حسین کے خلاف درخواست دی ہے کہ وہ میرے منہ پر تیزاب ڈال کر مجھے اس قابل کر دینا چاہتا ہے کہ میں فلموں میں کام نہ کر سکوں۔

شوکت و شکایت کی حد تک تو یہ کوئی قابل ذکر بات نہیں کہ فلمی دنیا میں کسی عورت کا سکون اور خاموشی کیساتھ کسی ایک مرد کی بیوی بنے رہنا ناممکن ہے۔ لیکن قابل ذکر تو

۱۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء۔ یہ تو آپ نے من ہی لیا کہ یو پی اور بہار گورنمنٹ نے ذبح گائے کے مسئلہ کو اقتصادی مسئلہ تسلیم کر کے گائے ذبح کرنے کو مجرم قرار دے دیا۔ خیر یہ معاملہ تو ایسا تھا کہ بغیر قانون ہی کے مسلمانوں نے گائے کشی بند کر دی تھی۔ اور بکریوں بھینسوں سے کام چلا رہے تھے۔ لیکن اب ہند پارلیمنٹ کی لوگ بھائیوں میں یہ نئی تجویز زیر بحث آئی ہے کہ ہندوستان بھر کے ہر مذہب اور ہر فرقے کے مردوں کو قتلانے اور صرف قتلانے کا قانون پاس کیا جائے۔ تائیدی دلیل یہ ہے کہ مردوں کو کندھوں پر اٹھا کر لیجانے اور انھیں دفن کرنے سے حفظانِ صحت کے اصولوں کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

آپ حیران ہوں گے کہ یہ دلیل ہے یا دعویٰ؟ حیران نہ ہوجئے۔ صاحبِ اختیار اور اقتدار لوگ جب کوئی عمل اور سو فیصدی غلط دعویٰ کرتے ہیں تو ان کا قاعدہ یہی ہے کہ دعویٰ کو دلیل بنا کر پیش کیے ہیں تاکہ ان سے دلیل نہ مانگی جا سکے پھر جیسے بھی آج کل کو کو جم کا زمانہ ہے، جب کو کو جم میں حیات بخش دماغ من لے بی سی ڈی ہو سکتے ہیں اور مونگ پھلی کا آٹا صحت کے لئے مفید ہو سکتا ہے تو مردوں کا جلانا کیوں صحت بخش نہیں ہو سکتا۔ منافقین نے دیکھا کہ گائے کشی بند کرنے سے اگر چھپلاؤں کی تھوڑی بہت تحقیر و نقیض ہو گئی۔ لیکن کوئی ایسی صورت پیدا نہ ہو سکی کہ انھیں مجبوراً اپنے مذہب کے خلاف کرنا پڑے۔ اسلام میں بہر حال گائے کشی کی قربانی ضروری نہیں۔ دوسرے جانور اس فرض کو پورا کر دیتے ہیں تب کوئی ایسی صورت نکالنی چاہئے کہ مسلمان چارواچار یا پنج مذہب کے خلاف کرنے پر مجبور ہوں۔ چنانچہ سوچتے سوچتے مردوں کی طرف نظر گئی اور جانی بھی چاہئے کہ تخریبی ذہن زندگی سے نفرت اور موت سے دلچسپی رکھتا ہے۔ سو چاکر لاؤ ایسا قانون بنواؤ کہ چارواچار یا پنج مذہب کا یعنی مردوں کو جلانا تو صحت بخش و معقول ٹھہرے اور مسلمانوں کا زمین میں دفن کرنا ممنوع ہو جائے پس پارلیمنٹ میں یہ تجویز داخل دی گئی اور اس عمل ترین نامعقول دعویٰ کو کہہ کر دفن کرنا صحت کے لئے مضر ہے دلیل کے طور پر پیش کر دیا گیا۔

میں ملازمین العرب کی کہ جس کا دماغ نیم و سیر ہوئے کے باوجود منافقت اور شرارت کے ترقی پسند آرٹسٹ و مخالفی ہے۔ عرض کرتا ہے کہ اگر دین کے مضر صحت ہونے کا دعویٰ بلا دلیل کیا جا سکتا ہے تو اس شخص پر آپ کیا اعتراض کریں گے جو دعویٰ کرے کہ مردوں کو جلانا مضر صحت ہے۔ اس شخص کے دعویٰ سے اگر جلانے کا عقیدہ رکھنے والوں کی توہین کا کوئی پہلو نکلتا ہے تو ہاتھ سے صاحبان کے دعویٰ سے بھی تو اسلام کی توہین کا پہلو نکلتا ہے۔ نکلتا کیا وہ تو جان بوجھ کر توہین تبدیل ہی کی خاطر کیا جا رہا ہے ورنہ ہمیں بتایا جائے کہ کون سے دیوتا نے ہماشوں کے کانوں میں اک دم یہ بات پھونکی ہے کہ دین کرنا حفظانِ صحت کے خلاف ہے یا وہ کونسی ڈاکٹری کو کسی طب ہے جس میں مٹی کو مٹی میں ملانا حفظانِ صحت کے خلاف ثابت کیا گیا ہے۔ آخر بیٹھے بٹھائے یہ نزالہ اصولِ حفظانِ صحت دماغوں پر کہاں سے نازل ہوا؟

اگر ان کا خیال ہے کہ گاؤں کشی کے قانون کی طرح وہ مردے جلانے کا بھی قانون بنوا سکتے ہیں تو یقیناً وہ احمقوں کی جنت میں بیٹے ہیں۔ وہ بھول رہے ہیں کہ مسلمان ابھی اس حد تک مردہ نہیں ہوئے کہ ان کا جمہوری سیکولرزم اسلام کے متفق علیہ نظریات پر قانون کے پہرے بٹھاسکے۔ ہم جانتے ہیں کہ جو لوگ آج دفن کو مضر صحت کہہ رہے ہیں وہ کل اذنان اور نساؤ کو بھی بھارتی تہذیب و معاشرت کے دامن کا دلخ اور اقتصادی نقطہ نظر سے ضرور رساں کہہ سکتے ہیں۔ ہم ان سے بحث بھی کرنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ چل کر مر گئے اور منافقت کا علاج بحث سے ممکن نہیں۔ لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ اگر آپ مردوں کو دفن کرنا حفظانِ صحت کے خلاف سمجھتے ہیں تو کسی ایسے ملک میں چلے جائیے جہاں مردے دفن نہ کئے جاتے ہوں۔ آپ یہ انتظار کیوں کرتے ہیں کہ مسلمان ہی تنگ آکر پاکستان جائیں۔ کبھی آپ بھی تو کہیں جائیے۔ اور اگر آپ کو کسی ایسے ملک کا پتہ نہ معلوم ہو جہاں دفن کا رواج نہیں تو ہم بتائے دیتے ہیں کہ اس کا نام 'مخدا گنج' ہے اور آپ بلا پاسپورٹ وہاں تشریف لے جا سکتے ہیں۔

میں لے لے گئے۔ ان کے درجے اقل کے علامہ مولانا ابوالکلام آزاد صاحب کو وزیر تک بنا دیا گیا۔ انھیں ناز و نسی کی اجازت سے دی گئی۔ انھیں اردو پوسٹ اور پاکستان کا سفر کرنے تک کی رعایات بخشی گئیں۔ پھر بھی تم دو ایسے کئے جاتے ہو۔ تالاق و انکسار کرو کہ بھارت میں تمہیں تمام شہری و جمہوری حقوق حاصل ہیں۔ ورنہ یہاں کے بہت سے شہزادگان و راجگان کا تو خیال اور ارمان یہ تھا کہ تمہیں یہاں رہنے تک کی اجازت نہ ہو اور تمہارا یورپ یا بستر پاکستان کو گول ہو جائے۔ یہ کانگریس حکومت ہی تھی جس نے تمہاری طرف داری کی۔ تمہاری حفاظت کی تمہیں حقوق کی تحریری دستاویزیں دیں۔ اب اگر تم یہ چاہو کہ ملک کے ہر اہم معاملے اور انتظام میں تمہاری ٹانگ اڑے تو یہ زیادتی ہے نادانی ہے۔ ناسی طلبی ہے۔ جو کچھ ملے اس پر شکر کرو جو نہ ملے اسکا رد نامت رو۔ صبر کرو ان اللہ مع الصابین۔

﴿﴾

۲۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء۔ سننے اور سروے کرنے۔

”بارہ بجی کے ایک صاحب عبدالقیوم نے اپنی تقریباً دس ہزار روپے کی جائداد ہونان گڑھی ٹرسٹ اور وہاں کے نام دقت کر دی۔۔۔ موقوفہ جائداد میں ہونان جی کا مندر بنے گا۔ اور ہونان کی مورتی رکھنے کی رسم تو غالباً منانی بھی جا چکی۔ یہ ہیں متحدہ قومیت کے کرشمے۔ یہ ہیں دین الہی والے شہنشاہ اکبر کے تصرفات روحانی۔ یہ ہے ان لذیذ و خوش رنگ پھلوں کا نمونہ جن کا درخت خشکلام اور بے دھرم جمہوریت کی زمین میں رام راج کی شیدائیوں نے بویا ہے۔

عبدالقیوم کے لئے یہ زیادہ مناسب تھا کہ وہ اپنا نام بدل کر عبدالامیس رکھتا۔ پھر باقاعدہ تبدیلی مذہب کا اعلان کرتا اور پھر خود اپنے ہاتھوں سے مندر بناتا۔ اس طرح کم سے کم ایک مسلمان پر تو وہ بدترین اور لعنت خیز الزام نہ آتا جس کی نظیر تاریخ اسلام میں شاید ہی ملے۔

جانتے ہیں آپ یہ عبدالقیوم کس نبی کی امت میں ہے؟ اس نبی کی امت میں جس نے اپنی بعثت کے پہلے دن سوزندگی

۲۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء۔ نائب صدر جمہوریہ نے فرمایا۔
”آج بھی ملک میں بے روزگاری اور فریب وطنی کی لعنت موجود ہے۔“

یہ بھی ”کی ایک ہی رہی۔“ آج بھی ”گو یا غضب خدا کا“ آج بھی ”یعنی آج بھی!“

حقیقت یہ ہے کہ نائب صدر جمہوریہ جناب راجہ صاحب کرشن صاحب بالظاہر بہت سادہ مزاج نیک اور سلیم الطبع انسان ہیں۔ وہ اپنے ہی آئینے میں سب کو دیکھ کر یہ ”آج بھی“ کا لفظ استعمال کرتے ہیں، ورنہ اگر وہ اپنی نیک نگاہی کو ٹھوس حقیقت پسندی میں بدل کر حالات پر نظر ڈالتے تو شاید کچھ اور کہنا پڑتا۔

بہر حال ہمیں بھی افسوس ہے کہ ”آج بھی“ جبکہ پنجاب اور مشہوروں کی دلیل پیل ہے۔ صنعت و حرفت کی ترقی ہے، بہانہ تک کہ بھارت میں ریل کا انجن تک بن گیا ہے اور بہانہ تک کہ یہاں کے ایک سو رانے ایوریڈٹ کی چوٹی تکسٹ کر لی ہو اور نگاری اور غریب الوطنی کا ہونا بڑا تعجب انگیز ہے۔ اگر نیکے دور میں تو ہائے کئی دیش بھگت رہنا افلاس کم کرنے کا ایک علاج یہ بھی بتایا کرتے تھے کہ وزیروں اور نردوں سفیروں وغیرہ کی تنخواہیں کم کرو۔ اب غالباً یہ علاج بعد از وقت ہو گیا اور اس کی جگہ عمدہ علاج یہ ہے کہ وزیروں وغیرہ کی تنخواہیں اور ٹرھاؤ۔ مزید وزارتوں کے نئے شعبے کھولو۔ ہر جزیرے تک میں سفیر بھیجو اور گلے کی پوری طاقت سے پھر گاؤ۔

اب تو آرام سے گزرتی ہو عاقبت کی خبر خدا جانتے

﴿﴾

۲۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء۔ ایک معاصر کو شکایت ہے کہ۔

”ہندوستانی ریلوں کو استعمال کرنے والی مشینوں کی کمیوں میں مسلمانوں کو شامل نہیں کیا گیا۔“

اسے کہتے ہیں نیچا پکڑتے پکڑتے کہنی پکڑنا۔

اے بھائی۔ مسلمانوں کو دستوں کے صفحات میں ہر طرح کے تحفظات عطا کر دیتے گئے ان کے بعض افراد یا ریلنگ تک

راستی دنیا تک

خدا پرستی، اخلاق اور انسانیت کا سب سے بلند

قابل تقلید نمونہ

حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ملتا ہے

جی

- تمدنی اصلاح کا واحد راستہ۔
- معاشرے کی اصلاح کی کامیاب ترین تدبیر۔
- اخلاق و انسانیت کا مکمل سبق۔
- داعیانِ حق کے لیے دائمی مشعلِ ناز۔
- تربیت و تزکیہ کا عملی پروگرام۔
- رضائے حق کے حصول کا واحد راستہ۔

اور ان سب نتیجہ میں :-

آخرت کی کامیابی کی مستند صورت
رہے :-

ان دعویوں کا ثبوت آپ کو پندرہ روزہ

الحسنات رام پور کے خاص نمبر :-

حیاتِ طیبہ

میں ملیگا :- سالانہ خریداریوں کو یہ نمبر ان چندے

میں دیا جائیگا :- چندہ سالانہ پانچ روپے آٹھ آنے

مینجر الحسنات رام پور (۱۰۱)

کے آخری سانس تک ایک خدا سے وحدۃ لا شریک کی بندگی اور تھکرے خداؤں کی پرستش سے نہ صرف بیزاری کا اعلان کیا ہے بلکہ کفر و شرک سے متواتر جنگ کی ہے۔ کافر و مشرک کو چھی بتایا ہے۔

یہ عبد القیوم اُس خدا کو مانتا ہے جس کے قرآن میں قل هو اللہ احد ہے۔ لا الہ الا هو ہے۔ یہ عبد القیوم اُن خدا پرستوں کی نسل اور قوم میں سے ہے جنہوں نے سر تھیلیوں پر رکھ کر ایران و روم چین و فارس اور عراق و ترکی میں توحید کے اثبات اور بت پرستی کے بطلان کی خاطر جنگیں لڑی ہیں۔

خدا ہی جانتا ہے کہ قیہان ہند کا توئی اس شخص کو کیا ہے میں کیا ہوگا؟ میں تو اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ جب تک دھرتی کے سینے پر یہ مذکورہ مندر موجود رہے گا اور اس میں مورتی کی پوجا ہوتی ہے گی اس وقت تک عبد القیوم کو اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور مرنے کے بعد اس کی روح کو اس مندر کے ہر چاروں کی اشیر واد حاصل ہوتی ہے گی۔ فَاُفِئِدُوا عَنِّي دِلَا زَجْهِي بَاتِي

شہرہ آفاق

تفسیر سیان القرآن

حکیم الامت مولانا اشرف علی کی یہ شہور زمانہ تفسیر محتاج تعارف نہیں ہے۔ یہ اتنی مستند مانی گئی اور اتنی مقبول ہوئی کہ بعد کے اکثر مفسرین نے اسے اپنی تفسیروں کی بنیاد بنایا۔ اس میں نہ صرف سلیس ترجمہ اور عمدہ تفسیر ہے بلکہ عوامی پر شرح لغات بھی ہے۔ اور جن آیات کے متعلق کسی صحابی سے کوئی تفسیر منقول ہے اس کا بھی تذکرہ ہے۔

عمدہ طباعت و کثرت سیفد گیز کاغذ۔ ساڑھڑا۔ مکمل بارہ حصے۔ ہر حصہ ساڑھڑو روپے (مجلد دو جلدوں میں شروا ہے) جو لوگ اس کے ہمراہ مزید پندرہ روپے کی کتابیں طلب کریں گے انھیں پانچ روپے کی رعایت دی جائے گی۔

منیجر مکتبہ تجلی دیوبند (دیوبند)

یاد ہو جاتے تھے۔ دوسرے لوگوں کو جا کر لکھانے شروع کئے یہ وہی لفظ تھے جو مستقبل میں دنیا کے ایک شیر خوار انقلاب عظیم لاکر یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ۔

”اندر صرف ایک ہے“ (وَجَدْنَا لَهُ شَرِيكَ ۞)

محمدؐ کے اس پیغامِ آہی سے متولّی عربوں میں نفرت کی ایک آگ لگ گئی۔ کیونکہ وہ بیک وقت سینکڑوں کو پوجتے تھے۔ تہجرت محمدؐ کو اُن کے ساتھیوں اور ان کے بہرہ ریزوں کو اور انہیں ایمان لانے والوں کو پریشان کر کے اُن کے ذہن مکتسب نکال دیا گیا۔ اب محمدؐ کو سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہ رہتا تھا کہ وہ اپنے مذہب اور اس کی تعلیمات کی مدافعت میں جنگ کرے کیونکہ یہی اس کی (محمدؐ کی) ضمیر کی آواز تھی۔ لازماً وہ حالات کو مجبور ہو کر ایک فوجی جنرل بن گئے۔ حالانکہ کئی مرتبہ انکی مقابل کی فوجیں پوری طرح کھیل کھٹے بس تھیں اور بار بار پانچ پانچ گنا تعداد میں زیادہ تھیں۔ پھر بھی محمدؐ نے چند مقابلے تعجب خیز حد تک جیتے۔

بعد میں وہ صدرِ ریاست بن گئے۔ اور ان کے دشمنوں تک کا بیان ہے کہ انھوں نے نہایت کھجور اڑی سے کاروبار چلاتے۔ اور انھوں نے جس دانش مندی سے اُبھتے ہوئے مساکین کو سلجھایا ہے وہ مثالیں آج کے زمانے کے اسلامی قوانین کا سنگ بنیاد بن گئی ہیں۔ زندگی کے آخری حصہ میں محمدؐ کو دعوت دی گئی کہ وہ ڈیکٹیٹر بن جائیں یا راہب۔ لیکن انھوں نے دونوں دعوتوں کو ٹھکر دیا اور کہا کہ میں بھی ایک عام انسان ہوں۔ مگر خدا نے اپنے پیغامات بندوں تک پہنچانے کیلئے مجھ کو منتخب کیا ہے اپنی غیر معمولی ہستی کی بدولت محمدؐ پیغمبر عرب اور مشرق وسطیٰ میں انقلابِ عظیم لے آیا۔ اس کا مذہب ”صرف ایک خدا“ کی تبلیغ کرتا تھا۔ اور اسی نے عورتوں کو غلامی سے نجات دلا کر ان کو برابری کا قانونی درجہ عطا کیا۔

مسلمانوں کو اس وقت خاص طور پر صدمہ ہوتا ہے۔ جب مالکِ مغرب کے مصنف محمدؐ پیغمبرؐ سے یہ الزام لگاتی ہیں کہ انھوں نے ایک جہاں نہ دور حکومت کی بنیاد ڈالی۔ محمدؐ نے شراب نوشی کو قطعاً حرام قرار دیا۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج

حد آتھا یہ ہے کہ وہ شخص جہاں بھی گیا لوگوں نے اس کو ”محمدی“ دیکھنا نہ مسلم۔ اس کے مذہبِ اسلام کو مذہبِ محمدی (محمدؐ انیزم) کے نام سے پکارا گیا۔ اور شاید یہ وہ دوسرے لفظ ہیں جن سے زیادہ اسلام جیسے طاقتور اور عالمگیر مذہب کی ہتک نہیں ہو سکتی۔ آئیے ہم دیکھیں کہ آخر خدا نے ہالاجیسی مذہبِ مذہبِ اسلام پر تھیست لکھنے والے ایک مسلمان کے لئے رنج وہ کیوں ہو سکتی ہیں۔

اسلام کا بانی محمدؐ وہ جوشیے شخص تھے جنھوں نے مذہبِ اسلام کی بنیاد لی۔ وہ عرصہ عین مکہ میں پیدا ہوئے۔ چونکہ وہ چھپن سے تم تھے اس لئے ہمیشہ خربوں، محتاجوں اور تپوں، مغلوں اور غلاموں کے لئے اپنے دل میں جذبہ تر تم رکھتے تھے۔ میں سال ہی کی عمر میں وہ ایک کامیاب تاجر بن گئے تھے۔ اور جب ۵۰ سال کے ہوئے تو اُن کے اقا (ایک متول) ہوئے انکی ہنرمندی ہوشیار سی، دیانت داری اور اخلاق سے متاثر ہو کر ان کو اپنا شادی کا پیغام بھیجا۔ حالانکہ وہ بیوہ تھی ۵ سال عمر میں بڑی تھیں۔ پھر بھی محمدؐ نے اُن سے شادی کر لی۔ اور تازہ رست اس کے ساتھ ایک محبت کا سلوک کرنے والے شوہر کی طرح ساتھ دیا۔ چالیس سال کی عمر میں مہر کے پہنے لئے اس شخص کو زندگی کی خوشیاں میسر تھیں۔ ایک محبت کرنے والی بیوی۔ خوب صورت بچے۔ اور دولت۔ سب ہی کچھ حاصل تھا۔

اس کے بعد (قبول مسلمانوں کے ایمان کے) محمدؐ کو بذریعہ جبرئیل علیہ السلام ”اللہ کی وحی“ آنا شروع ہوئی۔ خدا نے محمدؐ کو پیغام بھیجنے شروع کئے۔

بالکل اسی طرح جیسے محمدؐ پیغمبرؐ سے قبل آتے ہوئے تمام اہم پیغمبرؐ خدا کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچانے میں مجرب اور خوف زدہ تھے۔ محمدؐ کا بھی وہی حال تھا۔ جنہوں کو انکو بھی خدا کا پیغام بندوں تک پہنچانے کا ذریعہ بنایا جا رہا تھا۔ اور انھیں خود کی کم علمی کا احساس تھا۔ لیکن فرشتہ نے حکم چلایا ”پڑھ!“ (اقساۃ ۱۰)

اور جہاں تک ہمیں علم ہے محمدؐ پیغمبرؐ کو شادی پر بھنا لکھنا آتا تھا۔ لیکن اُس نے وہ وحی۔ وہ پیغام آہی جو انکو بانی

دوہ میں بھی ہر شریف مسلمان شراب سے پرہیز کرتا ہے۔ سستا وجود لوگوں کو جگانے کے لئے محمدؐ نے پانچ مرتبہ روزانہ کی بنا ز فرض قرار دی۔ اور وہ عرب قوم جو ہمیشہ پیش و نشاٹ اور دعوت و طرب میں شغول رہتی تھی اس قوم پر محمدؐ انتہائی سخت ایک ماہ کے روزے رکھنا فرض قرار دیا۔

مسلمانوں پر مغربی مہنتوں نے "عیاشانہ دور حکومت" کا الزام محض عورتوں کی وجہ سے رکھا۔ لیکن محمدؐ سے قبل "خردوں" کے خاص طور پر اچھا راجاتا تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں عورتوں سے شادیاں کریں۔ لیکن محمدؐ پیغمبر نے ایک وقت صرف چار بیویوں تک شرط محدود کر دی۔ اور قرآن میں بھی پُر زور الفاظ میں آیا ہے کہ وہ مرد جو دو یا دو سے زیادہ بیویوں کو حقیقی معنوں میں منصفانہ طور پر خوش نہیں رکھ سکے، ان کا فرض ہے کہ وہ صرف ایک ہی بیوی پر اکتفا کریں۔

محمدؐ نے "جنت" کا جو وعدہ کیا ہے اس سے ایک عظیم لفظ بھی پھیل گئی ہے۔ لیکن ایک دل ہلانے والے گم رنگ اور پتے ہوئے صحراؤں کے خطے میں محمدؐ پیغمبر نے پیشین گوئی کی کہ وہ لوگ جو گناہگار ہوں گے ان کو دو فرخ کی سخت ترین آتش نصیب ہوگی۔ اور وہ لوگ جو خدا کے اطاعت گزار نیک بندے ہوں گے انکو اللہ جنت کی سدا بہار خاک فضا میں جہاں دو دہ اور شہد کی نہریں ہوں گی۔ ایک ابدی زندگی عطا کرے گا۔ اور وہاں ان کی خدمت کے لئے خوبصورت "عوریں" ہوں گی۔

لیکن لفظ "عورت" جس سے انگریز مصنف ناواقف ہیں ان کو جو کچھ میں ڈال دیا۔ اور انگریزی کے کمر وہ ترین لفظ سے لفظ حور کو تعبیر کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ محمدؐ کی جنت نسانی عشرت کہہ ہوگی لیکن ان کا خیال بالکل غلط اور ان کی حور کی تعریف لاجبی ہے۔ لفظ حور جن عورت کے لئے استعمال کیا گیا ہے اسکی تعریف جس کہا گیا ہے کہ حور ایک انتہائی خوبصورت اور گوری عورت ہوگی جس کی آنکھیں کالی ہوں گی۔ نیز یہ کہ وہ "سدا کنواری رہیگی"۔ گذر تہہ موسوم گرامیں بھی ایشیا کے ایک صحرا کی گناہے ایک بہت زبردست مسلم عالم اور فاضل سفر سے گفتگو کرینیکا اتفاق ہوا۔ اس نے محمدؐ سے کہا کہ۔

"آج کل بہت کوشش کی جا رہی ہے کہ بیانات کو دیا جائے کہ محمدؐ کی پیشین گوئی کی ہوئی جنت محض ایک شہلی تھی، نہ کہ حقیقت۔ عقل مند لوگ ہر چیز کی تشریح کامل کرتے ہیں لیکن میں جو محسوس کرتا ہوں اسے مجھے کہنے کی اجازت دیجئے۔ اور وہ یہ ہے کہ میں نے اپنی تمام عمر اس پتے ہوئے صحرا میں اللہ کے ایک نیک بندے کی طرح گزار دی ہے دنیاوی لذتوں نے مجھے لاکھ لاکھ تیتے، مگر میں نے اللہ کی راہ سے ہٹ کر قدم نہ اٹھایا۔ اور اگر اب میرے مرنے کے بعد مجھے حقیقت میں وہ جنت نہ ملی، جس کا محمدؐ نے وعدہ کیا ہے، جہاں دو دہ اور شہد کی نہریں بہتی ہوں گی اور جہاں ناقابہ بیان خوبصورت عوریں میری خدمت کیلئے معمور ہوں تو بس سمجھ لیجئے کہ میری ساتھ زبردست دھوکا ہو رہا ہے۔"

محمدؐ پیغمبر اپنی ہر طور طریق میں بالکل ملی انسان تھے جس وقت ان کے عزیز فرزند ابراہیم کا انتقال ہوا اس وقت کہیں "لگا تھا۔ افریقہ میں پھیل گئیں کہ اس کی وفات پر خدا نے اپنا ذاتی "پیر" بشکل کہیں، محمدؐ کو بھیجا ہے۔ جب محمدؐ پیغمبر نے سنا تو کہتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ کہیں کا لگنا قدرت کا ایک فعل ہے۔ اور اس کو کسی کی پیدائش یا موت کی وجہ تسمیہ قرار دینا سراسر نادانی ہے۔"

خود محمدؐ کی وفات کے بعد اس بات کی کوشش کی گئی کہ محمدؐ کو خدا بنا کر اس کی پرستش کی جائے۔ لیکن محمدؐ کے بعد جو اس کا شاہین بنا، اس نے اپنی ایک مدتل اور عدیم المثال تقریر کو "محمد پرستی" کے جنون کو ہمیشہ کے لئے ٹھنڈا کر دیا۔ اور کہا کہ۔

"اگر تم لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو محمدؐ کی پرستش کرتا ہے تو اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ محمدؐ مر گیا۔ مگر ہاں تم جس کی پرستش کرتے ہو اگر وہ خدا ہے تو سمجھ لو کہ وہ زندہ ہے۔ اور ابدالاً باو تک زندہ رہے گا۔"

(۳) اور شاید قرآن ہی وہ ایک کتاب ہے جو ایک انسان کی (عام اعتقاد رکھنے والی) روزمرہ زندگی کے لئے بہ حد موثر ہے۔

یہ ایک بے حد طویل کتاب بھی نہیں ہے۔ نہ یہ نظم میں پڑ اور نہ شعر میں۔ بلکہ ایک شاہانہ انداز میں لکھا ہوا ایک انتہائی موثر کلام ہے جو اُس کے سینے والوں کے دلوں میں فوری ایک جذبہ ایمان کی موجیں ابھار دینے کی قابلیت رکھتا ہے۔ طرز تحریر میں ایک خاص ترنم، ایک گدازنے اور سستی کا اثر ہے۔

قرآن عربی زبان میں لکھا ہوا ہے۔ اور

شدت پسند مسلمانوں کا عقیدہ رہا ہے

کہ اس کا ترجمہ کسی بھی دیگر زبان

میں نہ کیا جائے۔ اس عقیدت

سے اس چیز کی توقع کیا جاسکتی

تھی کہ اسلام کے بسے ہیں

معلومات محدود ہو جائیں

لیکن اس کے برعکس رونے

زمین پر کروڑوں شائقین

نے محض قرآن پڑھنے کے لئے

اور سمجھنے کے لئے۔ عربی زبان

سیکھی جو ایک کافی مشکل زبان ہے۔

اور یہ سب محض اس لئے کہ قرآن کو اسکی اصلی

زبان میں پڑھا اور سمجھا جاسکے۔ اور اسی دہ عربی زبان

میں عبادت ہو سکے۔

قرآن حضرت محمد پر ﷺ اور ﷺ کے درمیان مکہ

اور مدینہ کے مقامات پر وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا۔ اس کے

معتقدین نے کاغذ کے ٹکڑوں، پتوں اور چھتیوں پر اس کو

لکھنا شروع کیا۔ شروع شروع میں جو وحی نازل ہوتی رہی

وہ حکم لکھا شدت کے ساتھ یقین دلاتی رہی کہ۔

”اللہ صرف ایک ہے۔ جو بہت رحم والا۔

بہت ہی بہرہ بان ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

محمد پیغمبر، بانی اسلام، بالکل عام انسانوں کی طرح ایک عام قبر میں دفن کئے گئے۔ جس کا پتہ سب کو معلوم تھا۔

ان حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ جو محمد کو مذہب ”اسلام“ کی پردہ کی کرتے ہیں وہ کیوں اپنے آپ کو ”محمدی“ کہلا یا جانا بجز اکتھے ہیں۔ بھگدشتہ سال ایک عربی مسافر نے کہا کہ۔

”میسائی وہ شخص ہے جس کا یہ ایمان ہو کہ حضرت

عیسیٰ اللہ کا ایک بجز ہے۔ اور یہی اس کے

مذہب کا سنگ بنیاد ہے۔ بالکل اسی ایک

”محمدی“ کا تجزیہ کرنے کے بعد ہم بھی

اسی نتیجہ پر نہیں گئے کہ محمد بھی خدا

کا ایک جز ہے بلکہ حقیقت

یہ نہیں ہے۔ محمد ایک

انسان تھے۔ انھوں

نے شادی کی جو پار

کیا۔ ان کے بچے

تھے۔ اور جب انکا

انتقال ہوا تو وہ آبکی

ہماری جیسی قبر میں دفن

ہوتے۔ صرف اسی لئے

کوئی بھی شخص محمد کی پرستش

نہیں کرے گا۔ وہ صرف ”خدا“ ہے۔

جس کی ہم پرستش کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ”مسلم“

کہو۔ محمدی نہیں۔ بلکہ صرف مسلم۔ وہ جو حکیم

خداوندی کے لئے اپنا سر جھکا دے۔“

قرآن (۱) پہلی یہ کہ صرف یہی وہ کتاب ہے جو دنیا میں اکثر مرتبہ (دو بار) پڑھی جاتی ہے۔

(۲) قرآن ہی کے بسے ہیں صرف دُلوں سے کہا جاسکتا ہے کہ صرف یہی وہ کتاب ہے جو اکثر ”حفظ“ کر لی جاتی ہے۔

تسہیل قصداً لبین

تصوف کے موصوفیہ پر حکیم لامت مولانا اشرف علی کے یہ مختصر افادات کوڑہ میں دریا کے مصداق ہیں۔

پیر کمال کی پہچان، طریقت و شریعت کی بحث، دستور العمل، آداب و حقوق، ہدایات وغیرہ، ارشاد و بیعت کے تمام مرقومہ

سلسلوں میں یہ کتاب مفید ہے۔ قیمت ۸ روپے (مجلد ۱) یہ کتاب اور ہر قسم کی کتابیں پتہ ذیل سے ملتی ہیں

مکتبہ رحمتی دیوبند (دیوبند)

یہ ساری کائنات صرف اسی کی بنائی ہوئی ہے، بس وہی قابل پرستش ہے۔ دنیا کو جہنمی۔ اور جنت الفردوس کی تمام رعنائیاں اس کی شانِ خداوندی کی گواہ ہیں۔ وہ بہت بڑا ہے۔ وہی سب سے زیادہ طاقت ور ہے۔ اور وہی کائنات کا راعی ہے۔"

غرض یہی وہ پیغام تھا جس نے قوموں میں انقلاب برپا کیا اور ان کی روشیں زندگی کو بدل ڈالا۔ اور بعد میں جب اسلام ملک عرب سے نکل کر دیگر ملکوں میں پھیل کر کافی طاقتور مذہب بن گیا تو بذریعہ وحی، قرآن میں قوانین مملکت، طسیر و زندگی سدھارنے کے طریق اور دیگر مذہبی مسائل کے بارے میں معلومات اترنے لگیں۔

اگر ایک عیسائی یا یہودی قرآن پڑھے تو قرآن کا اثر و بیشتر حصے میں خود کو اجنبی نہیں پائے گا۔ اور اگر قرآن کی یہ چند آیتیں یاد رکھے جن کو کسی عیسائی یا یہودی گرجے میں پڑھ کر شناسائی جائیں تو حاضرین دم بخورہ جائیں گے کہ آخر یہ آیات کہاں سے اتر آئیں۔

بھائیوں میں سے ایک نے لکارا: "یوسف کو قتل نہ کرو۔ اور جو تم اس کے ساتھ کچھ کرنے ہی بہتے ہوئے ہو تو اس کو کوئی نہیں کی تہہ میں پھینک دو۔ شاید اس کو کوئی گذرتا ہوا کارواں وہاں سے ادر نکال لے گا۔"

مریم نے بوجھا۔ مجھے بٹا کیونکر ہوگا۔ کیونکہ میں کنواری ہوں۔ اور کسی مرد نے میرے جسم کو چھوا تک نہیں ہے۔ فرشتہ نے کہا: "لا کا ہوگا۔ تیرا خدا فرماتا ہے۔ اسلئے ضرور ہوگا۔ اور پھر خدا کے حکم سے مریم کو حمل قرار پایا۔ اور مریم حاملہ ہو کر ایک گوشہ تنہائی میں چلی گئی۔"

اور پھر عیسائی مذہب کے کسی تبرک نام قرآن میں بھی آئے ہیں۔ مثال کے طور پر: "کل قرآن کے پانچ اہم ابواب (پارے)، حضرت نوح، حضرت یونس، حضرت یوسف، حضرت ابراہیم علیہم السلام اور مریم کے بارے میں ہیں۔ اور چند ابواب جو کلی طور پر شخص نہیں ہیں، جیسے: آدم، داؤد، موسیٰ علیہم السلام اور

سلمان علیہ السلام کا تذکرہ لئے ہوتے ہیں۔

اسلام کا کچھ حصہ حضرت محمد سے قبل آتے ہوئے ان چار پیغمبروں پر مشتمل ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام، نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام۔ قرآن یہ تسلیم نہیں کرتا کہ عیسیٰ اللہ کا بیٹا تھے۔ نیز یہ کہ ان کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ اگر عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا تسلیم کر لیا جائے تو مسلمانوں کے نزدیک خدا کی وحدانیت ختم ہو جاتی ہے۔ اور خدا کی وحدانیت اسلام کا سنگ بنیاد ہے۔

داسی لئے مسلمانوں کے اس عقیدے کو ماننا بھی مشکل ہو جاتا ہے کہ محمد خاتم النبیین اور افضل الانبیاء تھے) جہاں تک ایک اچھی زندگی گزارنے کے مسائل کا تعلق ہے قرآن ایک حقیقت آمیز اور بصیرت افروز کتاب ہے۔ اس میں ایک جگہ آیا ہے:-

"جب تم کوئی سے کسی چیز کا سودا کرنا مقصود ہو، یا کوئی عہد کرنا ہو تو اس کو مختصر کر کے تحریر ہی شکل میں کر دو۔ اور دو گواہ کے دستخط لے لو تاکہ، اگر اُس میں سے ایک فطور راہ پر چلے تو دوسرا اُس کو انتہاء کر سکے۔ اور یہی طریقہ اللہ کے نزدیک صائب طریقہ ہے۔ کیونکہ یہ طریقہ ثبوت کے لئے اچھا ہے۔ اور ساتھ ہی اس لئے بھی ٹھیک ہے کہ خود تم لوگوں میں شک و شبہ کی گنجائش نہ باقی رہے۔"

قطع نظر قرآن ہر ایمان رکھنے کے احادیث و روایات اسلام احادیث پر بھی یقین رکھتا ہے یعنی ہر وہ بات جو محمد نے کہی یا کی جو قابل تعظیم اور قابل تقلید قرار دی گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح کئی خیر سے محبت اور سب سے بڑی باتیں بھی محمد کے بارے میں شہور ہو گئی تھیں اور محمد کے انتقال کے دو سو سال بعد کم و بیش ۶ لاکھ روایات محمد، ان کی زندگی، ان کے طور طریق اور گفتار و کردار وغیرہ کے بارے میں گم تھیں۔

عالم اسلام کے سیکڑوں جید عالموں نے ان روایات کی صحت اور تاریخی حقیقت ہونے میں قابل بیان محنت اٹھا کر تحقیق درمیراج، کی۔ اور کم و بیش ۵ لاکھ ۹۰ ہزار روایات کو،

عصا تاریخی مدخل ثبوت نہ ملنے کی شکل میں رو کر دیا۔ اور باقی (۳ ہزار) حصے دیں جس کو ہر مسلمان قبول کرنا ہے۔ غرض یہ روایا "احادیث" کہلائیں۔ مثال کے طور پر:-

"ایک رات محمدؐ پیغمبر اپنی بیوی کو مسجد سے گھر لے جاتے تھے۔ راہ میں انھوں نے دو آدمیوں کو دیکھا جو سلت میں کھڑے تھے۔ گھسٹ گھسٹ کر رہے تھے۔ جس پر محمدؐ نے ان دونوں کو پاس بلا دیا اور اپنی بیوی کے چہرہ پر سے نقاب اٹھا کر کہا "دیکھو یہ بیسری بیوی ہے جس کو میں ساتھ لے جا رہا ہوں۔"

لیکن جب ان اجنبیوں نے احتجاج کیا کہ وہ محمدؐ پر اعتقاد اور بھروسہ رکھتے ہیں تو محمدؐ نے کہا "مجھے اس چیز کی زیادہ فکر نہیں تھی کہ تم مجھ پر اعتقاد اور بھروسہ رکھتے ہو یا نہیں۔ بلکہ تم جی چاہتا تھا وہ یہ تھا کہ ہمیں تمہارا ایمان شک و شبہ کی گنجائش نہ ملتا تیرے ہوجائے۔"

ایک دن ایک یہودی محمدؐ کے پاس یہ شکایت لے کر آیا کہ محمدؐ کے ایک خاص کار بردار نے یہودیوں کو یہ کلمہ سخت غصہ دلایا کہ محمدؐ پیغمبرؐ موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ افضل ہیں۔ محمدؐ نے اپنے کار بردار کو بلا کر کہا "تم کو ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا۔ دوسرے لوگوں کے احساسات کی ہمیشہ عزت کرنا چاہئے۔"

ساتھ ہی ان احادیث سے مذہب اسلام کے عظیم ترین عناصر مرتب ہوئے۔ ہر مسلمان کھانا کھانے یا نیا کام شروع کرنے سے پہلے کہتا ہے "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت رحم والا۔ بہت ہی مہربان ہے۔" اور یہی قرآن کا جملہ افتتاح بھی ہے۔ مسلمان ایک دوسرے کو ملتے وقت "السلام علیکم" دتم پر اللہ کی سلامتی ہو کہتے ہیں۔ غرض اسی طرح ان احادیث سے طریقہ عبادت بھی متاثر ہے۔ نوذکر کی اذان انھیں میں سے ایک ہے۔

چند روایات نے ممالک مغربی کو بھی متاثر کیا
ایک مرتبہ محمدؐ نے دیکھا کہ ایک گدھے کو نذر دلخ لگایا جا رہا ہے۔ جب انھوں نے وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ "رومیوں نے ہمیں یہ طریقہ

لکھا ہے۔ تاکہ (گدھوں) کی چوری نہ ہو سکے۔"

اس پر محمدؐ چند منٹ تک غور کرتے رہے اور پھر کہا کہ "ایک جانور کا سب سے حساس عضو اس کا منہ ہوتا ہے۔ اور جو اگر تم کو جانوروں کے داغ لگانا ہی ہے تو ان کے کولہوں پر داغ دیا کرو۔ کیونکہ کولہوں پر کھال موٹی اور نسبتاً غیر حساس ہوتی ہے۔ اور اس وقت سے یہ طریقہ اب تک رائج ہے۔"

بحیثیت ایک کامیاب فوجی سپر سالار کے محمدؐ کی مثال روایات چھوڑی ہیں۔

"اقرار ناموں (معاہدوں) کی پوری پوری ایمانداری سے پابندی کرو۔ دھوکہ دہی سے پرہیز کرو۔ اور سرفہ ہونے دشمن کی لاشوں کو خراب مت کرو۔ بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور مندرجہ ذیل خدمات پر مامور آدمیوں کو قتل نہ کرو۔ مقدس مقامات، کھڑی فصلوں اور باغات کو برباد مت کرو۔"

محمدؐ پیغمبرؐ کو مجھوں سے بڑھتی۔ اور وہ ان لوگوں کو عزت کی نظر سے نہ دیکھتے تھے جو ان سے مجھ سے دیکھنے کے خواہش مند تھے۔ تاہم کئی مجھ سے بڑھتی بھی ان کے نام سے منسوب کئے گئے ہیں۔ تمام احادیث سے تہہ چلتا ہے کہ محمدؐ ایک خدا پرست شخصیت تھے۔ اور وہ شخص جس نے مذہب اسلام احادیث اور روایات کا مطالعہ کیا ہے وہ بلا تامل یہ تسلیم کرے گا کہ محمدؐ ایک ایسی شخصیت تھے جو "شہادت ایزدی" کو اچھی طرح جانتے تھے۔ ان کی تعلیم تھی کہ غلام آزاد کرئیے جائیں۔ دختر کشی کی رسوم حرکت بند کر دی جائے۔ وہ لوگ جن کو سوسائٹی نے مغلوب کر دیا ہے۔ ان کا بھی زمین پر رہنے کا پورا پورا حق ہے۔ اس جنگ سے ہزار گنا بہتر ہے۔ نیز یہ کہ "حق" ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ اور رہے گا۔

اس بات کا کئی طرح سے ثبوت ملتا ہے کہ محمدؐ کا یقین تھا کہ ایک روز ایسا بھی آنے والا ہے جب کہ اللہ پر ایمان رکھنے والے ایک جگہ جمع ہوں گے۔ اور تاریخ میں یہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ جب محمدؐ کے پاس میسائیوں کا ایک وفد آیا۔ اور عبادت کا وقت ہو گیا تو انھوں نے میسائیوں سے کہا:- "تم لوگ بھی اپنی مخصوص عبادت اسی مسجد میں

کر سکتے ہو۔ یہ بھی خدا کا گھر ہے اور اسی کے کام کے لئے وقف ہے۔

مذہب ایک مسلمان ہونے یا کہلانے کے لئے مندرجہ ذیل پانچ قرآین کی پابندی ضروری قرار دی گئی ہے۔

(۱) ایک مسلمان کا ایمان ہونا چاہیے کہ سوائے ایک خدا کے اور کوئی بھی قابل پرستش نہیں ہے۔ نیز یہ کہ محمد اُس کے فرستادہ پیغمبر ہیں۔ لیکن اس اعتقاد کا یہ مطلب نہیں کہ صرف محمد ہی خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں۔ بلکہ یہودیوں کے بھیجے ہوئے پیغمبر بھی اس میں (یعنی خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے پیغمبروں میں) شامل ہیں اور عیسائیوں کے پیغمبر حضرت عیسیٰ کو خاص مرتبہ دیا گیا ہے۔ مسلمان کا جو عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ محمد خدا کا خاص پیغام لیکر آئے۔ نیز یہ کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور سب سے افضل ہیں۔

(۲) مسلمان کے لئے روزانہ پنج وقتہ نماز فرض قرار دی گئی ہے علی الصبح، دوپہر میں، سپہر کے بعد، غروب آفتاب کے بعد اور پھر رات میں۔

اور زیادہ تر حج اس بات کو دی گئی ہے کہ نماز یا جماعت ہو۔ زائرین مذہب نے اس حقیقت کا ثبوت دیا ہے کہ مذہبی نیا کا وہ سماں آتماہی غیر معمولی اور اہم ہوتا ہے جب کہ سینکڑوں لوہوں اسلام کا نمبر سے کا نہ اٹھا گئے۔ کعبہ کی طرف منہ کے عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اللہ خدا کی بندگی کرتے ہیں۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں سے اسلامی برادری اور اخوت کا دھارا چھوٹتا۔

(۳) ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ اپنی جملہ دولت (نہ کہ آمدنی) کا ڈھائی فی صد ہر سال خیرات (زکوٰۃ) کے لئے نکالے۔ لیکن یہ عیسائیوں میں پہلے خیرات کے لئے نکالنا اپنے اپنے اعتقاد کا سوال لگیا ہے اسی طرح کم و بیش مسلمانوں میں بھی زکوٰۃ کا مسئلہ ہے پھر بھی زکوٰۃ کو مسلمان قوم میں آتماہی اہم قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اسی میں قوی بھلائی ہے۔

(۴) مسلمانوں پر روزہ رکھنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ ہر سال ایک قمری ماہ کی مدت تک صبح کاذب کے پہلے سے لیکر بعد غروب آفتاب تک روزہ رکھیں۔ اور یہ چیز تعجب خیز بھی ہے۔ کیونکہ کروڑوں معتقدین اسلام اس کی سختی سے پابندی

کرتے ہیں صبح کاذب سے ذرا قبل روزہ رکھنے والا اپنا ناشتہ کر لیتا ہے اور آخری دودھ یا چائے کا پیالہ پی لیتا ہے۔ پھر تمام دن بھر خواہ وہ دن کس دن، ذرا بھی شدید گرم کیوں نہ ہو، نہ وہ کچھ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔ اور بعد میں غروب آفتاب کے بعد وہ انتظار کرتا ہے۔

(۵) مسلم ہر اگر وہ مالی اور جسمانی حالت سے قابل ہوا اپنی زندگی میں ایک بار مکہ جانا فرض آتا ہے۔ اس کے بعد وہ شخص حاجی کہلاتا ہے۔ یہ رسم اس وقت شروع ہوتی ہے جب مسلمان مکہ کے ارد گرد چند سیلوں تک پھیلے ہوتے تھے۔ لیکن آج کل توجہ کا عنصر اور کھربانے کے لئے مسلمانوں کو کئی بڑے نظموں کو عبور کرنا پڑتا ہے۔ لیکن مسلمان پھر بھی لاکھوں کی تعداد میں ہر سال حج کو جاتے ہیں۔

دنیا کی تاریخ میں کوئی مذہب اس قدر تیزی سے نہیں پھیلا جتنا اسلام حج و عقیقہ کے انتقال کے وقت مسلمانوں میں ملک عرب کا ایک مختصر حصہ اسلام کے زیر اثر تھا۔ لیکن جلد ہی اس مذہب نے ملک شام، ایران، مصر، عالیہ روس کا جنوبی حصہ اور شمالی افریقہ میں فتح پالی۔ اور اس کے بعد کی صدی میں تو اس مذہب کی وسعت اور عالمگیر مقبولیت اور بھی قابل تحریف تھی۔

ممالک مغرب کا زبردست عقیدہ رہا ہے کہ اسلام کی یہ بے پناہ مقبولیت اور عالمگیر وسعت محض "توار کی وجہ سے ممکن ہو سکی۔ لیکن موجودہ زمانہ کا کوئی بھی محقق اس نظریہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور خود قرآن بھی آزادی خیال و مذہب کی موافقت اور طرفداری کرتا ہے۔

ہیں کئی ایسے ثبوت ملتے ہیں کہ مذہب اسلام نے سینکڑوں دیگر مذاہب کے لوگوں کو اس وقت تک خوش آمدید کہا جن تک وہ لوگ مسلمانوں کو خراج دیتے تھے۔ نیز صلح سے ہے۔ اور حضرت محمد کی تعلیم رہی کہ اہل کتاب (یہودیوں) اور عیسائیوں کو اچھا سلوک کریں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل اسلام اور عیسائیوں میں یا یہودیوں میں باہم جنگیں ہوئیں۔ لیکن کئی مرتبہ اس کی وجہ محض یہ تھی کہ اسلام سے ہر اس نے مذہب یعنی یہودیت اور عیسائیت جنگ پر پھر تھے۔ اور قرآن میں ان ادا کی جنگوں اور طاقت آزمائیوں کا ذکر بھی آیا ہے۔ لیکن کئی ثبوت بذریعہ قرآن ملتے ہیں کہ ایسا

دیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ ہمیشہ بہترین سلوک کیا گیا۔ انھیں پناہ دی گئی اور آزادی مذہب، عطا کی گئی۔

اہم حقائق

اسیکڑوں مغربی ممالک کے لوگ، خود کی تاریخی کتابوں پر یقین رکھنے کی عادت کی وجہ سے یقین کر بیٹھے ہیں کہ مسلمان ایک بے رحم اور جنگجو قوم تھے۔ لیکن انکا خیال سراسر غلط ہے۔ دراصل یہ پتہ لگانا مشکل ہے کہ مسلم علماء کے علم کھیا، طلب، ریاضی، علم ہندسہ، جغرافیہ اور فلسفہ نے خود چہاری ذہنی اور شعوری زندگی کو کس قدر متاثر اور تبدیل کیا ہے۔

عربی جنگ، باز جب بیت المقدس کی جنگ میں لڑا کر واپس لوٹے تھے تو وہ اپنے ساتھ، محبت، شاعری، بہسا دروی، جنگ، اور حکومت کے بانیوں سے نئے نئے خیالات اور وسیع معلومات لے کر آئے تھے۔ ہمارے نظریہ "مثنوی درس گاہ" کو کئی حد تک مسلم علماء نے بدل ڈالا۔ جنہوں نے علم التاریخ کو سب سے بہتر تاتارہ حاصل کر لی تھی۔ اور جنہوں نے یورپ کو یونانی زبان کے کئی بیش بہا معلومات اور خزانوں سے متعارف کرایا تھا۔

دنیا کے بیشتر مذاہب میں سب سے زیادہ طرہ امتیاز صرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ وہ ہر مذہب و ملت، ہر رنگ و نسل کو اخوت کا سبق دیتا ہے۔ بہت ممکن ہے خود حضرت محمد کا رنگ بھی حضرت عیسیٰ جیسا ہو۔ دھوپ کی ترازت کھایا ہوا سفید۔ لیکن آج اس کے پیرو۔ مسلمان۔ ہر رنگ و نسل پر مشتمل ہیں۔ اور افریقہ کے کالے۔ چین کے زرد رنگی۔ ملایا کے گندمی۔ اور ترکی کے مشرقی سفید رنگ والے۔ غرض سب اسلام کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔

اسلام ظاہری اور عکس کشی کی مطلق اجازت نہیں دیتا۔ مسجدیں جاسمیری کے قاعدوں اور زادیوں سے بنائی جاتی ہیں اگر میرا یہ مضمون حضرت محمد کی ایک خیالی تصویر کے ساتھ شائع ہوتا تو اس پر چہ کی تمام کاپیاں اسلامی ممالک میں ضبط کرنی جباتیں!

تاریخ میں ایک مدت مدید تک مسلم تو ہیں اصلی راہ محمدی سے چٹکی ہوتی رہیں۔ اور اگر کوئی تری اور ایران کے خلفاء پر نظر فائر ڈالے تو وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام وہ مذہب ہے جو

ناکامیاب ہو گیا۔ لیکن اس قسم کا دور ابتلا ہیں وہ مذہب، عینا میں بھی ملتا ہے۔ اسی لئے اگر کوئی شخص مذہب اسلام کی افادیت اور اچھائیوں پر نظر ڈالے تو وہ بلاشبہ اسلام کی مستقل عظمت کا حتمی حوالہ ہو جاتا ہے۔

میں مذہب اسلام کا مطالعہ کئی برسوں سے کر رہا ہوں۔ اور مجھے کوئی خاص وجہ نظر نہیں آتی کہ آخر مذہب اسلام اور دیگر مذاہب آپس میں بھائی چارگی سے کیوں نہیں رہ سکتے؟ میں جانتا ہوں کہ اسلام میں چند انتہا پسند لوگ "جہاد" کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور حتیٰ کہ اپنے لیڈروں تک کو قتل کر دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو اگر وہ جہاد کے لئے راضی نہ ہوں۔

لیکن کوئی بھی کچھ ذات مسلمان ان کی بات پر کان نہیں ہڑتا اس قسم کے شدت پسند مسلمان، بالکل دور دورہ سطحی کے گرم سوزاج انتہا پسند عیسائی راہبوں کی مانند ہیں جو روضے زمین پر مسلمانوں کو تباہ کر دینا چاہتے تھے۔ لیکن زمانہ اور وقت۔ بالآخر ان کا علاج کر دیتا ہے۔

اور نہ ہی مجھے کوئی وجہ نظر آتی ہے کہ آخر کیوں مشرق وسطیٰ میں عرب اور اسرائیلی (یہودی) اپنی باہمی عارضی دشمنی جاری رکھیں۔ تاریخ کے گزے دور میں یہودیوں اور مسلمانوں نے باہمی فوائد کے کئی مسائل پر ایک دوسرے کا ساتھ دیا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ تنازعات بھی ہوئے، لیکن خراب سے خراب خلیفہ وقت کے دور میں بھی، یہودی اعلیٰ مراتب پر محمود اور فائز تھے۔ اور ان کو اسلامی دور حکومت میں ہمیشہ کئی طور پر مذہبی آزادی حاصل تھی۔

آج یہودیوں کی حکومت (بیت المقدس) مسلمانوں اور وہ بھی حضور مباحروں اور یہودیوں میں مابہ التنازع مسئلہ ٹیکہ ہے جو شاید مسئلہ جنگ بھی بن جاتے۔ لیکن جوں ہی اہم مسائل کا سنجیدگی سے حل نکل آئے۔

اس بات کی توقع کی جاسکتی ہے کہ مسلمان اور یہودی پھر سے اسی بھائی چارگی سے باہمی زندگی گزاریں گے۔ جیسے آج سے تیرہ سو سال قبل گزاتے تھے۔

دنیا کے لئے یہ حقیقت اور بھی اہمیت لئے بچے ہو کہ

دعا ہے

قسط نمبر ۳

نور و ظلمت

از غفران اعظم

نادی عروج

اور وسیع ہو گیا، آپ کے زمانہ میں نہ صرف عراق و شام کو یہ حضرت ابو بکرؓ کے دور سے فتح ہونے شروع ہوئے تھے انہیں گنیا گیا، بلکہ خلافتِ نادرہ کی ایک سرحد اگر وسط افریقہ میں جا کر ختم ہوتی تھی تو دوسری آواز ہاتھیانِ خراسان اور کرمان (سندھ) سے جا کر ملتی تھی، عہد عثمان میں ان سرحدوں میں اور وسعت ہوتی، چنانچہ آپس کے زمانہ میں افغانستان بھی مسلمانوں کے زیر نگیں ہو چکا تھا، مراکش و افریقہ کا ساحلی حصہ بھی فتح ہو چکا تھا، اور اناطولیہ تک اسلامی حکومت تھی، یہ ذمہ بڑی حکومت، بحری حکومت کے لحاظ سے قبرص و قیصر جنا تریب بھی مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی،

حضرت علیؓ کے زمانہ میں دیا وہ فتوحات نہیں ہوئیں چونکہ ان کو داخلی فتنوں سے کم فرصت ملی۔

بنی امیہ کا دور | بنی امیہ کا دور فتوحات کے لئے کافی مشہور ہے، اسی دور میں اندلس اور

ہندوستان کا علاقہ فتح ہوا، ایک طرف بنی امیہ سائے افریقہ پر چھانگے اور آگے اندلس بھی ان کی حکمرانی میں آ گیا اور دوسرے طرف حضرت معاویہؓ نے حدود سلطنت کو قسطنطنیہ کی دیواروں تک پہنچا دیا تھا، اسی دور میں وسط ایشیا کا سارا علاقہ مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا، جس میں بخارا، کاشغر اور ترکستان آباد ہیں۔

جیسے سپہ سالار اور فتح نبی امیہ کو نصیب ہوئے

دو تیسھرت میں رہ گئی کہ جنہیں کئی صحابہ کرام کا دور کھانے کو نہیں ملتا تھا، اور جو قوم انتہائی ذلت و نکبت میں پڑی تھی، ان اتنا تا میں ربح مسکوں کے غالب تھے، قابض ہو گئی، ساری دنیا کی دولت ان کے قبضوں کے تلے آ گئی، آخر کیا جاوہ تھا جو ان کے ہاتھ میں تھا، قیصر و کسرنے انگشت بدندان رہ گئے کہ کل تک جن کی گوشمالی کے لئے ہم افسروں کو بھیجتے تھے وہ آج ہماری گوشمالی کے لئے موجود ہیں قیصر نے ٹھہرا کر درباریوں سے پوچھا کہ آخر کیا بات ہے کہ عرب تم سے تنادیں کم اندے سردمانا ہوتے ہوئے بھی تمہیں غالب ہیں اور تم ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتے، ایک لڑے اہل تخریب کا درباری نے جواب دیا " عربوں کے اخلاق ہمارے اخلاق سے بہتر ہیں، وہ رات کو ہمارے کرتے ہیں اور دن کو روزے رکھتے ہیں، ان میں بھائی چہرگی تا تم سب، کسی پر ظلم نہیں کرتے"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو اس وقت سالار حضرت عبدالعزیز بن عبدالمطلب ہو گیا تھا، آپ کے بعد حضرت ابو بکرؓ کا دور آیا، جن کا بیشتر وقت فتنہ ارتداد کو دہانے اور اسلام کو مضبوط کرنے میں گذرا، پھر بھی آپ کے زمانے میں عراق پر لشکر کشی کی گئی اور شام پر بھی حملہ کیا گیا،

اس کے بعد حضرت عمرؓ کا دور آیا، وہ فتوحات کا سلسلہ

ان کے بعد کسی بھی سلطنت کو مسترد نہ کیے، موسیٰ بن نصیر و حجابہ
 ناز سہ ماہی سالار ہے، جس نے اندلس فتح کیا، اسی کا منہ نام
 طارق بن زیاد و تاریخ میں بھی نہ بھلا یا جمل کے گاہ جو اس قدر
 جری اور بہادر تھا کہ ساحل اندلس جیرا لڑ پر اتارنے کے بعد
 اس نے کشتیوں کو جلائے کا حکم دیدیا کہ واپس لوٹنے کا
 ذریعہ یا تمنا نہ رہے، یا تو ملک کو فتح کریں گے یا یہیں پر
 دفن ہو جائیں گے،
 علامہ اقبال نے "اندلس کے میدان جنگ میں
 طارق کی دعا" کے عنوان سے کیا خوب کہا ہے۔

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
 جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق حسدانی

دو نیم ان کی ٹھوک سے صمد اور دریا
 سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رانی
 دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
 عجب چیز ہے لذت آشنائی

شہزادوں سے مطلوب و مقصود مومن
 ذمائی غنیمت نہ کشور کشائی ...

خیاباں میں ہے منتظر لالہ کب سے
 قبا چاہیے اس کو خون عرب سے
 کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا
 خیر ہیں، منظر میں، اذان سحر میں

طلب جس کی صدیوں سے تھی زندگی کو
 وہ سوز اس نے پایا انہیں کے منگ میں
 کشادہ دل سمجھے ہیں اس کو
 بنا کشتا نہیں موت ان کی نظر میں

(بان جبریل صلی اللہ علیہ وسلم)

ادھر طلحہ بڑھتا رہا اور دوسری طرف موسیٰ، دونوں
 نے سارے اندلس کو فتح کر لیا، موسیٰ آگے بڑھا اور جنوبی فرانس
 تک فتح کر لیا، اب موسیٰ نے کوہ پرنسین پر چڑھ کر سارے یورپ
 کو فتح کر لیا، تدبیر سوچی، لیکن دشمن سے ایک تالکیدی فرمان
 آیا جس کی وجہ سے موسیٰ کو واپس لوٹنا پڑا، ورنہ قیاس کہتا ہے

کہ وہ بہا در پور سے یورپ کو فتح کر لیتا، یہ تاریخ کا ایک المیہ
 ہے کہ موسیٰ کو نہ صرف واپس بلا لیا گیا بلکہ ساری عمر کے لیے
 جیل میں ڈال دیا گیا۔

دوسرا سہ ماہی سالار قتیبہ بن مسلم تھا، جس نے خراسان جیسے
 سرکش ملک کو زیر کر کے کا شغر تک فتح حاصل کی، یہاں تک
 کہ چین کے حکام نے تحفے تحائف دیکر اپنی جان بچائی، ابن جمانہ
 باہلی، عبد الرحمن اور قتیبہ بن مسلم فتح ترکستان کی بہادری اور جلال
 نسر دخی پر فخر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ عبد الرحمن ہی ہیں
 جو عہد فاروقی میں بحر خزر کے کنارے تک پہنچ گئے تھے
 اور باب نامی شہر کو اپنا مستقر بنا لیا تھا، اور وہیں خاقان خزر سے
 مقابلہ کرتے ہوئے نثر ترک یا نثر بخر پر شہید ہو گئے تھے، ہاں
 تو ابن جمانہ کہتا ہے کہ :-

وان لنا قبرین قبر بلخ و
 قبر بصرستان بالہ صحت
 قبر فخذ الشاذلی بالصبر
 عصمت فتوحہ و ہذا باہلی
 المزارع یسقی بہ القطر۔

ہم اے بھلائے خاندان کے
 درجہ بھادوں کی قبریں باعث فخر
 ہیں، ایک قبر بلخ میں ہے اور
 ایک بصرستان میں ہے، اس نے چین
 کے گوشے گوشے میں فتح کا علم لڑایا
 اور اس قبر کو ترکستان کے انتہائی
 علاقہ میں ابرہمت سیراب کرتا ہے

تیسرا سہ ماہی سالار وہ محمد بن قاسم تھا جس نے سندھ فتح کیا
 راجہ داجہ نے ایک بڑی فوج ساتھ لیکر مقابلہ کیا، لیکن شکست
 کھائی، یہ سترہ سالہ نوجوان سپہ سالار بڑھتا ہوا دریا سے سندھ کو
 پار کر گیا اور ملتان کو جا گھیرا اور اس کو فتح کرنے کے بعد اس نے
 یہیں پر قیام کیا، اور یہاں سے مختلف شہروں کو فوجیں روانہ
 کیں تو وہ سب ہی عرصہ میں سارے سندھ پر اسلامی پرچم لہرا
 رہا تھا۔

بنی عباسیہ کا دور

بنی عباس کا دور زیادہ تر علوم کی اشاعت
 میں گزرا، نیز مفتوحہ علاقوں میں حسن
 تہذیب پر بھی اسی دور میں زور دیا گیا، بغداد جو بنی عباس کا دارالافتاء
 تھا، پہلے یہ شہر صرف و جملہ کے ایک کنارے پر تھا، لیکن مہدی
 کے زمانے میں دوسرے کنارے پر بھی آباد کیا گیا، اسے

دھبہ شہر کے پنج میں بہتا تھا، پار جانے کے لئے کشتیوں کا انتظام تھا، اس وقت بغداد میں سترہ لاکھ آدمی ایسے ہوئے تھے، امیروں اور قزاقوں کے عالی شان عمارت عجیب و غریب اور شکر منظر پیدا کرتے تھے، وہ جیلوں کے دونوں کناروں پر دو دو تک نشستنا باغ پھیلے ہوئے تھے، دریا میں جگہ جگہ سنگ مرمر کے گھاٹا بنے تھے۔

علم و فضل کے اعتبار سے بغداد کو تمام عالم اسلامی میں مرکزی حیثیت حاصل ہوئی، ہر فن کے کا ملین بغداد کی طرف کھینچے چلے آ رہے تھے، مدرسوں میں فقہ کی تعلیم کا انتظام تھا، بادشاہوں کی سرپرستی نے ابن علم حضرات کو مال مال کر دیا تھا، اس زمانے میں مختلف علوم و فنون کا عربی میں ترجمہ کیا گیا، اور مختلف موضوعات علمی پر لیسرٹ کیا گیا۔

عہد عباسیہ میں روم کی فوجیں ہمیشہ اسلامی سرحدوں پر دھاوا بولتی رہتی تھیں، بڑھتی تھیں کی مسکری زندگی کا بیشتر حصہ ان ہی کا جواب دینے میں گزرا، کبھی تو ایسا ہوتا تھا کہ اسلامی فوجیں قسطنطنیہ کی دیواروں کے نیچے تک پہنچ جاتی تھیں، اور کبھی ان کی فوجیں اسلامی سرحدوں کے اندر کافی دور تک گھس آتی تھیں۔

علوم و فنون

عہد خلافت راشدہ

خلافت راشدہ کا زیادہ تر وقت علوم نبوت کو پھیلانے میں گزرا چونکہ ان کے زمانہ میں انسانوں کو ایک اخلاقی و روحانی نظام کی ضرورت تھی، اور یہ کام علم نبوت ہی انجام دے سکتا تھا، یوں تو ہر صحابی شیعہ علم کی حیثیت رکھتا تھا کہ جہاں بھی ہوا اپنی روشنی سے اندھیروں کو ضیاء پار کرنے، صحبت نبوی کی فیض یا فتنہ پرستی اپنی جگہ مستقل درس گاہ ہوتی تھی، یہاں پر بلور نور چند درگاہوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابو ہریرہؓ تعلیم کا کام انجام دیتے تھے حضرت عائشہ کے متعلق حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب

کبھی صحابہ کرام کو کوئی اشکال پیش آتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کرتے اور آپ کے پاس اس کا حل ضرور نکلتا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت زید بن ثابتؓ اتنے بڑے عالم تھے کہ جب وہ گھوڑے پر سوار ہو کر نکلتے تو حضرت ابن عباسؓ جیسے جلیل القدر صحابی ازرا و اکرام رکاب تمام لیا کرتے، بعد وفات کے جب ان کو دفن کیا گیا تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا "علم یوں جانا ہے۔" علم کا بہت بڑا حصہ دفن ہو گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ باوجود اپنی جلالت علمی کے یہ فرما رہے تھے "آج امت کا عالم اٹھ گیا۔"

تیسرے عالم حضرت ابو ہریرہؓ تھے، جن کے آٹھ سو شاگرد تھے، مدینہ منورہ میں اور کئی درگاہیں تھیں، یہاں سپر چند کا ذکر کرتا لیا گیا، مدینہ منورہ کے علاوہ مکہ مکرمہ میں حضرت ابن عباسؓ علم و دین دیا کرتے تھے، لوگ ان کے علمی تحفہ کی بنا پر "بحر العلوم" یعنی علم کا دریا کہا کرتے تھے، کوفریں حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ کو تری کے فرائض انجام دیتے ہوئے ساتھ ساتھ لوگوں کو تعلیم بھی دیتے تھے، جب حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کی گورنری پر مقرر کیا تھا تو ان کے متعلق کوفہ والوں کے نام

جو فرمان تھا اس میں یہ الفاظ تحریر فرمائے تھے "میں نے عبد اللہ بن مسعودؓ کو تمہارے پاس بھیجا ہے اور یہ بہت بڑا علم کیا ہے۔"

ان الفاظ سے آگے عبد اللہ ابن مسعودؓ کی جلالت علمی کا اظہار مقصود تھا، ظاہر ہے کہ ایک عظیم و مقدس سستی کو دو سروں کے خاندان کے لئے خود سے ددر کر دینا ایسا ہی ہے۔

بہرہ میں حضور اکرمؐ کے خاص خادم حضرت عباد بن ثابتؓ تعلیم دیتے تھے، جنہوں نے آنحضرت کے در میں پورا قرآن شریف ختم کر لیا تھا، ان کے پیچھے جب ظہار پڑھے تھے تو دیکھے دالوں کو شاہی جلوس کا گمان گذرتا تھا۔

محض شام کا مشہور شہر ہے، حضرت معاذ بن جبل کا متعلق ہیں، ان کے متعلق ابو مسلم خولانیؓ فرماتے ہیں "جب میں محض کی جامع مسجد میں آیا تو دیکھا کہ ایک نوجوان تیس مقرر صحابہؓ کے

درمیان بیٹھا ہے اور وہ ان سے منسلک دریافت کر رہے ہیں، میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے، جواب ملا کہ "معاذ"

مصر میں حضرت عبداللہ بن مسرین العاصی مرقوم ہو گئے تھے اور وہاں پر بھی ان کا حلقہ درس شروع ہو گیا تھا، ان ہی صحابہ نے حضور اکرم کی حیات ہی میں حدیث کی ایک کتاب مرتب کر لی تھی، ان چند درمگانوں کا ذکر صحابہ کرام کے علمی انوار کا اندازہ لگانے کے لیے کافی ہو گا، ان علوم سے ہمت کر صواب کرام کو دوسرے علوم یا فنون کی طرف زیادہ توجہ کرنے کی فرمت نہیں ملی، پھر بھی جو کچھ توجہ لگتی ہے قابل ستائش ہے، نئے نئے شہر آباد کئے گئے، جنہیں کوثر، جعفرہ، قسطنطینہ اور موصل کافی مشہور ہیں، یہ علاوہ شہروں کی حیثیت کے فرمی چھاڑیاں بھی تھیں، صحابہ کرام کا محکومی نظام درمیان تمدن قوموں سے بھی بہتر ہو گیا تھا، فوج کی تنوع کا ہر قسم انتظام کیا گیا، مختلف جنگوں میں مجاہدین کی تنخواہیں بھی تلف نہیں جتنا پھر جنگ قادسیہ و یرموک میں شریک ہونے والوں کو ملتی تھی، دو ہزار اور ایک ہزار درہم سالانہ فی کس مقرر تھے، عورتوں کو بھی بلحاظ خدمات پانچ سو سے دو سو درہم سالانہ اور بچوں کو سو درہم مقرر تھے۔

فوج کے بھی کئی حصے بلحاظ انتظام جنگ مقرر تھے، طبعی و لگتی فوج، مقدمہ (فوج کا اگلا حصہ) قلب (درمیان حصہ) جہاں سب سالار ہوتا تھا، سینہ (قلب کا دائیں طرف کا حصہ) سپرہ (دائیں طرف کا حصہ) ساقہ (پچھلا حصہ) روم (ساقہ کے پیچھے امدادی حصہ) دائرہ فوج کے لیے جگہ اور پانی تلاش کرنیوالی جماعت) مجرد (سبے قاصدہ فوج) رکبان (دشمنوں کو خراسان داسہ سوار) راجل (دیباہہ) رماۃ (تیرانداز) ہر دستے پر ایک امیر ہوتا تھا، اور ان سب کا ایک کمانڈر انچیف۔

آلات حرب کے لحاظ سے بھی صحابہ کرام کے دور میں کافی ترقی ہوئی، حضور اکرم کے زمانہ میں جنین اور دیکھنے بننے لگے تھے۔ چنانچہ لکتا فی نے لکھا ہے :- سب سے پہلے یو یا یہ اسلام میں اول دبابہ صنعت فی الاسلام بنا یا گیا وہ درمی و بابہ تھا جو لکتا فی دبابہ صنعت علی الطائف حسین حاضر ہا رسول اللہ صلی

علیہ السلام۔
حاضرہ فرمایا تھا (الکتا فی مشق)
اسی طائفہ کے حاضرہ میں رسول اکرم نے جنین بھی استعمال فرمائی تھی، لکتا فی لکھتا ہے :-

اول من رمی بالجنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل الطائف دخل نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت دبابہ تم رجولاً الخ جلد الطائف لیسر قوا۔ تاکہ اس کے دروازہ میں آگ لگاری صحابہ کرام نے اپنے زمانہ کی تمدن حکومتوں روح و فاس کے آلات حرب کو سبے تلف استعمال کیا، اس کے علاوہ آلات جنگوں میں استعمال کیا جانے لگا، دوسرے آلات جن کا ذکر مورخ دمشق وغیرہ میں ملتا ہے، وہ ہتھیار دکنندہ، جنین، سلم دستی کڑھتیاں و تار کڑھتی کا ٹیکہ ہیں۔

مگر بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک ہی میں ڈھالا گیا، اسے پہننے رومی دیرانی سے مراد ہے، حضرت عمر کے قریب شدہ سکوتوں پر الحمد للہ لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ کے نقوش کندہ ہوتے تھے حضرت عثمان کے زمانہ میں سکوتوں پر صرف اللہ اکبر کندہ کیا گیا۔

ڈاک کے انتظام کے لحاظ سے بھی اس دور میں کافی ترقی ہو چکی تھی، معنی کا بیان ہے کہ حضرت معاذ نے سب سے پہلے حکم ڈاک قائم کیا، لیکن یہ صحیح نہیں ہے، نیکر عہد نشا روتی میں جا بجا "مدیر" کا ذکر آتا ہے، اور دوسرے واقعات سے بھی اسکی تصدیق ہوتی ہے۔

علوم کے اعتبار سے حضرت عثمان کا زمانہ ترتیب قرآن کے موضوع پر شہرت یافتہ ہے، جب اسلام مختلف ملکوں میں پھیلا تو ان میں اختلاف قرآء نمودار ہوا، حضرت عثمان نے یہ دیکھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد کے لکھے ہوئے قرآن کی آٹھ نقلیں تیار کر دئیں، اور ایک ایک نقل مختلف صوبوں کو روانہ کر دی۔
عمر حدیث کا بھی کافی ذوق صحابہ کرام کے زمانہ میں تھا لوگ ایک ایک حدیث کو معلوم کرنے کی خاطر سیکڑوں اور ہزاروں

میں کا سفر کیا کرتے، چنانچہ صحیح بخاری میں منقول ہے جابر بن عبد اللہ
 رضی اللہ عنہما نے جو صرف ایک حدیث سننے کے لیے ایک مہینہ کی
 مسافت طے کی (شام کا سفر اختیار کیا) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ
 عنہ نے عقبہ بن عامر سے ایک حدیث معلوم کرنے کی خاطر ایک طویل
 سفر اختیار کیا، ایک دو مہرے شائق علم نے یو در واد سے ایک
 حدیث سننے کے لیے مدینہ سے دمشق کا سفر اختیار کیا اور ایک
 صحابی کا واقعہ ہے کہ انہوں نے قتادہ بن عبید سے حدیث سننے
 کے لیے مصر کا سفر اختیار کیا، یہ تھا علم حدیث کا اشتیاق
 اس دور میں۔

حضرت علیؑ نے ایک شخص کو غلط قرآن پڑھتے ہوئے
 دیکھ کر خیال کیا کہ کوئی ایسا طریقہ ایجاد کیا ہوگا جس کی وجہ سے
 اعراب کی غلطیاں نہ ہوں، چنانچہ ابو الاسود دؤلی نے یہ ہدایت علم غم کی
 تدوین پر مامور کیا۔

اکثر مورخین خلفائے بنی امیہ کو الزام دیتے
عہد بنی امیہ ہیں کہ انھوں نے علم عرب کوئی خاص توجہ نہیں دی
 ایک حد تک یہ بات صحیح بھی ہے، لیکن اضطرابی امور کے لحاظ سے
 بنی امیہ کو معاف کیا جا سکتا ہے، چونکہ ان کے اکثر مسلمانین
 فتوحات کی طرف متوجہ رہے، افریقہ میں اسلامی فتوحات کی
 استواری میں جو خوبی جلیں ہوتی ہیں، انہوں نے ان کو مسیطر
 صرف دیکھا۔

پھر بھی انہوں نے تحسین قدر کام کیا وہ لائق تحسین ہے
 حضرت امیر معاویہؓ نے ایک سخی طیب بن اشل کو اپنے دربار میں
 بلا کر حکم دیا تھا کہ وہ طب کی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کرے اور
 آپ نے ہی عابد کو صفحہ اس سے طلب فرما کر مہیور کیا تھا کہ وہ شایان
 یمن کی تاریخ ایک جگہ کنی صورت میں مرتب کر دے، حضرت
 عمر بن عبدالعزیز جب مصر کی گورنری پر فائز تھے تو آپ نے یونانی
 علوم کی طرف توجہ فرمائی اور اس سلسلہ میں الجبر سے جو سکندر بیجا
 علوم کا سب سے بڑا ماحر تھا، ملاقات کی اور اس کو حفظان
 کا نگران مقرر فرمایا۔

ولید بن عبدالملک کا ایک درباری تھا، حملہ لقا سم
 مجاز جس کے حافظہ کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ ایک ہی نشست میں

۲۹۰ فقید سے شعر لائے، جاہلیت کے سنا ڈالے تھے، حضرت
 عمر بن عبدالعزیزؓ ہی کے زمانہ میں حدیثیں جمع کی گئیں۔
عہد اندلس اندلس میں بھی بنی امیہ ہی کی حکومت تھی جب
 مسلمانوں نے اندلس میں قدم رکھے تھے
 اس وقت اندلس انتہائی جہالت کے غار میں پڑا ہوا تھا، مسلمانوں
 کے آتے ہی یہاں علم کی روشنی بھینے لگی۔

علم پروری کے مسئلے میں اموی خلیفہ حکم ثانی کا نام قابل
 ذکر ہے اس خلیفہ نے مختلف ممالک مشرق سے کتب منگوا کر اپنے
 کتب خانہ میں جمع کر دئی تھیں، جن کی صرف نمبر ست چالیس جلدوں میں
 تیار ہوتی تھی، اسی کے عہد میں ابن ماجہ، ابن رشد جیسے نامور
 علماء پیدا ہوئے صنف نازک نے بھی اس زمانے میں ترقی کی
 تھی، چنانچہ ولادہ زہرف ایک شاعر تھی بلکہ علم بیان معانی میں بھی
 ماہر تھی، عائشہ شاہزادہ احمد کی ایک دخترا ایک فاضلہ تھی، جس
 کے خطبات سے لوگ فصاحت و بلاغت سیکھتے تھے، یہ تو امرام
 کے طبقہ کا حال تھا، لیکن غریبوں میں بھی علمی ذوق پایا جاتا تھا
 چنانچہ سستی ایک معمولی خاندان کی لڑکی تھی، ادب و فلسفہ میں مہارت
 رکھتی تھی، اس کی دانائی کی وجہ سے خلیفہ نے اس کو اپنا پڑوسیٹ
 سکر بیٹری بنا لیا تھا، مریم دیقوبہ لائفاری کی بیٹی، ادب و
 شعر کی تعلیم لوگوں کو دیتی تھی۔

فنون کے اعتبار سے بھی بنی امیہ کافی ترقی کر چکے تھے، امیر
 معاویہؓ نے اپنے زمانے میں سترہ سو کشتیاں تیار کروائیں،
 آہستہ آہستہ شام اور مصر کی بندرگاہوں میں جہاز بھی بنانے لگے
 جنگی جہازوں کے علاوہ تجارتی جہاز بھی ہر وقت بندرگاہوں میں
 لنگر انداز رہتے تھے۔

بنی عباس کے زمانے میں بہت ترقی
عہد بنی عباس علوم و فنون میں کوشش کی گئی شاید
 ہی کمی دور میں کی گئی ہو، خلفائے عباسیہ نے بذات خود علم کی سرپرستی
 کی، انہوں نے علماء کی خوب قدر کی، چنانچہ ان کے علمی ذوق کا
 اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہارون الرشید نے ایک عالم ابن مہدی کے
 ایک لاکھ درہم، دو لاکھ درہم الگ الگ وقت داد میں دیئے تھے
 اور امامون کی علم پروری کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ

عہد عجمیہ میں سے شاعر بھی کتابوں کا ترجمہ عربی زبان میں
ہوا، زیادہ تر یونانی علوم کی طرف تو عہد دی گئی، نیز کہ اس زمانے
میں انھیں کے فلسفہ اور متحولات مروج تھے، علاوہ کتب مذکورہ
کے اور بھی بہت سی کتابوں کا ترجمہ عربی میں کیا گیا، مسلمانوں نے
خود ان کی تقلید میں کتابیں لکھنی شروع کر دی تھیں، لیکن یہ محض
تقلید نہیں تھی بلکہ ان میں جدت بھی ہوتی تھی اور دیکھ لیتے ہیں
بھی غالی نہیں ہوتی تھیں، حقیقی لحاظ سے بھی اعلیٰ حیثیت رکھتی تھیں
مختلف علوم و فنون میں مسلمانوں نے کافی و مترس حاصل کی تھی جس کا
اجمالی اندازہ ذیل کی تفصیلات سے ہوگا۔

علم جبر افریقیہ | صاحب تمدن عرب، ذاکتہ گستاوی بان
لکھتے ہیں:-

سلیمان ایک عربی تاجر کا سفر نامہ جس نے نویں صدی
عیسوی میں چین کا سفر کیا اور بیسے عربوں کا پہلا سفر نامہ کہنا چاہیے
سلیمان مقام سرف سے جو خلیج فارس کا ایک بندرگاہ ہے اور جہاں
چینی جہاز اکثر آیا کرتے تھے روانہ ہوا، اور بحر ہند سے گذر کر ساحل
چین پر پہنچا، اس سفر نامہ کو جو سنہ ۹۰۰ء میں لکھا گیا تھا اس کے ایک
ہمنواؤ یوڈیرس نے سنہ ۱۰۰۰ء میں لکھا، (تمدن عرب ص ۲۲۷)

لوگوں کو سیاحت کا کس قدر شوق تھا، اس کا
اندازہ مشہور سیاح ابن بطوطہ کے سفر نامے سے ہو سکتا
ہے۔

ابن بطوطہ ۱۳۰۵ء تا ۱۳۳۱ء سفری تجربے سے روانہ ہوا اور شمالی
افریقہ، مصر، فلسطین، عراق، عجم، شمالی عربستان، مکنگ، روس کا
حصہ وسطی، فلسطینیہ وغیرہ سے ہوتا ہوا، بحار، خراسان اور قندہار
کے راستے سے ہندوستان آیا، وہلی میں جو اس وقت ایک اسلامی
حکومت کا پایہ تخت تھا، بادشاہ نے اس کے ہاتھ شہنشاہ چین کو بیٹھا
بھیجا، دہلی سے وہ بحری راستے سے لکھا، سائر اور جہاد ہوا، اس
شہر میں بیٹھا جو چین کے نام سے مشہور تھا، اور پھر بحری راستے سے
اسپین وطن کو واپس آیا، اس کے پہلے اسفار چوبیس سال میں
تمم ہوئے، ابن بطوطہ اتنی دوا روش سے نہ تھا، اور اس نے
وطن میں آنے کے بعد اندلس کا سفر کیا اذنا فریقہ کے اندر وہ
حصہ ٹیکٹو تک پہنچا، اس نے سنہ ۱۳۳۰ء میں گویا گل ریل مسکوں کا

اچھے زمانے کے مشہور مترجم، جنین کو اس کی ترجمہ کتابوں پر
اس کے جمودن سوتا دیتا تھا، اسی وجہ سے جنین زیادہ مومنے
کا غنڈہ لکھا کرتا تھا تاکہ وزن بڑھ جائے، اسی نے ایک بار مردان
ابن ابی حفصہ کو ایک تہم کا انعام پانچ روزہ رینار، غلت زتین ایک
گھوڑا اور دس یونانی کینز دی تھیں۔

ماہون جب بر سر تخت آیا تو اس نے ہارون کے قائم کردہ
ہیت الحکمتہ کو اور ترقی دی۔ قیصر روم سے یونانی کتب منگوا کر
ان کا ترجمہ عربی میں کرایا، مترجم جنین دلیعوب کنڈی تھے
جنین عہد عجمیہ میں یونانی کتب کا سب سے بڑا ماہر
اور مترجم تھا، جنین طب اور فاضلک جالینوس کی کتابوں کا ترجمہ کیا
کرتا تھا، چنانچہ اس نے صرف جالینوس کی ہندہ کتب کا ترجمہ
عربی زبان میں کیا، یہ ترجمہ کا اتنا بڑا محسوس تھا کہ اکثر ترجمے اس کی
اصلاح کے بغیر شائع نہیں ہوتے تھے، اسطو داستاٹون کی بھی
اکثر کتابوں کا ترجمہ اسی کا رہن منت ہے، اسی وجہ سے اس کو
مترجمین کا انسر مقرر کیا گیا تھا، یہ چار زبانیں، فارسی، عربی
یونانی، اور سریانی مانتا تھا، اس کے بیٹے اسحاق نے فلسفہ اور
خاص کیا اسطو کی کتابوں کا ترجمہ کیا۔

دوسرا بڑا مترجم قسطا بن لوقا بلجکی تھا، یہ شاہی نصرانی
تھا، فلسفہ اور طب میں کمال رکھتا تھا، اس نے بہت سی کتابیں
یونانی سے عربی میں ترجمہ کیں، قسطا ایک معتبر مترجم سمجھا جاتا تھا
یونانی، سریانی، عربی تین زبانوں کا ماہر تھا، اس کی مترجمہ کتابیں
تاریخ، فلسفہ، فلکیات، جبر، مقابلہ، علم ہندسہ منطق اور ادب
سے تعلق رکھتی ہیں۔

البطریق منصور کے زمانے کا مشہور مترجم تھا، اس کا ترجمہ
نہایت عمدہ ہوتا تھا، اس نے بہت سی کتب قدیمہ کا ترجمہ عربی زبان
میں کیا۔

جیش الاعم بھی ایک مشہور مترجم گذرا ہے، اس نے
صرف جالینوس کی اٹھارہ کتابوں کا ترجمہ عربی میں کیا ہے۔

یونانی عالم بطیوس کی کتاب جیجی کا ترجمہ بھی برکی نے
کیا اور کتاب الار لہ کا ابن الصلت نے، اسی کی جغرافیہ کی دو
کتابوں کا ترجمہ بھی اسی دور میں ہوا۔

سفر کرنے کے بعد فارس میں وفات پائی (تہذیب عرب ص ۲۶۹ تا ۲۷۰ء)

المعین جس کا زمانہ تیرہویں صدی عیسوی کے شروع کا ہے اور جس کا ذکر ہم نے ہیئت دانوں میں کیا ہے، یہاں میں بھی محبوب ہو سکتا ہے، اس نے شمالی افریقہ کے ساحل مراکش سے لیکر مرنگ سفر کیا اور بطلیموس کے نقشہ افریقہ کو درست کر کے غرض سے چوالیس مقامات کے عرض البلد اور پانچ ہیئت دریا قسٹ کے (تہذیب عرب ص ۲۶۹ء)

سب سے مشہور عرب جغرافیائی اور سی ہے، اسکی تصنیفات نے جولاطینی میں ترجمہ ہوئیں، جغرافیہ کا علم یورپ کے ازمز متوسلہ میں پھیلا یا (تہذیب عرب ص ۲۷۱ء)

شمسہ عرب جغرافیہ میں قدر دینی اور باقوت کا بھی نام لوں گا، جو تیرہویں صدی میں تھے، یا قوت کا جغرافیہ کل حکومت اسلام کی ایک لغت ہے، جس میں ہر ایک مقام کے متعلق بہت کچھ واقعات لکھے گئے ہیں۔

(تہذیب عرب ص ۲۷۱ء)

عربوں نے بہت بڑی تصنیفات جغرافیہ کی چھوڑی ہیں جن میں سے بعض ایک مدت تک یورپ میں پڑھائی گئیں۔ (تہذیب عرب ص ۲۷۱ء)

البیرونی نے جو محمود غزنوی کی فتح کے ساتھ ستلہ میں ہندوستان آیا، سندھ اور شمالی ہندوستان کی یا بہت بہت سے مشاہدات شائع کئے اور حسابات نجوم کی رو سے اس ملک کا نقشہ درست کرنے کا ارادہ کیا (تہذیب عرب ص ۲۷۹ء)

ریاضی اور اس سے متعلقہ دو کے علوم | ریاضی میں کئی نون مشہور مؤرخ تو لایکی لکھتا ہے کہ روم ہندسہ، عربوں نے لایا اور لکھا تیس، اب ہم تمدن عرب کے وہ چند اقتباسات پیش کرتے ہیں جس سے علوم ریاضیہ متعلق ترقی کرنے کے آجائیگی۔

جبر مفاد کا شوق اس قدر پھیلا ہوا تھا کہ المامون نے نویں صدی عیسوی کے اوائل میں اپنے دربار کے ایک مہندس ہندس

موسیٰ کو اس علم میں ایک عام فہم کتاب لکھنے کا حکم دیا۔ (تہذیب عرب ص ۲۷۱ء) ہیئت کے متعلق تمدن عرب میں درج ہے۔ اس علم میں فقط عربوں نے کمال حاصل کیا بلکہ ان کے جانشینوں نے بھی بڑی ترقی کی، علی الخصوص تیمور کے بیٹے ایل بیگ نے جس کی زندگی میں ملک مشہور ہے اور بغداد کی آخری تالیفات میں ہے، بغداد کے مدرسہ ہیئت کا قیام ۱۰۰۰ء تا ۱۰۰۰ء تک یعنی سات سو برس رہا (تہذیب عرب ص ۲۷۱ء)

بارون الرشید اور علی الخصوص مامون کے زمانہ میں ۸۰۰ء تا ۹۰۰ء بغداد کے مدرسہ ہیئت نے بڑے بڑے کام کیے، بغداد اور دمشق کے رصد خانوں میں جو مشاہدات کئے گئے تھے وہ ایک کتاب میں جس کا نام ریاضات محققہ تھا جمع کئے گئے تھے (تہذیب عرب ص ۲۷۱ء)

ابیرینی محمود غزنوی کے شیر نے ستلہ عالم کے بڑے بڑے مقامات کے طول البلد اور عرض البلد کی جدولیں تیار کیں (تہذیب عرب ص ۲۷۱ء)

ابن الہندی جو ستلہ میں قاہرہ میں رہتا تھا، لکھتا ہے کہ اس شہر کے کچھ نادیں دو کترہ سماوی اور چھ ہزار کتابیں ریاضی اور ہیئت کی تھیں (تہذیب عرب ص ۲۷۱ء)

بلا کہ کے بھائی قبلی خان جس نے اس وقت چین کو فتح کیا تھا، قاہرہ اور بغداد کی تصنیفات ہیئت کو اس ملک میں لے گیا، ہمیں معلوم ہے کہ چین کے مہندسین نے اور علی الخصوص کوشونگ نے ۱۰۰۰ء میں ان ہی کتابوں سے کل ہیئت کا علم حاصل کیا، اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ عربوں ہی نے اس علم کو تمام دنیا میں پھیلا یا (تہذیب عرب ص ۲۷۱ء)

یہ تھا حال عربوں کے علمی ذوق کا۔ آئیے اب دیکھیں انھوں نے علم طب میں کتنی ترقی کی تھی، چونکہ آج کے زمانے کو اپنی طبی ترقیوں پر ناز ہے، اس زمانہ کے لحاظ سے عربوں کی علم طب میں ترقی اس سے کہیں بڑھ کر تھی۔

علم طب | سائے خود معین کو یہ بات تسلیم ہے کہ علم طب اپنی موجودہ شکل میں مسلمانوں کی ایک سب سے علم طب میں مسلمانوں نے کیا حیرت انگیز اضافے کئے اسکو تمدن عرب کے

حاملے سے نقل کیا جاتا ہے۔

علم طب بہ عقاب اور علوم کے یونانیوں میں بہت کچھ ترقی کر چکا تھا، اور عربوں کو ان کی تصنیفات میں بہت کچھ حاصل ملا پہلا ترجمہ یونانی کتابوں کا ہار دز نامی ایک عالم نے ۶۲۵ء میں کیا، اس کا خلاصہ جو مجموعہ کے نام سے شائع ہوا، پرانے اطباء اور علی الخصوص جالینوس کی تصنیفات کا انتخاب ہے اس کے بعد ہی ہیپو کرائمز، پال ڈسے ٹرن وغیرہ کی کتابوں کا ترجمہ ہوا (تمدن عرب ص ۲۱۱)

عربوں میں سب سے پہلے پراتا اور سب سے مشہور کیمیائی و طبی جابر تھا، اس کا زمانہ آٹھویں صدی عیسوی کا آخر ہے، اس کی تصنیفات بہ کثرت ہیں، لیکن چونکہ یہ نام بہت عام ہے، اسکی تصنیفات کا تمیز کرنا مشکل ہے، کچھ کتابوں میں اس کی لاطینی میں ترجمہ ہوئیں، جن میں سے ایک نتائج انگلیس کے نام سے معروف ہے، اس کا ترجمہ ۱۶۲۷ء میں فرانس میں ہوا جس کا ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتاب کتنے دنوں تک یورپ میں مستند سمجھی گئی (تمدن عرب ص ۲۱۲)

عرب اطباء میں ایک بہت مشہور شخص الفرائزی ہے جس کا نام کیمیائیوں کے بیان میں اچھا ہے، اس کی پیدائش ۷۵۰ء اور وفات ۸۲۰ء میں ہوئی اور اس نے پچاس سال تک بتدا میں طب کیا، اس کی تصانیف بہت ہی مختلف علوم میں ہیں فلسفہ و تاریخ کیمیا و طب وغیرہ سب پر اس نے کلمہ ہے، الفرائزی اپنے متقدمین کی طبی تصنیفات کا سمجھنا امتحان شفاخانوں میں ملنے والیوں پر کرتا تھا (تمدن عرب ص ۲۱۳)

الفرائزی کی اکثر تصنیفات کا ترجمہ لاطینی میں ہوا اور یہ کئی مرتبہ چھاپی گئیں، علی الخصوص ۱۵۷۰ء میں وینس میں اور ۱۵۷۵ء اور ۱۶۲۵ء میں طبع ہوئی، یورپ کے طبی دارالعلوموں میں ایک مدت دراز تک الفرائزی کی تصنیفات درس میں رہی۔

(تمدن عرب ص ۲۱۴)

اطباء عرب میں سب سے زیادہ مشہور یوحنا بن سینا تھا اس کی تصنیفات کا اثر اتنے زیادے تک رہا کہ لوگ اس کو ملکا اطباء کہتے ہیں، اس کا سال پیدائش ۸۵۰ء اور سال وفات ۹۲۵ء

ہے (تمدن عرب ص ۲۱۵)

سترہویں صدی تک، یوحنا سینا اور الفرائزی کی کتابیں یورپ میں پڑھائی جاتی تھیں، جیسا کہ اس دارالعلوم کے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے جو ۱۱۷۰ء میں بنا تھا (تمدن عرب ص ۲۱۵)

یوحنا سینا کی تصنیفات کا ترجمہ تمام دنیا کی زبانوں میں ہو گیا اور دس صدی تک طب کا دار و مدار ان ہی پر رہا، فرانس اور اطالیہ کے دارالعلوموں میں طبی تعلیم کی بنیاد ان ہی تصنیفات پر رہی اٹھارہویں صدی تک بھی یہ تصنیفات دوبارہ طبع ہوتی رہیں اور ان کو فرانس میں متروک ہوئے پچاس سال سے زیادہ کا زمانہ نہیں گزرا (تمدن عرب ص ۲۱۶)

اکتشافات و ایجادات

مسلمانوں نے نہ صرف اپنے پیش روؤں کے علوم کو فائدہ کیا بلکہ اپنی طرف سے مختلف ایجادیں بھی کیں، ہم چند عنوانوں کے تحت ان کو بیان کرتے ہیں۔

کافد سازی

کافد یا نکل مسلمانوں کا فن ہے، سب سے پہلے جو روٹی سے کافد تیار ہوا وہ مسلمانوں کی ایجاد ہے، چنانچہ مشہور مؤرخ ڈاکٹر گستاوی بان محمد ص ۱۰۰ میں لکھتے ہیں :-

کاسیری نے اس کو ریل کے کتخانہ میں جو سوئی کافد پر ۱۱۷۰ء کی کھی ہوئی کتاب پائی ہے اور جو یورپ کے کتخانوں میں سب سے قدیم قلمی نسخہ ہے، اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں ہی نے پہلے پہل چپم کی جگہ کافد کا استعمال کیا۔

(تمدن عرب ص ۲۱۳)

اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ عربوں ہی نے چیتروں کا فائدہ اٹھایا، ایجاد کیا جو نہایت مشکل اور مستعد و دستکاروں کی تخلیق ہے (تمدن عرب ص ۲۱۴)

مؤرخ مذکور کے بیان کی تائید عیسویوں کی اس تحریر سے بھی ہوتی ہے وہ لکھتا ہے ۶۷۵ء میں سرقدو بنار اس شہر سے کافد بنائے جانے لگے تھے اور ۷۵۰ء میں یوسف بن عمرو نامی ایک شخص نے شہر کی بجائے روٹی کا افواج کرنا جس کا ذکر مؤرخوں نے بیان کیا، کافی ایجادوں میں ایک انقلابی ایجاد تھی جس سے شہر میں

مدد ملی۔

گھڑی

گھڑی جو آجکل ہماری زندگی کا جزو و لا ینفک ہے خاص مسلمانوں کی ایجاد ہے، چنانچہ تاریخ بنیادی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہارون الرشید نے فرانس کے بادشاہ شارلمین کو علاوہ دیگر تحائف کے ایک عظیم روزگار گھڑی بھی بھیجی تھی، اس کی صفت کچھ اس قسم کی تھی کہ اس کے ہارہ دروازوں میں ہر گھنٹہ کے بعد ایک دروازہ کھلتا تھا، اور اس میں گھنٹیوں کی تعداد کے مطابق تانبے کی گولیاں نکل کر پستے کی مثال پر گر کر آواز دیتیں، اور اس وقت تک ہر دروازہ کھلا رہتا جب تک ہارہ دروازوں کا عددہ پورا نہ ہوجائے، جب ان ہارہ دروازوں کا یعنی گھنٹیوں کا دورہ پورا ہوجاتا تو بارہ سواروں کی تصویریں نکل کر گھڑی کی سطح پر چسک لگائیں، فرانسیسی اس نادر گھڑی کو دیکھ کر حیران رہے۔

ابن جبیر الاندلسی اپنے سفر نامہ میں دمشق کی جامع مسجد میں ایک ایسی قسم کی گھڑی کا ہونا بیان کرتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گھڑیاں عام تو نہیں البتہ معروف عام ضرور تھیں۔

قطب نما کہا جاتا ہے کہ ابن چین قلب نامکے موجد ہیں لیکن ڈاکٹر لیلیان اور موسیو سدری نے بدلائن ثابت کیا ہے کہ اس کے موجد مسلمان ہیں اور انھیں کے ذریعہ آٹھ یورپ میں پہنچا، عربوں نے اس آئینہ کا استعمال کیا، ہجرت صدی عیسوی کے آغاز میں کیا۔

فن طب اور کیمیا میں ایجادات فن طب کا بیان اس سے پہلے گذر چکا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اس فن میں مسلمانوں نے کتنی ترقی کی تھی علاوہ ترقی کے اس فن میں عربوں نے بہت سی ایجادات بھی کیں، پتھری نکالنا، جو اس وقت بالکل جدید عمل سمجھا جاتا ہے البتہ اس نامی ایک حشر طیبی حشر نے اپنی کتاب میں اس عمل کا ذکر کیا ہے، یہ البتہ اس جس کا اصل نام دراصل شیخ ابو القاسم بن عباس ہے۔ بہت سے آلات جراحی کا موجد ہے، اس کی ایک شہرت صغیر طب میں ہے جس کا نام دراصل ابن من عجز عن اقلیف ہے، اور جو تیس مقالوں پر تقسیم ہے

اس کی تصنیفات میں جو لاطینی میں ۱۲۰۰ء میں ترجمہ ہوئیں ان کی آخری اشاعت بالکل قریب کے زمانے کی ہے، کیونکہ یہ ۱۲۰۰ء میں ہوئی۔

حاجی جوشہور عربی کیمیا دان ہے۔ کیمیا میں کئی چیزوں کا موجد ہے، مثلاً شوری سے کاتیزاب، ماربلوگ، ملح القسوی، نوشادر، چاندی کا شورہ، ازریق سلیمانی، لاسبل لاجر و قیسرہ، اس کی تصنیفات میں مختلف کیمیائی عملیات، مثلاً عرق کی کشید علم ہندی، ہائیڈروجن کی طریقہ تکیل اور گلانے کا بیان بھی پایا جاتا ہے حاجی بہت ہی مشہور شخص ہے اور اس کی تصنیفات علم کیمیا میں ایک ہزار سے زیادہ ہیں، کہتے ہیں کہ یہ خراسان کا رہنے والا تھا اور اس کا زمانہ ۱۲۰۰ء کا ہے۔

عربوں نے علم کیمیا میں کس قدر ترقی کی تھی، اس کا اندازہ مصنف تمدن عرب کی مندرجہ ذیل جملوں سے ہوتا ہے۔

عرب ہی ان مرکبات کے موجد ہیں جو کیمیا اور حرمت میں ہر روز استعمال کیے جاتے ہیں، یعنی گندھک کاتیزاب اور انگھل، سب سے پہلے ان کا بیان الرازی کی تصنیف میں ہوا ہے جس نے ۱۲۰۰ء میں وفات پائی، گندھک کاتیزاب داج اندہ کی تقطیر سے اور انگھل ددو یا حشر شربوں کی تقطیر سے بنا جاتا ہے (تمدن عرب ص ۱۲۱)۔

عربوں نے مذکورہ بالا مرکبات کے علاوہ اور بھی ایجادیں علم کیمیا میں کی ہیں، کلورائیڈ آف مرکوری، پوٹاش، المونیا اور فری بھی انہی کے دجا ذکر وہ مرکبات ہیں، ان کی ترقی کے تعلق ڈاکٹر ”ویبر لکھتا ہے۔“

عربوں نے تیزابوں کی ایجاد اور ساختہ تک (علمی) نقطہ خیال سے علم کیمیا کی صحیح بنیاد قائم کی، مورخ گرن بھی اس چیز کا معترف ہے کہ ”علم کیمیا اپنے ارتقاء اور اصلیت کے اعتبار سے عربوں کی سعی و جدوجہد کا منت کش ہے، انھوں نے ہی سب سے پہلے تقطیر کے لیے قرع انہی ایجاد کیا۔“

آلات حرب آلات حرب میں مسلمانوں نے کافی ترقی کی، چنانچہ توپ مسلمانوں کی ایجاد ہے۔

اس کو سب سے پہلے امیر یعقوب نامی نے اپنے ایک باغی سردار کے مقابلہ میں استعمال کیا، باغی سردار کے شہر مہدراہی (جو انگریزوں میں ہے) کے قاصرے میں مختلف خیشوں کے ذریعہ ریلواریوں پر حملہ کیا، ان خیشوں سے سوسود ہاڑیں نکل کر شہر میں پھرا اور آگ کے گولے برسا رہی تھیں، یہ واقعہ مشہور کتابے اس کے ایک سوسال بعد بھی توپ کا ذکر کرتا ہے، چنانچہ عینیں حملوں کے جواب میں عربوں نے اس کو استعمال کیا، ۱۳۳۷ھ میں الجبر کی حفاظت اسی سے کی گئی، سپر انٹانس یا روم نے حملہ کیا تھا، وہ خود لکھتا ہے :-

شہر کے مسلمان فوج پر بہت سی گرجے والی چیزیں اور لوہے کے گولے بہت بڑے سبب کے برابر پھینکے تھے، یہ گولے اس قدر درد جاتے تھے کہ بعض فوج کے اس پار رہ جاتے تھے اور بعض فوج میں گرتے تھے (تذکرہ عرب مشرق)،

بار دو بھی انہی کی ایجاد ہے، اس کے متعلق بھی مؤرخ جرجی زیدان لکھتا ہے کہ :-

بار دو اہل عرب کے پاس ایک مشہور چیز تھی، اور وہ لوگ شورٹس سے پچاس سال پہلے اس کا استعمال کرتے رہے تھے، جبکہ اہل فرنگ شورٹس کو اس کا موعد تاتے ہیں۔ اور ثبوت بھی ہے کہ تیرہویں صدی کے داغ میں بھی اہل عرب سنہ بار دو مانانے کی ترکیب اسی طرح بتاتی، جس طرح آجکل بتائی جاتی ہے۔

اس بار دو کے علاوہ اور ایک آتشیں بار دو تھی، وہی سلطنت سے اس کو چھپایا۔

قطنطین پارٹیزوگین نے بھی اس بار دو کو چھپایا، لیکن عربوں نے معلوم کر لیا، عرب اس کو بڑائیوں میں استعمال کیا کرتے تھے چنانچہ فران دین جو صلیبی جنگوں میں شریک تھا اسکی خوفناک ہمتیت و شہیت کو دیکھ کر اسکو خوفناک اڑتے ہوئے اڑھوں کی مثال دیتا ہے۔ چونکہ یہ اور سے دشمنوں پر پھینکی جاتی تھی۔

یہ فقہر مسابیان مسلمانوں کی علم پرستی اور فکون پسندی کو سمجھنے کے لئے کافی ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر مسلمان یہ محبتیں نہ کرتے تو ہم نہ صرف قدم یونانی لشکر سے خردم رہ جاتے بلکہ ان ایجادات و اختراعات

سے بھی نابلد ہوتے، جو آج کی ترقی یافتہ ایک اربوں کی بیادیں ہیں۔

تقریباً اعلیٰ یونانی لشکر پھر عربی میں منتقل کر لیا گیا اور حقیقت میں یہ عربوں کا دنیا پر بہت بڑا احسان ہے، مشہور مؤرخ لکھتا ہے :-

صرف مسلمانوں کی بدولت فلسفہ یونان دوبارہ زندہ ہوا۔ یہ تھا مسلمانوں کی ترقیوں کا ایک مختصر بیان، اب ان اسباب پر غور کیا جائے گا جن کی وجہ سے یہ عروج نصیب ہوا، چونکہ تاریخ ان میں کہیں کسی قوم کی ترقی اور عروج کی ایسی حیرت انگیز داستان نہیں ملتی، وہ بھی بالکل سچی داستان، جن کو اغیباٰ مرہا رہے ہیں در نہ ہمیں معلوم ان کی فکر کی عظمتیں اور دماغ کی قوتیں نہ جانے کہاں جا کر ختم ہوتی ہوں گی۔ انھوں نے جامعہ نظامیہ قائم کیا جس میں رازداری، مخانی جیسے نامور علم پر پیدا ہوئے، مسلمانوں کی مسلم پرستی کا اس سے اندازہ ہوگا کہ قرطبہ اور طلیطلہ کی اسلامی یونیورسٹیوں میں غیر قوم کے طلبہ اگر تحصیل علم کرتے۔

اسباب عروج

جس طرح سامان نظام کائنات ایک نظم کے ساتھ چل رہا ہے اور ہر وجود وہی تدریجی قوانین کے تابع ہے، اسی طرح عروج و زوال کے بھی چند اسباب ہوتے ہیں، جن کے تحت کسی قوم کو عروج اور زوال نصیب ہوتا ہے، یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہر زوال کو کمال اور ہر کمال کو زوال ہے، نہایت غلط ہے، بلکہ کسی سبب کے کوئی زوال عروج میں اور کوئی عروج زوال میں تبدیل نہیں ہو سکتا۔

لہذا اس سے پہنچتا ہے کہ کوئی چیز جو ان اہمیت ترقی ہی ہے، بعض دیگر عوامل و حرکات سے متاثر ہو کر اسلام کے زوال و انحطاط کا باعث بنتی، یونان کے فلسفہ نے حکمائے اسلام کے نزدیک فکر کو کافی بدل دیا اور اس بدلے سے طرز فکر نے دنیا پرستی اور اثریت فراموشی سے لکر اسلام کی بنیادی عقیدوں اور اصولوں کو دنیاوی اقدار اور اصول کے مقابلے میں ثانوی درجہ دیدیا، بلکہ بعض حالتوں میں اسلامی اقدار و اصول ثانوی درجہ میں بھی باقی نہیں رہے بلکہ محو ہو گئے، مثلاً: ۱۔

(دعا عثمانی)

۱۰۱ غور کریں کہ وہ کیا اسباب تھے، جس کی وجہ سے مسلمانوں نے قیصر و کسریٰ کو زیر کر ڈالا اور ایسی ایسی ترقیاں کیں کہ ہر قوم انگشت بدنداں رہ گئی کہ کیا ان کے پاس مادہ ہے، چنانچہ اسپین میں مسلمانوں کی شاندار عمارت کو دیکھ کر اب تک وہاں کے دیہاتی خیال کرتے ہیں کہ ان عمارتوں کو بنانے میں ضرور جنوں سے مادہ مادہ سے مدد ملی تھی ہے۔

اسباب عروج

مسلمانوں سے پہلے اور بعد میں بہت سی تمدن قومیں ہوئی ہیں، لیکن کسی بھی قوم میں یہ خصوصیت نہیں ملتی کہ ان کا مادی نظام اخلاقی و روحانی نظام کے تحت ہو، بلکہ اس کے صحابہ کرام کے زمانہ میں ہر مادی نفع پر روحانی نفع کو فوق حاصل تھا، یعنی ان کا مادی نظام تابع تھا روحانی نظام کے، دراصل ان کا مقصد کلیتاً صرف یہی تھا کہ وہ روحانی نظام کی اصلاح فرما دیں، اور ان کے نزدیک اہمیت بھی اسی کی تھی چنانچہ انہوں نے آفتاب نبوت سے کسب ہنیا کر کے اور فیض رسالت سے تربیت پا کر ایک ایسے معاشرہ کی بنیاد ڈالی تھی جو حقیقت میں ایک صلح ترین معاشرہ تھا، اور جس کو آج تک دنیا دو بار و نہ پیش کر سکی۔

اس صلح ترین نظام معاشرت میں ہر شخص آسودہ تھا، اور اس کی مادی خواہشیں ناہم نظر استوں پر ٹھیک ہی نہیں سکتی تھیں، کیونکہ اس کی ذہنیت ہی اس نظام معاشرت میں صلح بن جاتی تھی، بال بعض نظریاتیں اگر شریعت میں کی ہوں تو یہ صلح نظام معاشرت انہیں سختی سے دہا دیتا، چونکہ صلح نظام معاشرہ انفرادی مفاد پر اجتماعی مفاد کو ترجیح دیتا ہے۔

صحابہ کرام نے جس صلح نظام معاشرہ کی بنیاد ڈالی تھی اس کا فائدہ یہ ہوا کہ تقریباً صدیوں تک اس کے اثرات سوسائٹی اور معاشرہ پر رہے، انہوں نے جب اس معاشرہ پر حکومت کی بنیاد رکھی اور مادی ترقیاں کیں تو وہ ذرا بھی نہیں بھٹکے، چرکھانوں کا ایک طیب روحانی کے پاس تربیت پائی تھی، اور تصفیہ و تزکیہ قلب کیا تھا، انہیں یہ انفرادی حُرکی زندگی اجتماعی مصفیٰ و مسد کی زندگی کی صورت اختیار کر گئی، اور اس کی بنیاد پر عروج کی رشکوہ عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا جو تیس سال تک تو نہایت مغیظ چنانچہ

بن تی رہی، اس کے بعد اختلاف نے اس پر ٹیڑھے پھر جانے شروع کر دیئے، جس کی وجہ سے عمارت اوپر سے دمرف کمزور ہو گئی بلکہ بد شکل اور بھڑا پڑی بھی آئیں آگیا۔ اور یہی عمارت سے نتیجہ نکلتا ہے کہ صلح نظام معاشرہ عہد ہے، افراد کی صلح تربیت سے اور افراد سے اجتماعی زندگی، اور اس صلح نظام معاشرہ سے عمارت ہے صلح عروج، گویا صلح مادی نظام دست نگر ہے، صلح روحانی نظام کا۔

معلوم ہونا چاہیے کہ صحابہ کرام کے مادی و روحانی دونوں نظام صلح تھے، اور بعد میں آنیوالوں نے ان میں غیر صلح اقدار کو داخل کر لیا پہلے روحانی نظام کو بگاڑا اس کے بعد مادی نظام بھی غیر صلح ہو گیا، اور اخلاقی و روحانی اجتماعی نظام قریب قریب ختم ہو گیا۔

بعد کی حیرت انگیز ترقی و دراصل صحابہ کرام کی صلح مادی اور روحانی ترقی ہی کی رہین منت ہے، اور انہوں نے جو بنیادیں ڈالی تھیں وہ بعد تک اوپر کی ٹیڑھی عمارت کو مستحاضے رہیں، صحابہ کرام کے بعد روحانی ترقی کا دروازہ بند ہو چکا تھا اور اب صرف مادی ترقی کا دروازہ کھلا ہوا تھا، جدیدی امیر سے لے کر جمو عباس تک اسی ذورنگ تھا اور ترقیاں مسلمانوں نے کیں، ان میں غیر صلح اجزا شامل ہو گئے تھے، یعنی روحانی نظام کے بگڑا جانے کی وجہ سے مادی نظام بھی بگڑ گیا تھا اور غیر صلح اقدار اس میں داخل ہو گئی تھیں، اسی وجہ سے بعد کے افراد منفعت پرست اور خود غرض ہو گئے، اور اپنی ہی ترقیوں اور قوتوں کو اپنے بھائیوں یا قوم کے خلاف انفرادی اور اجتماعی دونوں طریقوں سے استعمال کرنے لگے، جیسا کہ آج یورپ میں ہو رہا ہے۔ یہ کیوں؟ اس وجہ سے کہ کوئی اخلاقی یا روحانی نظام مادی نظام کی گولائی اور محالفت کے نتیجے باقی نہ رہا تھا اور مادی نظام کا بغیر روحانی نظام کی محالفت کی صلح مادہ چیلنا نامکن ہے، بالکل اسی طرح جیسے بغیر روح کے جسم کا چلنا، عمر یا وجود حیرت انگیز ترقیوں کے عمارت ٹیڑھی ہی ہوتی تھی، اور آخر ایک دن ڈھیر ہو گئی۔

عروج کبھی بھی ایک دو آدمیوں کی کوششوں یا محنتوں کا نتیجہ نہیں ہوا کرتا بلکہ ایک سوسائٹی کی مشترکہ کوشش کا نتیجہ ہوتا ہے اور اکثر نسلیوں کے بعد اس کے ثمرات ملتے ہیں، صحابہ کرام نے تقریباً تین سو سالوں میں اسٹی و جیڈ جیڈ کی تھی انکی قربانوں کا ثمرہ انکو اور ان کے بعد آنیوالوں کو ملا، بعد کا عروج ہرگز نہ

اسلام بحیثیت ایک مذہب کے۔ کیونکہ کے خلاف ایک غیر متزلزل ستون ہے۔ کبھی کبھی جب میں مسلمانوں کے درمیان بیٹھا ہوں تو سوچتا ہوں کہ "خدا" مسلمانوں کے لئے ایک زیادہ "حقیقت" ہے نسبت عیسائیوں کے! (خدا کے وجود کو مسلمان برہنیت عیسائیوں کے زیادہ قائل ہیں) اسی لئے یہ قیاس کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہے کہ مسلمان اپنے غیر متزلزل ایمان خداوندی کو اس کیونکہ کے لئے قربان کر دیں گے جو ایک سوسے سے خدا کے وجود کا "قائل" ہی نہیں ہے!

اسلام میں قیمت پسندی زیادہ ہے نسبت سرمایہ داری کی اس لئے اگر مغربی قومیں اپنی غیر دانش مندانہ سیاسی یا معاشی پالیسی سے دنیا کے اسلام کو دشمن بنانا چاہتی ہیں یا ان کی تباہی پر کمر بستہ ہیں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ کئی مسلمان "کیونٹ" ہو جائیں گے۔ حالانکہ وہ اپنے دلوں میں رازدارانہ طور پر خدا کے وجود کے قائل ہی رہیں گے!

حاکم مغرب کے لوگ اسلام میں کئی مسائل سے دوچار ہونگے لیکن ان میں سے کئی ایک لوگ محمد پیغمبر کی اس حدیث کو سنکر خاموش ہو جائیں گے کہ۔

"تم کو (یعنی مسلمانوں کو) معلوم ہونا چاہئے کہ تمہارے سب سے اچھے دوست وہ ہوں گے جو یہ کہیں گے کہ "ہم عیسائی کی امت" یعنی عیسائی ہیں۔"

قرآنی دعائیں

تمام دینی و دنیاوی مقاصد کیلئے قرآنی دعائیں جس قدر مفید و موثر ہو سکتی ہیں وہ محتاج بیان نہیں اس مختصر کتاب میں تمام دعائیں مع ترجمہ اور دعاؤں کے مخصوص مجرب عمل اور فائدہ و درج ہیں۔ قیمت صرف ۵ روپے کے آیت ہے

مکتبہ تجلی دیوبند (پتہ)

وکن کی سرگزین پڑ
تحریک اسلامی کا واحد علمبردار پندرہ روزہ

سیل نو

ملو سیاست انسانیت سوز معیشت اور بے نظمی تمدن کے خلاف استحکام جدوجہد کرتے ہوئے اپنی زندگی کا ایک سال مکمل کر رہا ہے۔ نئے سال کا پہلا شمارہ۔

سیل نو کا سالنامہ ہوگا

- رنگین نامشل۔
- دو گنے صفحات۔
- دیدہ زیب کتابت۔
- سنجیدہ مقالے۔
- سیاسی و معاشی تبصروں۔
- دنیا کی اسلامی تحریکیں۔
- ایشیائی۔
- تنظیمیں۔
- طنزیہ۔
- عربی کے آس پاس۔
- مسلمان ابن مسلمان کا قلم سے۔ اور دوسرے دلچسپ موضوعات۔

اگر آپ دنیا بھر کی الحاد زورہ سیاست و معیشت کو اپنے مسلح مخالف روہ میں دیکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی سے پندرہ روزہ سیل نو کا مطالعہ کیجئے تین سالہ تین روپیہ فی پرچہ ۲۰۰۰ (تربیل زر کیلئے) پاکستان میں مکتبہ چراغ سلا کا۔ اور ہندوستان میں مکتبہ فاروقیہ جدیداً فاپورہ۔ حیدرآباد دکن

مولانا ام صاحب صاحب حیرت پوری لفظ نظر

جناب کفیل احمد کیرانوی

بند کر کے چل پڑتے ہیں جہاں انہیں اپنی خواہشات پوری ہوتی دکھائی دیتی ہیں اور جذبات آسودہ ہوتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ منکرین حدیث بھی اگر اپنے گمراہ کن نظریہ پر حرکت کرتے ہوئے آگے بڑھ جائیں تو حیرت پورے کی یا کھیلنے کی کوئی دہر نہیں۔ حتیٰ کہ ہنگاموں نے اس سے کہیں زیادہ اہم فنون کا نظارہ کھیلے تھے اُٹھے ہیں۔ اُٹھے رہیں گے۔

مئی کے آج کل "میں فیاض الرحمن صاحب فاروقی کا مضمون" مولانا اسلم بے راج پوری "نظر سے گذرا۔ مولانا اسلم بے راج کے بارے میں یہ معلوم ہو کر حیرت ہوئی کہ موصوف علماء کے خاندان سے نہیں تعلق رکھتے ہیں۔ واقعی کتنا اچھا کہا ہے مولانا مردودی صاحب ان نیک کردار لوگوں کی نسلوں سے فرنگی و لحد اُٹھ رہے ہیں جن کی زندگیاں اللہ اور رسول کی فرمانبرداری میں گذری ہیں تو ان لوگوں کی اولاد کا کیا حشر ہو گا جن کا نہ کہہ سکا کہ دار اسلامی ہے اور نہ احوال۔

فیاض صاحب مولانا کی خصوصیات نہایت حسین پرانے میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"مولانا قرآن کو اسلام سمجھتے ہیں اور حدیث کو حجت نہیں گردانتے۔"

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

"ایک سال سے زیادہ کی مدت گذری میں ان کو بہت قریب سے چلتے ہوئے اچھٹے ہوئے، خانہ کسٹے مسجد جاتے ہوئے پڑھتے ہوئے، پڑھتے ہوئے، حقہ پیتے ہوئے، دوسروں کو حقہ پیش کرتے ہوئے، فرض مختلف انداز سے غور سے دیکھتا رہا ہوں۔"

آپ حدیث پر ایمان نہیں رکھتے۔ صرف قرآن کریم کو ہدایت کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ آپ کے نزدیک طلاق و محدثین ائمہ و مجتہدین میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں جس پر اعتماد کیا جاسکے جس کی کبھی بھی روایت کو یقین کے ساتھ کہا جاسکے کہ یہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ حدیث کا اتنا بھاری ذخیرہ جو کتابوں کے سینکڑوں ہزاروں صفحات پر پھیلا ہوا ہے جسے ہر زمانہ کے مسلمانوں نے دین کا جز و لا ینفک تسلیم کیا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کا خیال ہے کہ یہ سب کچھ علماء کے غلط افکار کا نتیجہ ہے۔

امام تجاری، امام مسلم و امام ترمذی، امام ابو داؤد و بیہقی، امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو نور سے بھرے۔ دنیا سے اسلام جن کی مہربان احسان ہے۔ اور زمانے کی آخری گردش تک برابری ہے گی، جن کے بارے میں سوئے تھی دیوانگی کے مترادف ہے۔ اسلم صاحب اور ان کے ہم مشرب غلام احمد پر ہندو غیرتوں سے بیک جنبشِ قلم ان کی تمام تر سعی و چہد اور ایشاد و عمل پر پانی پھیر دیا۔ برا ہو خود غرضی و نفس پرستی کا یہ بھی انسان کو کہاں سے کہاں لے جاتی ہے۔ کچھ روز گنگ نازش فرمائی رہی۔ آخر جو کچھ عقل نے دیوانہ کر دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اقتدار کے جھوکے، عقل و خرد کو مارے اور فیم و شعور سے عاری لوگوں کی کسی زلزلے میں کمی نہیں رہی۔ یہ لوگ کبھی غلام احمد قادیانی کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔ کبھی جمال ناشر کی، کبھی اوردو دوسرے لوگوں کی۔ ان کی نفس پروری اور اس کے نقل سے ہر لمحہ پیدا رہتے ہیں، یہ ہر اس راہ پر آگے

دین بلا گوشت پرست کا ایک ڈھا پچھ ہی ڈھا پچھ رہ جاتا ہے۔ پھر یہ کہتا کہ دین مکمل نظام حیات ہے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ قرآن ایک مکمل آئین ہے، ضابطہ حیات ہے، سیاست اور جہاں بانی کا رہنا ہے، ایک مکمل عسکری اور معاشی نظام ہے، یہ سب جلتے ہیں بل کہ قرآن بھی اور دوسرے مسلمان بھی۔ لیکن قرآن جہاں فصاحت و بلاغت کا ایک ایسا معیار پیش کرتا ہے جس کا نظارہ آسمان کی آنکھ نے دوسری بار نہیں کیا، وہیں اس میں ابہام اور بلاغت کی وہ عظیم انسان خصوصیت بھی ہے جو تفسیر اور تشریح کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتی۔ اور اسی تفسیر و تشریح کو جسے عرب عام میں حدیث کہا جاتا ہے، ناقابل قبول ٹھہرا کر یہ حضرات اس ابہام اور بلاغت سے اپنی سمجھ اور ذہن کے پرداختہ اصولوں کے اختراع کا کام لیتے ہیں۔

حدیث کا انکار ہی اصل میں وہی نفس کے بندے کر سکتے ہیں کہ جو قرآن کو اپنی من مانی خواہشات پر ڈھالنے کے آرزو مند ہوں۔ کیونکہ حدیث ان کے فساد کا وہ جذبہ بات کے آٹسے آتی ہے اس لئے وہ سب سے ہی سے حدیث کو ناقابل اعتبار کہہ کر صاف اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ شاید انھیں معلوم نہیں جس خدا نے اپنی کتاب کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، اُس نے اپنے محبوب کی دلنشین بات کو محفوظ رکھنے کا ارادہ بھی فرمایا ہے۔ مجھے سمجھایا جائے قرآن جس جگہ جمل کلام کرتا ہے وہاں اہم صاحب یا ان کے ہم خیال آخر کیا فرمائینگے مثلاً زکوٰۃ کے بارے میں آتسے آتو اکثر زکوٰۃ۔ یہاں صرف زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم کیا گیا ہے۔ حدیث سے قطع نظر کہتے ہو تو فریضے زکوٰۃ کی ادائیگی کی کیا شکل ہوگی؟ اس کی مقدار اور آئینے تعیین کی جائے گی؟ یا جیسے قرآن کی آیتوں میں اقتوا اظنوا کہیں۔ آتسے۔ جس میں لڑھے، عورتیں اور بچے سب ہی داخل ہیں۔ ان کے استثناء کی کیا صورت ہوگی؟ ایسے ہی حفاظتِ علوم کا کیا طریقہ ہوگا؟ حج کس طرح ادا کیا جائے گا؟ معاملات نکاح کی کیا شکل ہوگی؟

غرض یہ ہے کہ عبادات سے لے کر تہذیبِ اخلاق، تدریس منزل، سیاست، مملکت تک اور حکمتِ عملیہ کے بارے میں جتنی بزرگے کتاب اللہ میں موجود ہیں ان سب پر بلا اعانتِ حدیث عمل کیونکر ہو سکتا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عداوتی فیصلے اور وہ تو ہیں

لطف کی بات ہے، ایک طرف تو مولانا حجتِ حدیث سے انکار فرماتے ہیں۔ دوسری طرف نماز کی پابندی وہ بھی سمجھا رہے ہیں! سوال یہ ہے کہ جو سزا زدہ پڑھتے ہیں اور جس پر وہ بدادست فرماتے ہیں، کیا وہ حدیث اور آثارِ صحابہ ہی سے ثابت نہیں؟ کیا وہ بھی فقہ اور حدیث ہی کے ذریعہ ہم تک اور آپ تک نہیں پہنچے؟ جسے غیر یقینی و قابلِ رد کہا جا رہا ہے۔ قرآن تو صرف اقیوم الصلوٰۃ لیکر چھوڑ دیتا ہے، اللگ ہو جاتا ہے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی عملی طور پر اس کی ہیئت کذا میر ذہن میں کراتے ہیں۔ جس کی طرف حدیث نشانہ ہی کرتی ہے۔ میں پڑھتا ہوں کہ جو چیز یقینی اور ناقابلِ التفات ہے، اسی سے ثابت شدہ کسی بھی بات پر بالقصد عمل کرنا اور پابندی کے ساتھ کیا تعجب خیز اور نہایت ہی مضحکہ انگیز نہیں ہے؟

یہ مجھے معلوم ہے کہ جہاں حدیث کے احکام بار او عمل پر چلے بغیر کام نہیں چلتا وہاں مولانا موصوف اور ان کے قیل و کدوسے حضرات سنتِ متواترہ یا اجماعِ امت کے خوبصورت الفاظ میں اپنی بریت اور بے چارگی کی تاویل نکال ہی لیتے ہیں۔ لیکن ایک ہی وقت میں ایک چیز قابلِ عمل اور قابلِ رد کے جانے کی بوا بھی کو کیا کہا جائے۔

دنیا جانتی ہے کہ عمل صرف انہی چیزوں پر کیا جاتا ہے کہ جو نتیجے کے لحاظ سے نیک انجام اور خوش ثمر ہوتی ہیں۔ ورنہ یہ تو پرلے درجہ کی ناگہمی ہے کہ ایک سٹے کا غلط نتیجہ ہونا بھی معلوم اور پھسہ اس پر عملِ اصرار، کوئی دانش مندانہ ان تو ایسا کہ جس میں سکتا۔ ضیافتنا نے اس پر کوئی توجہ نہ کی وہ تقلید اور شخصیت پرستی کے بے پناہ جذبے سے گریز نہ گئے۔ کاش کہ ضیافتنا صاحب جاہل مرید کی طرح خوش اعتماد ہونے سے پہلے ان کے تباہ کن نظریہ پر تو خود کر لیتے اور دیکھ لیتے کہ جس راہ پر یہ بزرگ گامزن ہیں وہ منزل رسا بھی ہے یا نہیں۔

در اصل آنکھیں بند کر کے پیچھے چلنے والے ہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو احساس و ادراک کی عظیم صلاحیتوں سے بے بہرہ ہو کر مہیب خطروں اور تاریک وادیوں میں جا پڑتے ہیں، جہاں سے کم ہی لوگوں کو نکلنا نصیب ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر حدیث کو دین سے خارج کر دیا جائے تو

وَأَطِيعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَأَطِيعُوا أَمْرَ الرَّسُولِ وَأَطِيعُوا أَمْرَ الْمَلِكِ

ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ کی فرمائیں برداری کرو اور اس کے رسول کی اور تمہارے میں سے جو اول الامر ہوں ان کی کسی جگہ اس طرح آتا ہے۔۔۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

ترجمہ) اے محمد! اہدیجے کہ اگر تم اللہ کو پسند کرتے ہو تو میں تمہیں چاہئے کہ تم میرا اتباع کرو اللہ تمہیں پسند کرے گا۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر حدیث کو ترک کر دیا جائے تو ہمارے لئے اطاعت رسول کیسے ممکن ہو سکتی ہے؟

ان لوگوں کا استدلال یہ ہے کہ کتابت حدیث

جو تک بعد میں ہوئی اس لئے یقینی طور پر نہیں

کہا جاسکتا کہ وہ بالکل درست ہے۔

پہلے تو یہی غلط اور زبردست تریب

ہے کہ حدیث کی کتابت بعد میں

ہوئی۔ تاریخ پر تحقیقی نظر لیکن

وہاں جانتے ہیں کہ آیا کتابت

حدیث حضور کے بعد میں ہوئی

یا آپ کے عہد مبارک سے

موجود ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے وہ خطوط جو آپ نے

بادشاہوں اور حکمرانوں کے نام تحریر فرمائے

تھے۔ مثلاً قیصر روم کے نام، کسریٰ قازن خسرو ہونہ

کے نام، شاہ ہرمزان کے نام، عزیز مصر مقوقش کے نام، ہود بن علی

شاہ یراتس کے نام، حارث بن شمرانی غسانی، شاہ دشمن کے نام،

جلد بن ابیم غسانی شاہ شام کے نام، حاکم بحرین کے نام، وہ سب

بشکل کتابت موجود تھے۔

البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ کتابت کا شیوہ بعد میں ہوا۔ اور

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہی تسلیم کر لیا جائے کہ نفس کتابت بعد

میں ہوئی بوقت حدیث نہیں ہوئی تو کیا اس کا یہ مطلب ہو کہ تمام

ذخیرہ کو ناقابل اعتبار سمجھ کر دیا برد کر دیا جائے؟

اگر یہی مطلب ہے تو آپ کے استدلال کی بنا خود ہی گر جاتی ہے۔

جو آپ نے حکمی اور تمدنی امور میں نافذ فرمائے ہیں کیا ان سب کو فراموش کر دیا جائے گا؟ کیا وہ سب ہمارے لئے حسب ضرورت واجب العمل نہیں ہیں؟ اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو ان پر عمل کس طرح کیا جائے گا؟ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت اگر گرامر کی سی نہیں ہے۔ بلکہ آپ شروع زندگی سے لے کر آخری زندگی تک ملتے جلتے ہیں، سیکھتے بھی، مرتبی اور مرتب کی بھی، قاضی اور محکم بھی، امام اور امیر بھی۔ پھر حافظ اسلم صاحب اور ان کی ساتھی پرتویز، برتن جیلانی وغیرہ اگر قرآن ہی پر پوری طرح عمل پیرا ہوتے تو ہم سمجھتے کہ ہوسکتا ہے ان لوگوں کا اختلاف نیک نبی و خلوص پر مبنی ہو۔ لیکن یہاں تو معاملہ ہی وہ ہے جس کی طرف اس سے پہلے اشارہ کر چکا ہوں

منسب جلتے ہیں کہ قرآن مجید

قیامت تک کیلئے ہے۔ اس کا

ایک ایک حکم اپنی جگہ اٹل ہے

اس کی ہیئت نہ بدلی جاسکتی

ہے اور نہ بدلتے کی گنجائش

ہے۔ قرآن جس بات سے کنارہ

کشی و اجتناب کا حکم دیتا ہے

وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہی اور

جسے واجب الاطاعت قرار دیتا ہے

وہ بھی قرآن کا ارشاد ہے۔ وَ مَا كَانَ

لَا يُؤْتِيهِمْ لَآئِلًا مُّؤْتَمِنَةً لَّا

قرآن بیک ترجمہ
مترجم حکیم الامتہ مولانا اشرف علی صاحب
اہل علم جانتے ہیں کہ مترجم موصوف کا ترجمہ سلاست نقاہت
میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ پیش نظر ایڈیشن عمدہ ولایتی کاغذ پر
حنانی زمین اور روشن کھائی چھپائی کیسا تھ چھپا ہوا ہے
پر مفید تفسیری نوٹ۔ ہدیہ مجلد کریم میں پڑھنے والے
(مجلد اعلیٰ تیرہ روپیے)

ترجمہ) اور کسی عوس مرد اور عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور

اس کا رسول کسی امر میں فیصلہ کرے تو ان کو اپنے معاملے میں

خود کوئی فیصلہ کرنے کا اختیار باقی ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور

اس کے رسول کی نافرمانی کرے، گا وہ گھلی ہوئی گڑبازی میں مبتلا

ہوگا۔ دوسری جگہ قرآن کا فیصلہ ہے۔۔۔ وَ مَن يَطِيعِ الرَّسُولَ

فَعَلْنَا أَطَاعَ اللَّهَ

ترجمہ) اور جو شخص رسول کی اطاعت کرتا ہے میں بلاشبہ اس کی

اللہ کی اطاعت کی۔

کہیں کہتا ہے۔۔۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ

اور جو شخص اللہ کی اطاعت کرتا ہے میں بلاشبہ اس کی

یہ کہ ہمارے بزرگوں کی دقیقہ رس نگاہوں اور لامحدود کوششوں کی بدولت نام بنام ہمیں معلوم ہیں، بلکہ ان کے موضوع اور من گھڑت ہونے کے بارے میں اتنی تفصیل اور سیر حاصل مباحث ہمیں ملتے ہیں کہ ایک عمومی فہم کا آدمی بھی جس نے اس سے پہلے حدیث کو بطور علم حاصل کیا ہوا انھیں شناخت اور معلوم کر سکتا ہے۔ پھر ایسی حدیثوں کے انقباس کی بدولت انھیں خود حدیث کو ماننے اور عمل کرنے والے بھی قابل لحاظ اور قابل توجہ نہیں گردانتے۔ سارے کے سارے ذخیرہ حدیث ہی کو نغز بانڈھن گھڑت اور دفتر خرافات قرار دے دینا تاہمی اور کم عقلی کی وہ اتہام ہے جس سے زیادہ کا تصور انسانی ذہن نہیں آسکتا۔ ۱۲

ماہر القادری کے سفر حجاز کے تاثرات

کاروان حجاز

کتاب پڑھتے ہوئے آپ محسوس کریں گے جیسے خود بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں اور دروغ نہ رسول پر حاضر ہیں! شعر و ادب، جوش و بیان اور قوت شاہدہ کا خوشگوار امتزاج! خدا و رسول کی محبت ہر سطریں جھلکتی ہوئی کتاب ناول سے زیادہ دلچسپ اور لالہ و گل سے زیادہ رنگین و پاکیزہ۔ سفر نامہ نہیں دین و دانش کا نشور، دینی و دنیوی لوگوں کو پیام بیداری کا دیوان، حجازنا اور ماہر القادری جیسے ادیب و شاعر کی حدی خوانی۔ آپ کے دل کی دھڑکنیں گنگنا سکیں گی۔ اور آپ کی آنکھوں نے خدا و رسول کی محبت کے آنسوؤں سے بھری ہوئے۔ خوبصورت سرورق، دیدہ زیب کتابت، طباعت، قیمت مجلد چار روپے۔ علاوہ محصولہ اک۔

مکتبہ تجلی دیوبند (دیوبند)

اس لئے کہ آپ تاریخ کی جن قدیم کتابوں کو معتبرہ ذخیرہ سمجھتے ہیں، جس کے بن بستر پر آپ نے اتنی بڑی جرأت رندانہ فرمائی ہے، ظاہر ہے کہ اس ذخیرہ کی کتابت بھی حدو ش کے وقت نہیں کی سب جانتے ہیں کہ تاریخ جو مرتب ہوا کرتی ہے وہ حدو ش کی کافی زمانے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ تاریخ جسے معتبر تصور فرمایا ہے میں دراصل صحیح بھی ہے یا نہیں۔ اکثر تاریخیں تو ایسی ہیں جن کی بابت یہ بھی وثوق سے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ان مصنفوں کی ہیں بھی یا نہیں جن کی طرف وہ منسوب ہیں کسی بھی مورخ کے متعلق نہیں کہا جاسکتا کہ وہ شخص واقعات سے پوری طرح مطلع بھی ہوا ہے یا نہیں۔ پھر آپ کو کیا خبر ہے کہ اسکالریٹ کس قسم کا ہے۔ وہ بات بیان کرنے میں صادق بھی ہے یا نہیں؟ پھر کیسے یقین کیا جاسکتا ہے کہ وہ شخص تمام الضبط بھی ہے یا نہیں؟ یعنی جو واقعات وہ پڑھتا ہے یا سنتا ہے انھیں پوری طرح محفوظ رکھنے پر بھی قادر ہے یا نہیں۔ لیکن اسے شک و ہم کی بیماری تو نہیں ہے؟

برخلاف حدیث کے، حدیث میں ہمارے زمانے سے لے کر نبی زماں ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم تک اسناد کا پورا سلسلہ اپنی صحیح حالت میں موجود رہتا ہے۔ ہمارے اسلاف نے حدیثوں کو جانچنے اور پرکھنے کے اصول بنائے۔ گھر سے کو کھوٹے سے متناز کیا ایک طرف اصولی روایت کے اعتبار سے حدیثوں کی تتبع کی دوسری طرف ہزاروں ٹاکھوں روایوں کے احوال کی مکمل طور پر جانچ پڑتال کی۔ تیسری طرف روایت کے لحاظ سے حدیثوں پر نقد کیا غرض یہ ہے کہ ان کی شب و روز کی محنتوں نے ہمارے لئے ایسا ذخیرہ فراہم کر دیا جس کے برابر اتنا معتبرہ ذخیرہ آج دنیا میں گذشتہ زمانے کے کسی شخص اور کسی قوم کے متعلق موجود نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو انسانی طاقت سے زیادہ کسی چیز کا مکتف نہیں ٹھہرایا۔ چنانچہ ہمارے بزرگوں نے بھی انسانی طاقت کی حد تک دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا۔ کَلَيْكُمُ اللَّهُمَّ نَفْسًا آتَا وَرَسُولَهُمَا۔

جہانگیر و اصحاب حدیث اور ان کی وضع کی ہوئی حدیثوں کا تعلق ہے ہمیں اس سے انکار نہیں ہے۔ لیکن یہ حدیثیں صرف

باب الصحہ

قبض کر سکی تداہم

از سیکم حکیم محمد عظیم سبزی

یوشیدہ امراض سے بہت حد تک امن مل سکتا ہے۔

اب میں ذہن میں واقع طور پر وہ تداہم لکھتی ہوں جن پر عمل کرنے سے نہ صرف دائمی قبض ختم ہوگا۔ بلکہ بیمار اور کمزور اشخاص کی صحت بھی بہتر بن جائے گی۔

جہاں تک ہوسکے آنا بغیر چھانے استعمال کیجئے۔ اگر دستی پکی میں گندم پھولایا جائے تو اس سے زیادہ مفید کوئی چیز نہ ہوگی۔ سبز ترکاریاں مثلاً شلغم۔ چقدر۔ گاجر۔ پالک۔ سویلی۔ خرف۔ بھوا۔ سلاخ۔ توری زیادہ کھائیے۔ سبزیوں میں چند ایسے کیسیاوی اجزا شامل ہوتے ہیں۔ جن سے معدہ اور آنتوں کی جھمک کر نیوالی دھوبنا میں امداد ملتی ہے۔ ٹماٹر۔ بولی سلاخ۔ کیجے ہیں دسترخوان پر ہوسے چاہئیں۔ پھلوں کا مسلسل روزانہ استعمال دائمی قبض کو دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔

آم۔ خرپوزہ۔ اگور۔ امرود۔ کھجور۔ انڈ خمر پوزہ (بیسینہ) کھجور وغیرہ قبض کش اور مقوی پھل ہیں۔ رات کو غذا کے بعد نہ کاڑھ پینے کے لئے بازاری میٹھا یوں کی بجائے تھوڑا گڑ یا امرود یا کھجور کھائی جائے تو غایت درجہ مفید ثابت ہوگی۔

کھانے کے درمیان صوب خوراہش تھوڑا بہت پانی ضرور پینا چاہئے۔ پھر غذا کے دو تین گھنٹہ بعد تو ضرور ہی مناسب مقدار میں پانی پئیں۔ غذا کے دو تین گھنٹہ بعد پانی کے دو تین گلاس پینے سے آنتوں میں فاسد مادہ جمع ہونے نہیں پاتا۔ جب سبزیوں کا استعمال کم اور گوشت کا استعمال زیادہ ہوتا ہے اور پانی بھی کم پیا جاتا ہے تو جسم میں فاسد مادہ جمع ہونے لگتے ہیں جس سے خون میں بے حرکت شامل ہو جاتی ہے۔ اور یہ کیفیت اکثر شہریانوں میں سوزش پیدا

دائمی قبض کی شکایت آج کل عام طور پر ہر شخص کو برتی ہو رہی ہے۔ اس کا تدارک نظر آتے ہیں۔

قبض کے مختلف اسباب ہیں۔ مثلاً ناقص غیر متوازن غذا۔ مضم کی خرابی۔ آنتوں کی خشکی یا کمزوری۔ جبکہ کئی شستی۔ پانی کا مناسب مقدار میں نہ پینا۔

موجودہ دور میں قبض کی شکایت عموماً غیر متوازن غذا کے استعمال کی ہی وجہ سے لاتی ہوتی ہے۔ عام طور پر متوسط طبقے کے مسلمانوں کے رہنے بھنے کا یہ طریقہ ہے کہ وہ پانی تو کم پیتے ہیں گوشت مزوں اور سالوں کا استعمال غذا میں کثرت سے کرتے ہیں۔ اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ مسلمانوں نے ارکان اسلام کو تو نظر انداز کر دیا ہے اور گوشت خوری کو پالیا ہے۔ یہ مسلمان کی نشانی بن کر رہ گئی ہے اس قدر اعتدال سے بڑھی ہوئی گوشت خوری کا ہی نتیجہ ہے کہ ان میں روحانیت کم ہوتی جا رہی ہے۔ اگر زندگی نے وفا کی تو انشاء اللہ پیر بسطہ مضمون لکھوں گی۔ فی الوقت کہنا یہ ہے کہ مسلسل گوشت خوری اور دلوں کا استعمال قبض کا خاص سبب ہے۔

دوسرے گندم کو آٹ میں سوایا جاتا ہے جس سے آٹا ضرورت سے زیادہ باریک ہو جاتا ہے۔ اس پر پڑھ یہ کہ گھر کی عورتیں اپنی نارانی اور فقی ناہ اقبض کے سبب اس آٹے کو بھی باریک چھینتی ہیں چھان کر چوکڑ (جھوسی) نکال دیتی ہیں جو صحیح معنی میں آنتوں کی حرکت کو تیز کرتا ہے۔ اور جس مضم و دفع میں خاص کام کرتا ہے۔ اگر سبزیوں کا استعمال زیادہ کیا جائے اور گندم کو دستی ملتی ہیں پھو کر کھایا جائے تو قبض اور اس سے متعلقہ امراض مثلاً اختلاج اور دوسرے جگر۔ اچھارہ۔ تخمیر اور سرد اور عورتوں و مردوں کو مخصوص

گردتی ہے جس کی وجہ سے خون کی نالیوں میں جو کچھ چھوٹی پڑ جاتی ہیں اور قلب کو بہت زیادہ زور لگا کر خون کو پمپ کرنا پڑتا ہے۔ نتیجہ
 نکلتا ہے کہ امتناع کی شکایت ہوجاتی ہے۔ اور دوسرے اعضاء پر بھی
 بھی اس کیفیت سے متاثر ہوتے بغیر نہیں رہتے۔ اس لئے ضروری ہے
 کہ خدا کے دوا میں کھٹنے بعد پانی پیا جائے۔

کھانا خوب چبا چبا کر کھائیے۔ دماغی سکون کو برقرار رکھ کر
 کھائیے۔ غصہ اور وقت صرف کھینے۔ اسے بگاڑ کر پھر کر جلدی بندی
 گھبراہٹ سے نہ کھائیے۔ چبانے پر باغض، صحت اور طاقت کا
 بہت کچھ دار و مدار ہے۔ ایک ہاؤگہوں کی روٹی سے اگر ۸۲۰
 دے طاقت حاصل ہوتی ہو تو اچھی طرح چبا کر نہ کھانے سے
 اور دو دانٹ مار کر نکل جانے سے کل ۱۰۰ مہرے

جلنے کہ چاہتے چاہتے وہ دودھ کی مانند پتلی ہوجاے تب اسکا گھٹ
 نکل جاتے۔ اس لئے اس پتلی سے عمل کرنے سے آنا فائدہ حاصل
 کیا کر اس کی صحت کئی گنا بہتر ہوگی۔ وہ تو سب اور طاقتور بن گیا
 تجربہ کیا گیا ہے کہ جتنا زیادہ کھانا چسایا جائے گا اتنا زیادہ لعاب بہن
 پیدا ہوگا اور جتنا لعاب بہن (منہ کا تھوک) پیدا ہوگا اتنا ہی
 زیادہ معدہ کا اہم تیزانی رسس پیدا ہوگا۔ جتنا زیادہ معدہ کا رس
 پیدا ہوگا اتنا ہی زیادہ جگر اور انٹریوں کا رس پیدا ہوگا۔ غرضیکہ
 سلسلہ اضمہ کی تمام شیں کی خوبی کا انحصار خوب چبا کر کھانے پر ہے
 لیکن انسانہ چبانے لگے کہ لوگ وہی سمجھ لگیں۔

انحصار آہستہ آہستہ چبا کر کھانا کھائیے تاکہ معدہ اور جھوٹی آنت
 پر بیہوش کا غیر معمولی بار نہ پڑے۔ غذا ایسی شکل میں
 ان اعضاء میں پہنچی چاہئے کہ وہ آسانی
 تخلیق ہو کر جزو بدن بن جائے۔ کھانے
 کے دوران میں دل و لہجہ کو سکون اور
 پریشانیوں سے بالکل آزاد رکھنا
 چاہئے۔

اکسیری کشتہ جہا کا مجموعہ

جس میں قسم و کشتہ جات خصوصاً سونا۔ چاندی۔ فولاد۔ قلعہ۔
 جہت۔ میسہ۔ بڑنال۔ شنگرف۔ سنگیہ۔ ابرک۔ پارہ اور جواہرات
 جہت وغیرہ کی سیکڑوں نادر اور آرزوہ ترکیبیں اور دھاتوں کی صفائی
 کے طریقے اور کشتہ بنانے کے متعلق خاص ہدایات و قواعد ترکیب
 استعمال خورداک اور خواص درج ہیں۔ قیمت پھر
 (تخلیہ در روپے)

مکتبہ تجلی دیوبند (پتلی)

ہیں کو قبض کی تکلیف زیادہ
 رہتی ہو ان کو دودھ۔ انگور۔ انجیر
 کشمش۔ منقہ۔ ہار شپانی۔ آم۔ ٹھنڈ
 کرو۔ آ۔ قسوا۔ شلغم۔ خیرستانی کا
 استعمال زیادہ کرنا چاہئے۔ اور ماش مسور۔
 آلو۔ کچالو۔ اردی۔ کنگ۔ بیٹری۔ حلوہ۔ پوری میوہ
 کی دوسری چیزیں۔ بارباری ٹکٹا سیاں۔ گوشت نہایت کمی کے
 ساتھ کھانا چاہئیں۔
 اگر معدہ اور آنتوں میں حاسد اذہ نفع ہو گیا ہو تو اسے
 نکال دینا چاہئے اسے صفائی کرنے کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ حلاب لٹو
 جائیں۔ ہر وقت حلاب لیتے رہنا یا املتیں پورن وغیرہ کا مسلسل استعمال
 میں رکھنا بھی صحت کے لئے نقصان دہ ہے اس عادت سے نہ صرف
 معدہ۔ قہقہ اور خرابی جسم کی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں اور اس کا
 رد عمل بدتر بن قبض کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ پس آنتوں سے
 ناسد اذہ کھانا صحت کو نفع کے لئے نہایت مفید ایک دن یا نصف دن کا

طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اور باقی ۳۲۰
 ہرے طاقت خندوں جاتی ہے۔ معدہ
 کے دانت نہیں ہوتے جو کاد آنتوں
 کا ہے اگر اسے آپ معدہ پڑال
 ہرے تو کچھ عرصہ تو سہ ہرے
 یا بھی طرح گدڑ کر لے گا لیکن بعد
 میں وہ شکست کھا جائے گا۔ معدہ
 کا تھیلہ اٹھلا پڑے کھینچا جائے گا۔ جو
 پیٹ کے درد۔ جکارنا کی زیادتی سینہ
 کی خلیں۔ اچھا رہ وغیرہ امراض کا باعث بنیگا۔

اس وقت ایک واقعہ یاد کیا جو میں نے کسی
 کتاب میں پڑھا تھا ان چپ بھی ہے اور مفید بھی۔ ایک انگریز
 جس کی عمر چالیس سال سے بھی کم تھی۔ ایک جیمپنی نے اس بنا پر
 ہمیں کہنا منظور کیا کہ وہ جسمانی طور پر کمزور ہیں۔ ان کا ہضم
 درست نہیں۔ ان کا پیٹ بڑھا ہوا ہے۔ بہت بیدار غصہ اور
 دھن کا پکا ہونے کی وجہ سے اس نے صحت کی اس طرح کی خرابی
 کی تمام ممکن وجوہات اور اس کے دفعہ کی تمام ممکن وجوہات
 کو ناشریح کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ۔

دا اچھی بھوک لگنے لگی۔ اس کا انا چاہئے۔ اور خورد کشتہ اور
 ہر یوں پڑتیل ہوا اس کی مقدار و تصویر یہ ہو۔ اور نڈ سے اتنا زیادہ

فائدہ کرنا جانتے اور اس روز صرف پھلوں کا عرق پیا جاتے۔ اور کافی مقدار میں پانی بھی۔ اس سے نہ صرف معدہ اور آنتوں کی صفائی ہوتی ہے۔ بلکہ معدہ۔ آنتوں اور دیگر اعضائے معجم کو آرام ملتا ہے جو ان کی قوت کا کردگی بڑھانے کیلئے ضروری ہے۔

یہ لگ بھگ شش ماہ تک جو صفائی صحت پر اثر کرتے ہوئے گھبراستے ہیں۔ دن بھر باہر میزبان کرتے ہیں اور بد اعتدالیاں برتتے ہیں اور سوتے وقت قبض کشادہ دکھائی دیتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ چلو چھٹی ہوتی۔

زندگی کے روز ہے ہاتھ سے جنت نہ گئی
لیکن پھر ایک دن ان سب پر میزوں سے قانون صحت کے قوتوں کے گن گن کے پٹے لیتی ہے جینا و بال ہو جاتا ہے۔

خیر میں ایسے لوگوں کے لئے ایک ایسا چنگل کھئے دیجی ہوں کہ جس پر عمل کرنے سے دائمی قبض کی شکایت بالکل جاتی ہے۔ اور آنتوں و معدہ کو قوت بھی حاصل ہوگی۔ آنتوں کی طبعی حرکت کی بحالی کے لئے یہ ایک اکیسری چنگل ہے۔

چنگل یہ ہے کہ بیس یا پچیس دانہ مفتی کے لے کر گرم پانی کو دھو ڈالیں۔ پھر تازہ پانی میں جھگو دیں۔ پانی اتنا ہو کہ سٹی اچھی طرح ڈوب جائے۔ رات کو یہ عمل کر میں صبح کو اٹھتے ہی کلی کر کے کچ نکال کر مفتی کے دانے خوب جیا جیا کر کھا لیں۔ بعد کو وہ پانی نتھار کر پی لیں۔ آنتوں کی طبعی حرکت کی بحالی کے لئے یہ ایک اکیسری چنگل ہے۔ اس پر عمل کرنے سے مردانہ و زنانہ پوشیدہ خصوصیات میں بھی نمایاں کمی ہو جاتی ہے۔

اس کے علاوہ اس قوت سلیم ایک تولد رات کو پانی کی بنا پھا۔ لیکن سے بھی قبض روز ہو جاتا ہے۔ یہ ایسے قوتوں کے لئے جو مردانہ عام شہور میں رہیں۔ جن میں ہضم و جذب سے نہ صرف قبض بھی رونق کرتا ہے اور مرض کی شدت کو بھی باہر دیتا ہے۔ قبض قبض کے لئے روزانہ بارہا شیریں خالص ایک تولد گرم دوا میں شامل کر کے رات کو پینا نہایت مفید ہے۔ اس سے آنتوں کی قوت بھی دور ہو جاتی ہے۔ اگر بچہ شکرانہ ایک عدد رات کو دوا نیم گرم دوا کے ساتھ یا نیم گرم پانی سے کھا بھی قبض کشا ہے۔ یہ تو تھیں مہتر اور دوا۔ ارب ایک دافع قبض مرکب دوا

کھتی ہوں اسے تیار کر کے رکھ لیجئے قبض کشا ہونے کے علاوہ مفتوی معدہ اور دافع درد شکم بھی ہے۔

شک خ۔ پوسٹ ہیلڈ زر ۲۲۔ تولد۔ برگ سنائی ۲۔ تولد جگر رخ اصلی ایک تولد۔ زہرہ سیاہ۔ پودینہ خشک۔ مصلیٰ روئی۔ زنجبیل۔ چھ چھ اٹھے۔ صاب کو خوب باریک کوٹ کر سفوف بنالیں۔ سات یا شے یہ سفوف رات کو سوتے وقت گرم پانی سے کھائیں۔ پیرٹ کے درد میں دو تین چٹکی کافی ہے۔

جو لوگ اپنی صحت کو بہتر کرنا چاہتے ہیں یا مریض شدہ تندرستی کو درست کرنے کی خواہش رکھتے ہیں وہ آنتوں کی صفائی کا خاص طور سے خیال رکھیں۔ اگر ایک وقت کو شمت چھلی۔ انڈا اور دالیں کھائیں تو ضروری ہے کہ دوسرے وقت میں دودھ۔ پھل۔ میزبان زیادہ استعمال کریں تاکہ غذائی کمی لاحق نہ ہو پینے کوٹ۔ زنانہ مردانہ اور بچوں کی ہر قسم کی بیماریوں کی متعلقہ پائیس مشورہ حاصل کیجئے۔ لیکن جواب کے لئے اپنا پتہ لکھا ہوا لفظ نہ بھیجئے۔ نیز اپنا پتہ بہت صاف خوش خط لکھئے۔ میرا پتہ صرف اتنا کافی ہے کہ عظیم زہری امر وہ ضلع مراد آباد (دیوبند)۔

مولانا اسماعیل شہید کی دو شہرہ آفاق اور حرکت الہامیہ مستقیم (اردو) کتابت و طباعت کیساتھ شائع کی گئی ہے بدعات کا رد اور لطائف دین کی تحقیق۔ قیمت مجلد تین روپے۔ (مجلد علی چار روپے)

تمام متعلقہ رسائل کے ساتھ تقویۃ الایمان (اردو) تازہ ایڈیشن۔ تائید ایمان اور تردید باطل کی ایک دلیل روشن جس نے اہل بدعت اور ارباب باطل میں اہل مباحی۔ قیمت چار روپے۔ (مجلد پانچ روپے)

اس پتہ سے طلب فرمائیے
مکتبہ تجلی دیوبند (دیوبند)

گھر کے کھول

تنقیدی تبصیر

مستقل عنوان

حضرت مولانا محمد الیاسؒ اور

ان کی دینی دعوت

● مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
● ملنے کا پتہ، کتب خانہ الفرقان
● لکھنؤ
● صفحہ ۱۷۷، قیمت دو روپے
● آٹھ آسنے، ساگر پبلشرز

● کھلوانی چھپائی کا فنڈ پیئیرہ

یہ کتاب پہلے دو بار چھپ کر مقبول ہو چکی ہے اور یہ تیسرا ایڈیشن ہے، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، اس کتاب میں تبلیغی جماعت کے بانی و تأسس جناب مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت اور انکی دعوت پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے۔ تبلیغی جماعت کا نام ہندو پاک میں کسی تعارف کا محتاج نہیں، لیکن کسی جماعت کے حقیقی تأسس اور مقصد و منشا کو طرہ کار وغیرہ کے بارے میں اس کے بانی و تأسس کا تفصیلی تعارف جتنا ضروری اور اہم ہوتا ہے اس کے پیش نظر بلاشبہ کہا جا سکتا ہے کہ جن لوگوں کو مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ کی تفصیلات اور اخلاق و سیرت کے بارے میں معلومات نہیں ہیں وہ تبلیغی جماعت کے تأسس اور تعارفی مضامین اور اس کے موجودہ ایمان و اکار کے بیان و عمل سے اس روح مضطرب اور نفسی بیتاب کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ جس نے تبلیغی جماعت کی تحریک کی بنیادوں میں کار فرمائی کی ہے، انہیں اس بے کنار و خلوص شوق کا پتہ نہیں چل سکتا جس کے سہارے یہ تحریک اٹھی ہے، انہیں اس دل لہری و سپرنگی کی خیر نہیں ہو سکتی جو اس تحریک کے ذہن میں مانا کے دودھ کی طرح ٹپکتی رہتی ہے۔

مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کا مفصل تعارف پیش کر کے مصنف نے انکی دلچسپی اور اصل روح کا تعارف کروا دیا ہے۔ بیشک مولانا کے

حالات ایسے پاکیزہ ہیں کہ ان کو پڑھ کر قاری کے اندر دین کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں جنات نعیم کی بہترین نعمتیں عطا فرمائے انہوں نے جس کام کی ابتدا کی تھی وہ یقیناً ایک مفید و کام تھا اور جب تک ان کی نگرانی میں وہ اپنے تمام لازم و مقتضیات کے ساتھ چلتا رہا ہے مدد لغیر بخش ہوا، لیکن انہوں اور خیرا انہوں کہ اس کام کو اگے بڑھانے اور اقداریت کو وسیع تر کرنے میں ملک بھر کے علماء و صلحاء کا جو دلی تعاون و مددگار تھا وہ حاصل نہ ہو سکا اور بانی تحریک کی رحلت کے بعد تحریک کی افادیت نہ صرف کم ہو گئی بلکہ دو درندہ اور فحاشی الخی کارکنوں کے خقدان کی وجہ سے اس کی نفسیاتی طرز کار اور جہت آزما طریق دعوت کی نوعیت ہی بدل گئی، غلاماناً پر دعوت کرے خوب ہی بات فرمائی ہے۔

عجب تک محامد کے سامنے علی خود نہ ہو غیر غیر
کی تقریر عمل پر پڑنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتی
اگر تقریر کے بعد عمل پر پڑنے کی توجیہ و تفسیح
نہ ہو تو حوام کے اندر ڈھٹائی اور بے ادبی کے
لغظ پڑنے کی عادت بڑھانے لگی؟

ہم دیکھ رہے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے بہت سے افراد نے حوام کو اسی ڈھٹائی اور بے ادبی پر اکسا دیا ہے جس کا ذکر مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے کیا۔ اسکی وجہ اس کے سو اکیسے کہ دعوت دینے والوں نے طریق دعوت کی بعض شکل و صورت کو اپنا لیا اور عمل و سیرت کے کئی وہ لوازم چھوڑ دیئے جتنے بغیر دعوت دینے سے ہرگز بلکہ بعض حالتوں میں شمع کو نگیز بنجاتی ہے۔

حام قارئین کے علاوہ ہم جماعت تبلیغی والوں کے افراد کو بھی دعوت دیں گے کہ وہ پیش نظر کتاب کا حور سے مطالعہ کریں اور دیکھیں

حوت دین کے لئے کہتے ہے پناہ خلوص، تعلق باللہ عز و جبروت سے، مائری امتیازات سے کوئی تحریک کی تعلیم گنتی ہی خوبصورت، دلکش اور نفع بخش کیوں نہ ہو جب تک اس کے کارآمد اور اذن میں مقصد کا مشق، منزل کی نکل اور نیت کی صفائی نہ ہوگی مطلوبہ اثرات و نتائج حاصل نہ ہوں گے، مولانا المیائیں کی افغانی ہوئی تحریک آج بلاشبہ اپنی مطلوبہ افادیت کھو چکی ہے۔ اگر چہ وہ مری نہیں مگر اس کے بے روح جسم کی جنینیں کچھ ایسی ہیں جیسے کوئی گیر پیٹ رہا ہو۔

اگر تحریک چلانے والے پوری مچ خود کریں کہ مائی تحریک نے میرت و اخلاقی کی کن قوتوں کے سہارے اس تحریک کو اٹھایا تھا اور کس طرح کارآمد ہے جو اس کی کامیابی کے لئے لازم ہے تو ممکن ہے اصلاح و ترقی کی صورت پیدا ہو سکے، موجودہ طور طریق سے تو ہمیں اس پاکیزہ تحریک مائی کا تعلق سے فیصدی بھی پورا ہونا نظر نہیں آتا۔

انوارِ حدیث تالیف:۔ جناب سید محمد ہاشم صاحب فاضل شمس۔

ناشر:۔ المکتبہ اندرون کھٹا ڈارکیت۔ نیو نیام روڈ کراچی
 صفحات ۳۳۱ سائز ۳۳۱ فتوح خوبصورت گرد پور
 قیمت تین روپے، کتابت معمولی، چھپائی اور کاغذ معیار ہی۔
 فقہانہ انکار حدیث کے استیصال اور منکرین حدیث کے سراب انگیز دعاوی کے رد میں یہ ایک عمدہ کتاب ہے جس میں مولف نے بڑی خوبی سے عقلی استدلال اور تاریخی شہادتوں کی روشنی میں واضح کیا ہے کہ دین کی بقا کے لئے قرآن کیساتھ احادیث کی مدد و نصرت لازم و ضروری ہے۔ اور حدیث کی عظمت و ثقاہت کم کر لینے کے جو بھی دلائل منکرین حدیث اور اہل استدلال لاتے ہیں وہ سب باطل اور ہوائی ہیں، اللہ تعالیٰ مولف و ناشر کو جزائے خیر دے کہ اس طبع کی کتاب میں فقہانہ انکار حدیث کے استیصال کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

فقہانہ انکار حدیث کا مستند:۔ جناب فقہار احمد صاحب نجفی۔
 منظور و پس منظر:۔ شائع کردہ:۔ مکتبہ چراغِ راہ

کراچی عمل

● صفحات فقہ اول ۱۳۱ صفحات حصہ دوم ۱۳۱ سائز ۳۳۱

● کھائی چھپائی کاغذ متوسطا پسندیدہ۔ گرد پور شرمین بھٹیکے باوجود زیادہ دیدہ زیب نہیں۔

● صفحہ اول ۱۳۱۔ حصہ دوم چار روپے۔

انکار حدیث کے فقہ کو مٹانے اور عظمت حدیث کو قائم رکھنے کے سلسلہ میں کتاب تو بہت لکھی گئیں، لیکن پیش نظر کتاب جتنی مفصل و مبسوط اور جامع ہے، ایسی غالباً کوئی نہیں لکھی گئی اس میں مصنف نے ایک طرف یہ دکھایا ہے کہ فقہانہ انکار حدیث کب اور کہاں پیدا ہوا، اس کے مؤدین کا مقصد و مقنا کیا تھا، اس سے کیا کیا نقصانات ہوئے، دوسری طرف انھوں نے اس فقہ کے اعیان و اکابر کے عقائد و خیالات اور دلائل و براہین کا سیر حاصل تعارف کراتے ہوئے ان کے جامتہ دین شناسی کے نیچے ادھیڑ کے رکھ دیئے ہیں، منکرین حدیث کے امام عصر حاضر جناب پروردگار نے اپنی تفسیر القرآن اور اپنے تفسیر مضامین و تصانیف میں احادیث کے اعتبار و عظمت کو قائم کرنے نہ تھا قرآن کو دین کے لئے کافی و کافی ثابت کر لینے کے لئے جو چیزیں لڑکی موشگافیاں کی ہیں ان پر مصنف نے اتنا جانچ اور مصلحتی کلام کیا ہے کہ کوئی بھی انصاف پسند اور دانش دار قاری اسنا اور صدقاً کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ناشر نے حرف آغاز میں اس کتاب کے تین حقوق کا ذکر کیا ہے، اور فہرست بھی تین ہی حقوق کی ہے، لیکن ہمارے پاس تبصرہ کے لئے دو ہی حصے پہنچے ہیں، غالباً ایسا سموا اہل ہنگا، تاہم یہ دو حصے ہی اپنی جگہ اسے مفصل جامع اور مفید ترین ہیں کہ تبصرے کے بغیر کوئی خلا نظر نہیں آتا۔ مصنف کا طرز تنقید اور انداز استدلال بجز اصولوں و وحیت کے اعتبار سے بغض اللہ تعالیٰ ایسا معنی اور حزن ہے کہ منکرین حدیث کو اپنی انشا پر دازی اور صن بیان کا جو زعم ہے وہ اس آئینہ میں ماند پڑ جاتا ہے۔

کتاب کی خوبیاں اور افادیت تو پوری طرح پڑھ کر ہی معلوم ہو سکتی ہے، تبصرہ میں انقباس کی کہاں گھاٹیں، لیکن میں جانتا

داعیان اسلام کے فقہ اور اصابت منظری کے بعض چند
معمولی نمونے یہ تہ ناطسین کر دیئے جائیں۔

”مظاہرہ“ ”تشریح“ میں حق تفسیر ادا کرتے ہوئے صفحہ
۱۳۹ پر لکھا گیا ہے۔۔

”نمازوں کی پابندی کرو، خصوصاً پنج والی نماز کی“
ترجمہ ہے آیہ قرآنی کا، اسپر نمبر ۷، نوٹ دیکھو کہ ارشاد
ہوتا ہے۔

”نماز عصر جو تین مقررہ وقت کے پنج میں ہے۔
اگر نماز میں پانچ وقت کی قرآن میں ہو تو ایسا
مہم جملہ نہ بولا جاتا کیونکہ پانچ نمازوں کے وقتوں میں
ہر وقت کی نماز اپنے ماقبل اور آخر دو نمازوں کے
پنج میں ہوگی، لیکن اگر نماز کے اوقات تین ہوں تو
وسطی کا تین یا نکل آسان ہے۔“

گویا قرآن سے تین وقت کی نمازیں ثابت کر کے اس کا
ان تمام علماء و صلحاء اور محدثین و فقہاء اور ائمہ و اکابر کو جنھوں نے
پانچ نمازوں کی فریضت کا عقیدہ رکھا، قرآن سے تالیف دین سے
تا اسٹانجاہل و احمق قرار دیا جا رہا ہے۔ خبر یہ تو ان حضرات کا
جمہوری حق ہے اور اپنے استدلال کے مقابل میں وہ ہمیشہ ہی
تمام دنیا کو بے عقل و بے علم سمجھتے اور کہتے چپے آتے ہیں، لیکن
قابل ملاحظہ تو یہ بات ہے کہ اگر صرف تین نمازیں فرض کی جائیں
تو نماز دہرہ و دہرا وسطیٰ بنتی ہے۔ اور پانچ وقت کی کوائیں تو نماز دہرہ
تین وسطیٰ نہیں بنتی!

کتنا عجیب استدلال ہے، اس کا واضح مطلب یہ ہوا کہ
اگر دو کے لئے اور بائیں ایک ایک آدمی کھڑا کر کے کسی سو پوچھا
جائے کہ درمیان میں کون ہے تب تو وہ ٹھیک طور پر بتا دے گا
کہ درمیان میں زید ہے، لیکن اگر وہ دو یا تین تین کھڑے کر دیئے
جائیں تب نہ بتا سکیگا کہ درمیان میں کون ہے، خدا ہی بہتر
جانتا ہے، علم الحساب کا یہ قاعدہ کس ذاتی ٹریڈ یونیورسٹی میں
سکھلایا جاتا ہوگا، ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ کسی تھریڈ کلاس پر امریکی
کے بچوں سے بھی اگر پانچ یا سات یا نو یا کسی ایسی طاق عدد کا
درمیانی عدد پوچھا جائے تو وہ بلا تکلف بتا دیں گے، اور جو

دشوادہی پر و تفسیر ان اسلام کو پانچ نمازوں کی فریضت تسلیم
کرنے پر نماز وسطیٰ کی نیم و تیس میں پیش آ رہی ہے وہ ان بچوں کو
پیش نہ آئے گی۔

فقہ کا کمال ملاحظہ ہو۔

”نماز تو ایک ہی صورت میں فقہاء نے ساقط
مائی ہے۔ اور وہ عورتوں کا نہ تا نہ حیض ہے، مگر
اس کی بھی قضا واجب ہے“ و مطالعہ حدیث علیہ

ذرا فقہ صاحب کی وسیع معلومات کا تو اندازہ کیجئے کہ
کہاں پہنچے، خشکی پر جیسے انکو و فقہاء جیسے تھے اور جیسے ہیں انھوں
نے تو ایام حیض کی قضا مانی نہیں، البتہ مندروں اور برصالی
علاقوں اور نارسیدہ مقامات پر جیسے و لے عہد سے فقہ صاحب
نے بتھلایا کہ قضا واجب ہے۔ ان قیہوں کے نزدیک عدل
بھی نہیں نہیں ہیں محض دس ہیں۔

قرآن کی آیت اُتھم بانی فاطر اللہ نواب ذوالقطن
جہاں الملایکة و مسلا اونی اُخیرة متفق و ثلاث و رباع
یزید فی المتعلق ما یشتاء میں یہ حضرات سرسید مرحوم اور ان کے
دوست حسن الیک اور قار الملک اور نذریر احمد اور اللاف حسین
عالی وغیرہم کو شامل فرماتے ہیں، اَللّٰهُمَّ حَفِظْنَا، اَللّٰهُمَّ حَفِظْنَا
کیا کیا عرض کی جائے، ہوا سے نفس اور عقل شیطانی
کے سہارے مفکرین حدیث سے جو جمل کاریاں کی ہیں ان کی
بہت ساری تفصیل زیر تبصرہ کتاب میں جمع کی گئی ہے اور کوئی
شبہ نہیں کہ اس کتاب کے حسن ترتیب اور سلیقہ انتخاب نے
مفکرین حدیث کے موقف و مقصد اور فہم و فراست اور صلح علم کا
پورا کچا چٹھا کھول کر رکھ دیا ہے، ہم ہر اس مسلمان کو اس کتاب کے
پڑھنے کی دعوت دیتے ہیں جو اسے حاصل کرنے کی استطاعت
رکھتا ہو، وقتاً فوقتاً گئے آخر سے مفکرین حدیث کے نادان
دوست اعتراض و ایراد کرتے رہتے ہیں، اور عائد السلیح کو
ان کے اعتراضات کی فریب انگیزی اور تالیس کا پتہ نہیں چلتا
اور بی سے علماء کی طرف حصول جواب کے لئے دوڑتے ہیں۔
اگر وہ پیش نظر کتاب کو پڑھ لیں گے تو انشاء اللہ انھیں آئندہ
اس کی ضرورت پیش نہیں آئے گی، کیونکہ یہ کتاب انھیں پوری

طرح بتاریخی کہ معتزین کی حقیقت و حیثیت کیا ہے اور کس طرح
 نیک نیت مہاشے آیات و احادیث میں من مانی کا نثر چھانٹ
 کر کے اپنے ہوائی عقائد کا اثبات کرتے ہیں اور جہاں
 کاٹ چھانٹ نہیں چلتا، یاں کس جو ان مردی سے وہ آڈ
 کے معنی "وجود کا ادنیٰ" اور نہ اس کے معنی جبرائیم اور معنی انسانی
 قوتیں وغیرہ لے ڈالتے ہیں۔

ایمان کے جتنے بھی اجزا ہیں، ایمان یا کلمہ سالت، ایمان
 یا ملائکہ، ایمان یا لکتاب، ایمان یا ایوم الاخر وغیرہم، ان میں سے
 کوئی بھی ایسا نہیں جسے ان فکاروں نے مسخ و تحریف ذکر ڈالا ہو
 اور مزایہ کریم خود دلائل لاتے ہیں قرآن سے، اگر نذیان ادر
 نذر کا نام "دلائل" ہے تو بے شک ان کے بیانات کو دلائل کہہ
 لینے وہ حقیقت ہے کہ یہ جن باتوں کو بطور دلائل پیش کرتے
 ہیں وہ اتنی واضح ایسی پھر اس قدر جاننا اور اس درجہ مضبوط
 ہیں کہ ایک حرف شمس قادی بھی ان کی بے بغماغی اور فضولی کو
 محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اگر زیادہ حقیقت پسندانہ زاویہ نظر سے دیکھیں تو انسانی
 کہ ان نام بھاد اہل فتنہ ان کی حیثیت ان فریب خوردہ لوگوں کی
 سی نہیں جو علم کی جولانہ میں واقفہ دھوکا کھا کر خط راستوں
 پر پڑ جاتے ہیں بلکہ ان کی حیثیت ان لوگوں کی ہے جنہوں نے کسی
 عیبی انصاف اور خاص لاشع کی بنا پر سوخ سمجھ کر بے لگ کر لیا ہو کہ اسلام
 کے جتنے بھی بنیادی عقیدے ہیں سب میں تشکیک اور ریب
 پیدا کر کے قرآن کو کھلوتا بنا ڈالیں گے وہ اس سلسلہ میں جہاں جہاں
 ضرورت پڑے گی فقہاء اور محدثین اور علماء و صلحاء کو کیا صحابہ کرام
 بلکہ انبیاء تک کی تشکیک و تحقیر میں درخیز نہ کریں گے، اسی عزم
 ارادے کے تحت یہ انبیاء علیہ السلام و انبیاء کو درخیز ہوا
 ہو کر دار ادر صحابہ کرام کو درخیز گوار فقہاء و محدثین کو دھوکا ہاندا اور
 اسلام دشمن کہتے ہوئے درانہیں ڈرتے، یہ تو ریت و انجیل
 اور گیت وغیرہ کو واجب التسلیم ٹھیراتے ہوئے قرآن کو لائق ریب
 شک کہتے ہیں، یہ جنہوں نے در کوئین سے معنی کے صدور کو لادی
 قرار دیتے ہیں، یہ آنحضرت کو توثن اور اسطو وغیرہ عیسایہ مفکر
 بتاتے ہیں اور نوٹوں وغیرہ پر بھی ایمان لاسنے کو اسی طرح ضروری

قرار دیتے ہیں جس طرح ہم مسلمان آنحضرت پر ایمان لائیکو۔
 ان سب خرافات و کفریات میں یہ اس کی پرواہ نہیں کرتے
 کہ علم و عقل کی حالت سے ان کے لئے کیا فیصلہ ہوگا، یہ سوچتے ہیں
 کہ کم پڑھے لکھے لوگ تو ان سے مرعوب، اور متاثر ہو ہی جائیں گے
 عوام کا لالچام میں تو ریب و شک کی لہر سرور پڑی جائے گی، اگر
 کفر و شرک میں لگنے کا نام نہیں ہے تو ان مدعیان خدمت
 اسلام کی تحریریں ان کی روشنی میں بلا خوف و خطر کہہ سکتے ہیں کہ ان میں
 کے اکثر کفر و شرک کی غلطی میں پڑے ہوئے ہیں، بلکہ کفار و مشرکین
 کا تو کوئی مذہب بھی جو تاسے ان کا کوئی مذہب نہیں، یہ شخص
 حرض ہوئے کے بندے اور استاذ اقتدار کے غلام ہیں۔

حکمتیہ چراغ راہ کو، سب لاجواب کتاب کی اشاعت پر ہم
 مہارک یاد دہیتے ہیں اور مصنف کے سچے زبان سے کچھ نہیں کہتے
 ہمارا دل، ہماری روح، ہمارا ضمیر سب کے سب ان کے سچے
 سراپا تجنبت و مہارکیا ہیں، ہم نے حکمتیہ نقلی کے منبر صاحب
 سے بھی گزارش کی ہے کہ اس لاجواب کتاب کو کسی نہ کسی طرح
 حاصل کر کے ہندوستان میں بچاؤنے، کیونکہ اہل قرآن کی کچھ
 ذقیات یہاں بھی پائی جاتی ہیں۔

امید ہے وہ اس قہرہ کی اشاعت تک یہ کتاب بہتیا
 کریں گے۔

ترے غم کے سوا ہر ایک غم نا مستبر جاننا
 ہمیں آتا ہے تیرے نام پر عدت گزر جانا
 بایں حالات منزل تنگ کنجنا سفت شکل تھا
 کہ جس نے کارواں لٹا، اسی کو راہبر جاننا
 تلاش صحیح تو میں سعی لا حاصل کو کیا کیئے
 وہ بھی اک شب تیرہ جسے لڑ کر مہر جاننا
 یا ر عشق میں وہ بھی ختام آئی گیا آخسر
 جہاں سر جھک گیا اپنا تمہارا سگ در جاننا
 وہی بیگانہ ہوش و خرد ثابت ہوئے ہمدم
 وہ جس کو دیدہ در گھاٹھیں ابن ظہر جاننا
 انھوں نے آبرورک کی چمن میں اشیائے کی
 تمراہل گلستاں نے جنھیں سے بال و پر جاننا

عشق

تم عشقانی
 دیوبندی

ازھر کے فقہنامہ

تاج الدین احمد رام نگری

اللہ سے ازھر کے ققیہوں کی دیانت
 کیا ہو گیا اللہ اہل ہمارے علماء کو؟
 اللہ کی ہدیت تھی ان کے دلوں سے
 شرابان تو کیا ہوتے یہ اسلام کی خاطر
 قرآن کے مقاصد کی پچاروں کو خیر کیا؟
 اس دور میں وہ لوگ رسولوں کے ہیں نائب
 یہ علم نہیں، ایک تجارت ہے تجارت
 وہ مثل پریر کاہ ہوئی پہنچ جہاں میں
 اللہ سے یہ وارث سجادۃ احمد
 جو مہر کے اک کھیت میں اہل جوت رہے

کہتے ہیں کہ مستوجب تعزیر ہیں اخوان
 باقی نہ وہ جرأت، نہ وہ تقویٰ، نہ وہ ایمان
 طاغوت کے ہاتھ کی شکن ہو انہیں سہا
 اسلام کو اعراض پہ کر دیتے ہیں شرابان
 جب دیر میں لجا کے گرو رکھتے ہیں قرآن
 جو مصلحت وقت پہ سچ دیتے ہیں ایمان
 یہ حاشیہ ازھر نہیں، دوکان ہر دوکان
 جس قوم میں باقی نہ رہی جرأت ایمان
 اللہ سے یہ مدعی مستر نعمان
 ان علم فردشوں سے تو افضل ہے وہ دہقان

نوشنودی ناصر میں ہے ناراضی مسبود

اس نکتہ نایاب کو سمجھے نہ یہ نادان

چند خاص انخاص کتابیں

اسلام کا نظام حکومت یعنی اسلام کی ریاست عامہ کا مکمل دستور اساسی اور ضابطہ حکومت۔ جس میں اسلام کے نظام حکومت کے تمام شعبوں میں سے نظریہ سیاست و سیادت کے تمام گوشوں، ریاست و مملکت اور اس کے متعلقات اور عام دستوری معلومات کو وقت کی گھڑی چوٹی زبان اور جدید تقاضوں کی روشنی میں نہایت تفصیل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ حکومت اچھی کی تاریخ انبیاء علیہم السلام کی حکومتوں کی سرگزشت و لمحہ اور توشیح میرا یہ میں بیان کی گئی ہے۔ قیمت چھ روپے۔ مجلد سات روپے۔

عہد نبوی میں نظام حکمرانی از جناب محمد حمید اللہ صاحب اپنے موضوع کی بالکل لاکھی پیر ہے۔ فہرست کے چند عنوانات ملاحظہ ہوں۔ عہد نبوی کا نظام تعلیم۔ آنحضرت اور جوانی وغیرہ۔ قرآن کی بنیاد و محض حسن اتفاق اور خیال آوری نہیں بلکہ چیز کو ٹھوس تاریخی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ تقریباً پانچ سٹاڑا بونوں کے حوالوں سے کتاب مرتب ہے۔ یقیناً یہ کتاب آپ کے دینی و علمی مطالعہ کی ایک بیش بہا چیز ہے۔ قیمت مجلد مع ڈسٹ کور بیچھ

سراپے رسول عبدسار نام سے ظاہر ہے اس مقدس کتاب میں آئین حضور کی ذات گرامی کے تمام ہی گوشوں کو معتبر روایات و دلائل سے سامنے لایا گیا ہے۔ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا، سونا جانا، لولٹا، مسکراتا، معاملات، اخلاق، عادات، مرغوبات، غلیہ، غرض آنحضرت کا تمام سراپا الفاظ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ پیش لفظ سید ابوالاعلیٰ مودودی کا ہے۔ ٹائٹل گین ۱۲

اشتراکیت و اس کی تجربہ گاہ میں اصول و نظریات کی پوری طرح واضح کی جا چکی ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں اشتراکیت ناقص ناکارہ ہے۔ لیکن بعض لوگ اصول و نظریات کو چھوڑ کر صرف واقعات سے بحث کرتے ہیں اور روسی پروپگنڈہ روس میں جس اشتراکیت کا ڈھنڈو رہ پٹنا ہے اسے دلیل بنا کر اشتراکیت کی خوبیاں گناتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے یہ کتاب نہایت ضروری اور فیصلہ کن تصنیف ہے۔ اس میں روس کے اشتراکی معاشرے کی صحیح تصویر کشی کو خود اشتراکی معتقدوں ایسٹروں اور شاہدین کی تحریر و تقریر کی روشنی میں نہایت مدلل اور واضح طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لیے خصوصاً اور ہر اس شخص کے لیے عموماً جو اشتراکیت کے عملی نتائج جاننے کا خواہش مند ہے۔ نہایت ضروری اور مفید ہے۔ قیمت مجلد تین روپے۔

محمد بن عبد الوہاب از مولانا مسعود عالم ندوی بارہویں صدی ہجری کے شہور معلم شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجدی کی سیرت اور دعوت پر علمی و تحقیقی تصنیف جس میں مشرق مغرب کے تمام ماخذ پوری طسرج کھنگال کر غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ نہ صرف کتابوں کے حوالے ہر شے ہیں بلکہ ان کتابوں کی علمی تاریخی پوزیشن اور مقام کو بھی تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کی ثقافت و اہمیت کے لیے فی ضل مصنف کا نام ہی کافی ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے

اس پتہ سے طلب فرمائیے۔

مکتبہ تجلی دیوبند ضلع سہارنپور (دیوبند)

حضرت عامر عثمانی کا شاہ نامہ اسلام و جدید، مجلد پانچویں میں طلب فرمائیے، آنحضرت کے وصال اور خلافت راشدہ کے قیام پر یہ عجیب و غریب چیز ہے۔

کتاب الوصیت (اردو)

مولانا محمد امجد علی صاحب صاحب
رحمۃ اللہ علیہ بعض اہم اصول و

مقائد کی تشریح۔ زبان عام فہم سلیس صفحات ۱۰۰ قیمت ایک روپیہ۔

حیات المسلمین (اردو)

علیم الامت حضرت مولانا اشرف علی

نے اس کتاب میں ایسی اہم دینی چیزیں شامل کی ہیں۔ جن کو اختیار کر کے مسلمان کی زندگی صحیح معنی میں اسلامی زندگی ہو جاتی ہے۔ جو اہم اصول و مقائد اور اعمال و عبادات و معاملات مذہبی کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ انکو یکجا کر کے ہر شخص کے لئے مکمل عقائد اور مکمل عبادت کی شکل راہ آسان کر دی ہے۔ مجلد سوم خوبصورت ڈسٹ کوور۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنے ۱۱

مضامین للناسیہ سلیمان ندوی

۲۹۲ صفحات پرنٹ مولانا سید سلیمان ندوی کے

خاص خاص اور معرکہ الآراء مضامین کا مجموعہ پہلی ذمت میں مطالعہ کی چیز ہے۔ میں اعلیٰ درجہ کے علماء کے لیریز مضامین۔ جو یا نہیں تھی موتی ایک شے میں پرویشے گئے ہیں قیمت چار روپے (مجلد یا پھر روپے)

اعجاز القرآن

میر تقی میر نے حضرت علامہ شہیر احمد عثمانی کی

معرکہ الآراء تصنیف اہل علم جلتے ہیں کہ علامہ موصوف جو العلوم ہونے کے ساتھ ساتھ قلم کے بھی بادشاہ تھے۔ انار زبان عام فہم دیندار اور دلچسپ لائق استدلال مکمل عرض آپ کی تحریریں کچھو کچھ کے قابل ہیں۔ دشمنان اسلام نے قرآن کے اعجاز پر جو اعتراضات کئے ہیں انکے دندان شکن جوابات اعجاز القرآن میں ملاحظہ فرمائیے۔ ہدیہ ۱۱

آداب النبی

احیاء الاسلام امام غزالی کا ایک ایمان افروز رسالہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، شمائل اور حلیہ شریف و مجربات وغیرہ اختصار و سلاست کے ساتھ جمع کئے گئے ہیں۔ ہدیہ صرف دس آنے ۱۰

اسلام کا نظریہ عقبت و عصمت

اسلام نے کس کس کو نبی و

عقبت و عصمت کی حقاقت کی ہے۔ اس موضوع پر یہ لاجواب کتاب ہے موجودہ دور بد اخلاقی میں یہ شے کام کی چیز ہے۔ جسے عمدہ طباعت و کتابت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے قیمت چار روپے (مجلد یا پھر روپے)

اجواب اردو عربی و کشتری

اصباح اللغات عربی مقبول عام

ابو الفضل عبد الحفیظ صاحب غلطی کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے ترجمہ کرنے والوں اور دیگر شائقین کی آسانی کیلئے اب ایک ایسی دکتھری تیار کر کے شائع کی ہے جس میں بھی اردو لفظ کا عربی ترجمہ نہایت آسانی سے دیکھا جاسکتا ہے۔ اس طرح کی دکتھری فی زمانہ ہمیشہ نایاب تھی اور حقیقت یہ ہے کہ فاضل مولانا نے ایک پرست نئی کو ہر وقت پورا کیا ہے۔ دوسری زبانوں کے جو الفاظ اردو میں نکل نہیں سکتے۔ مثلاً۔ منکر تیری تھوٹ۔ ریل وغیرہ انکو بھی خصوصیت اور توجہ سے شامل کتاب کیا ہے۔ لکھنؤ چھاپائی بائزرہ۔ کاغذ عمدہ۔ جلد عمدہ۔ ٹھیکور۔ چھپنے والا

اشاعت اسلام

علامہ شہیر احمد عثمانی کے بڑے بھائی اور دارالعلوم

معرکہ الآراء تصنیف شہسہ حضرت مولانا شاہ افروز صاحب کا شہرہ آفاق مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ اور مولانا محمد طرب صاحب جلد سوم العلوم دیوبند وغیرہم سے راؤ زمین حاصل کر چکی ہے۔ اسلام کس طرح پھیلا؟ اس سوال کا تفصیلی اور حقیقہانہ جواب تاریخ و سیر اور عقل و نقل کی شہادتوں کے ساتھ شاید ہی کسی کتاب میں اتنی تفصیل و تحقیق سے دیا گیا ہو مفید ہونے کے ساتھ دلچسپ اس قدر ہے کہ ایک اور فن شروع کر کے غم نہ کرے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔ نیا ایڈیشن عمدہ لکھنؤ چھاپائی اور دکتھری نائل کے ساتھ قیمت چھ روپے (مجلد سات روپے)

سقا ماییل

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی معرکہ الآراء

تصنیف النقول السبیل سواد السبیل مکمل اردو ترجمہ شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اس کتاب میں ذکر بیعت کے مالہ و اعلیہ پر مفصل کلام کیا ہے۔ بلاشبہ بیعت و ذکر کا موضوع نہایت اہم ہے۔ اور اس باب میں بہت افراط و تفریط چل رہی ہے۔ سواد السبیل کا مطالعہ صحیح تہیہ پر پہنچنے کیلئے نہایت مفید ہوگا۔ صفحات ۱۰۰ قیمت ۱۱

تہبیل قصہ السبیل

(دکلاں) علی کے عجیب افادات

بیعت ارشاد کی ایک سلسلہ کیلئے پہلا ذریعہ پیر کمال کی پیمانہ مطرقت و شہادت کی بحث ضروری ہدایات و توجہ حاصل۔ آداب حقوق۔ قیمت ۸

مکتبہ تجلی دیوبند (دیوبند)

شاہ نامہ اسلام (جدید) آپ کے مطالعہ کے لئے بہترین کتاب ہے۔

مصباح اللغات

اردو عربی لغت کی ایک عظیم الشان کتاب۔ پچاس ہزار سے زائد عربی الفاظ کی اردو تشریح۔ یہ عظیم الشان عربی اردو لغت اپنی خصوصیتوں کے لحاظ سے بے مثال ہے۔ جہاں تک عربی سے اردو میں لغات کے ترجمے اور تشریح کا تعلق ہے۔ آج تک اس درجہ کی کوئی دوسری لغت میں نہیں آئی۔ سا اہا سال کی عسوق ریزی اور کوششوں کے بعد ثری قطع کے ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل عظیم القدر لغت اصحاب ذوق کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اللہ نجد عربی لغت کی جدید کتابوں میں اس وقت سب سے زیادہ جامع اور دلپذیر سمجھی جاتی ہے۔ مصباح اللغات میں نہ صرف اس کتاب کا پورا احاطہ کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کی ترتیب میں عربی لغت کی بہت سی دوسری بلند پایہ اور عظیم کتابوں سے اخذ و استنباط کی تمام صلاحیتوں کو کام میں لاکر مدنی کی ہے۔ بیچنے کا موسم۔ تاج العروس۔ آفتاب المودعہ جرقہ اللغہ۔ نہایہ ابن اثیر۔ مجمع الباری۔ مفردات لہام راغب۔ کتاب الافعال۔ منہج العرب۔ صراح وغیرہ۔ مصباح اللغات علماء طلباء عربی سے لپی رکھنے والے انگریزی داں اردو خواں سب کے لئے بے حد مفید ہے۔ جلد نو بصورت اور مضبوط گرد پوش۔ قیمت سولہ روپے۔

مصنف: مولانا شبلی علیہ الرحمۃ۔ حضرت عمر فاروق کی سیرت حالات و واقعات پر مشتمل یہ کتاب اہل علم میں حتیٰ مشہور و مقبول ہوئی وہ تخلیق بیان نہیں حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے اس فاتح اعظم اور اہل جلیل کی زندگی اور دور خلافت کی تفصیل الفاسق سے زیادہ اور کسی اردو کتاب میں نہیں ملتی۔ نہ صرف آپ کی سیرت اور اخلاق و فضائل کا بیان ہے۔ بلکہ آپ کے جنگ گاتے ہوتے عہد خلافت کے حیرت انگیز واقعات۔ آپ کی علمی قانونی اور تمدنی کارنامے اور جنگی معرکوں کی تفصیلیں شامل کتاب میں۔ بعض نقشے بھی شامل کتاب میں۔ اسلامی تاریخ کے سب سے تازہ و ذریعہ خبر تاریخ جاننے کیلئے الفاروق اپنی قسم کی واحد تصنیف ہے۔ تاج پرنٹیشن محلہ بیچ دستور۔ قیمت چھ روپے۔

الفاروق

مصنف: مولانا شبلی علیہ الرحمۃ۔ حضرت عمر فاروق کی سیرت حالات و واقعات پر مشتمل یہ کتاب اہل علم میں حتیٰ مشہور و مقبول ہوئی وہ تخلیق بیان نہیں حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے اس فاتح اعظم اور اہل جلیل کی زندگی اور دور خلافت کی تفصیل الفاسق سے زیادہ اور کسی اردو کتاب میں نہیں ملتی۔ نہ صرف آپ کی سیرت اور اخلاق و فضائل کا بیان ہے۔ بلکہ آپ کے جنگ گاتے ہوتے عہد خلافت کے حیرت انگیز واقعات۔ آپ کی علمی قانونی اور تمدنی کارنامے اور جنگی معرکوں کی تفصیلیں شامل کتاب میں۔ بعض نقشے بھی شامل کتاب میں۔ اسلامی تاریخ کے سب سے تازہ و ذریعہ خبر تاریخ جاننے کیلئے الفاروق اپنی قسم کی واحد تصنیف ہے۔ تاج پرنٹیشن محلہ بیچ دستور۔ قیمت چھ روپے۔

قصص القرآن

ایک عظیم الشان مذہبی اور علمی ذخیرہ اردو زبان میں

حصہ اول: حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت موسیٰ و ہارون تک تمام پیغمبروں کے مکمل حالات و واقعات۔ قیمت چھ روپے۔
 حصہ دوم: حضرت یوشع علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام پیغمبروں کی مکمل سوانح حیات اور دعوت حتیٰ کی محققانہ تشریح و تفسیر۔ قیمت تین روپے۔

حصہ سوم: اصحاب الکہف و الرقیم و اصحاب القریۃ اصحاب السبت اصحاب الرس بیت المقدس اور یثرب اصحاب الاغرد و اصحاب الفیل اصحاب الجحۃ ذوالقرنین اور سید سکندر عیٰ سبا و ایل عم وغیرہ۔ قصص القرآن کی مکمل و محققانہ تفسیر۔ قیمت پانچ روپے۔
 حصہ چہارم: حضرت عیسیٰ اور حضرت عامر الانبیاء علیہ السلام کے مفصل حالات۔ قیمت چھ روپے آٹھ آنے مکمل سید غیر محلہ رس پانچ روپے۔ ہر حصہ الگ الگ بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔

ترجمان السنۃ

ارشاد ایت نبوی کا جامع و مستند ذخیرہ اردو زبان میں

جلد اول: اردو میں آج تک حادثہ کے چند مختصر اور تفصیلی تراجم کے سوا کوئی بہتر یا الشان کارنامہ انجام نہیں دیا گیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ترجمان السنۃ کے نام سے خدمت حدیث کا عظیم الشان مساعیہ شروع کیا گیا ہے۔ حدیث کی اصل عبارت مع اعراب کے ساتھ میں سبب عام فہم ترجمہ اور تشریح نوٹ شروع ہیں ایک مبسوط مقدمہ سبب ارشاد ایت نبوی کی ماہیت اور احادیث کو مراتب و مدارج پر بہترین بحث کے علاوہ تدوین حدیث کی تاریخ اور مقام رسالت و نبوت اور دیگر اہم ترین عنوانات پر تفصیلی کام کیا گیا ہے۔ بعض مشہور ائمہ حدیث اور اکابر اہم امت کے حالات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ پندرہ سو روپے (مجلد بارہ روپے) جلد دوم: ضخامت شعبان کی باعث ترجمان السنۃ کو مجبوراً مختلف جلدوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ چنانچہ جلد ثانی کتاب الایمان والا سلام کے تمام اہم ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد کی سبب خوبیاں اس میں موجود ہیں۔ حدیث نو سو روپے (مجلد گیارہ روپے) مکمل ہر حصہ غیر محلہ رس پانچ روپے۔ (مجلد تیس روپے)

مکتبہ تجلی دیوبند۔ ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

ہشتی زیور کی قیمت میں زبردست رعایت

اب تک جو ہشتی زیور تیسرے جلد پرندہ کا دیا جا رہا تھا، اب وہ بارہ کا دیا جائیگا، جلد دو جلدوں میں پرندہ روپے، جو لوگ بغیر حاشیے اور بلا اضافات کا چاہا ہیں انھیں اشرفی ہشتی زیور غیر جلد ساڑھے سات اور جلد نو روپے کا مل سکتا ہے۔ اس اعلان رعایت سے فوری فائدہ اٹھائیے۔

قرآن

بلا ترجمہ

شاندار عکسی، ہر صفحے پر خوش نما بیسل، حروف کھلے کھلے روشن، کاغذ سفید، ٹائپنگ رگین، حرکات نہایت عمدگی سے دیکھئے، صحت میں بے شک، چھپائی میں اعلیٰ، جلد کرنا، ہر نوٹ پر

قرآن

بہت عمدے حروف کا بہت بڑا سا نثر

دو ترجمے والا

عکس اللامت مولانا اشرف علی اور شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہجرت تراجم اور تفسیری حاشیے کا قرآن بہت عمدے سا نثر میں ملی قلم سے سفید عمدہ کاغذ اور بہت عمدگی سے لکھی گئی ہے، ساتھ چھپ گیا ہے ہر جلد کرنا، چھپنے میں روپے، عمدگی سے لکھی گئی ہے

قرآن

مومنین حروف والا

نمونہ
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

مومنی نگاہ والوں کے لئے یہ نمایاں حروف اور واضح حرکات والا قرآن کافی وقت اٹھا کر پاکستان سے مل گیا ہے یہی ہے جس کا اعلان کیے ہوئے ہیں، اور بعد میں تم کو جاننے کا باعث آرڈروں کی تعمیل نہ ہو سکی تھی۔

عمدہ جلد کرنا، نو روپے، یہی چیز اعلیٰ عمدہ لکھی گئی ہے، ہر جلد کرنا، روپے کی ہے، آرڈر میں قیمت لکھ کر اپنی مطلوبہ قسم کو واضح منسرا لیں۔

ایمان افروز
ولولہ انگیز

شجاعت

ذہنیت

عبرت ناک
سبق آموز

تخیل

صدقہ

SHAHNAMA E ISLAM

شاہنامہ اسلام حصہ اول

حضرت حفیظ جان دہرئی اپنے شاہنامے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکے واقعات بیان کرتے ہیں۔ لیکن حضرت تاج عثمانی کا شاہنامہ آنحضرت کو وصال سے شروع ہوتا ہے۔ خاتم المرسلین کو وصال سے ان کے چاہنے والے صحابیوں پر کیا گزری؟ فرض اور محبت میں کسی شدید کشمکش ہوئی؟ پھر خلافت راشدہ کس طرح قائم ہوئی۔ اسلام کی سب سے پہلی باقاعدہ حکومت کیونکر عالم وجود میں آئی۔ پر کچھ شعری اور فزین زبان میں ملاحظہ فرمائیے۔

یہ شاہنامہ حضرت مولانا محمد رفیع صاحب نے لکھا ہے۔

یہ شاہنامہ مولانا محمد رفیع صاحب نے لکھا ہے۔

اگر آپ خلافت راشدہ کی تمام تاریخ کو منسلک دیکھنا چاہتے ہیں تو شاہنامہ خرید کر مصنف کی بہت بڑھائی

شاہنامہ کو زیادہ سے زیادہ اشاعت دینا اور اس کی بہترین خدمت کو بخشنے کا اور اچھا بگاڑ تو بدلائیے۔

کھانی چھاپنی روشن

اسلام میں جمہوریت

کا

مفہوم کیا ہے؟

خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کیا کام کر کے سر کئے۔؟

حق و باطل کی تلواریں کہاں

کہاں ٹکرائیں اور باطل کس طرح

مغلوب ہوا؟

کھانے کا پتہ کتبہ تجلی دیوبند۔ ضلع بہاولپور۔

TAJALLI MONTHLY

DEOBAND Distt. Saharanpur U. P.

صرف ملت مرض ہیں
نہیں صحت میں بھی وزن
استعمال محجوبہ زندان
دانتوں کو چمک اور نفاست
عطا کرتا ہے۔

ایک قہری نسخہ سے بنا ہوا الایوباب منجھ
جوہر کائن

اگر دائرہ یادانتی
میں تو معدہ یقیناً
مرضی ہو جائے گا اور
معدہ مرض ہو تو صحت
کی بربادی یقینی ہے۔

جس طرح دارالفیض رحمانی کے سرمد ڈسٹریبنجمنٹ نے اپنے نمایاں فائدوں کے باعث مقبولیت حاصل کی اسی طرح
"جوہر زندان" بھی مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ اب تک استعمال کرنیوالوں کی اکثریت کی طرف سے برابر تعریفی خطوط آ رہے
ہیں۔ فوائد حسب ذیل ہیں:-

- پاتیوریا کے جراثیم کو مارتا اور مرض کو جڑ سے اکھڑتا ہے۔
- دائرہ یادانتوں کے سخت و سخت درد کو فوری تسکین دیکر نزلہ کا پانی نکالتا اور درد پیدا کرنیوالے اسبات کو ختم کرتا ہے۔
- روزانہ اس کا استعمال ان لوگوں کیلئے بھی ضروری ہے جن کے منہ میں کوئی مرض نہیں۔ کیونکہ یہ مرض پیدا کرنے
والے مادوں کو جمع ہونے سے روکتا اور مرض کے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے۔
- دانتوں میں پاکیزہ چمک اور خوشنمائی پیدا کرتا ہے۔ اسکے استعمال کرنیوالوں کے دانتوں میں کیڑا کبھی نہیں لگتا۔
- منہ کی بدبو اور ہریک کو ختم کرتا ہے۔ ● ٹھنڈے پانی یا گرم چیزوں کو دانتوں میں لگنے نہیں دیتا۔
- یاد رکھئے۔ ہم نے اسکی دو قسمیں کر دی ہیں۔ نمبر ایک۔ جو کسی مرض کی موجودگی میں استعمال کرنی چاہئے۔
- نمبر دو۔ جو اچھی حالت میں عام استعمال کیلئے ہے۔ چیز دونوں ایک ہی ہیں۔ صرف ذائقہ کا فرق ہے۔ روزانہ معمولاً استعمال
کرنیوالوں کیلئے ذائقہ کو کافی گوارا بنادیا گیا ہے۔ طلب کرتی وقت نمبر ایک یا نمبر دو ضرور لکھئے۔ دونوں کی قیمت میں کوئی
فرق نہیں۔ چار تولر کا سپلنگ دس آنے ۱۰
- نوٹ۔ ہنجن پر ڈاک خرچ ہوا آتا ہے۔ اگر سرمد ڈسٹریبنجمنٹ ایک نسخہ لکھیں تب بھی ڈاک خرچ ہوگا۔ دونوں ایک ساتھ لکھنا نہیں کفایت ہے۔

دارالفیض رحمانی - دیوبند (پنجاب)

DARULFAIZ
RAHMANI. DEOBAND. U.P.

بکشا کاٹھنہ - مشیخ سلیم اللہ صاحب مدنی ۲۷/۵

دناظم آباد کراچی
اس پتہ پر قیمت مع ڈاک خرچ میسر ہو سکتی ہے۔ روانہ
فرمائیے۔ جہاں سے مل روانہ کرنا چاہئے گا۔